THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Thursday, 13th November, 2025
(355th Session)
Volume XI, No.07
(Nos.)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume XI	SP.XI (07)/2025
No.07	05

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Questions and Answers 1
3. Leave of Absence 21
4. Announcement by the Chairman Senate regarding a resolution passed by Punjab Assembly resolving that the Parliament may make amendments in Article 140A 21
5. Presentation of report of the Standing Committee on Industries and Production regarding closure of the Utility Stores Corporation of Pakistan 22
6. Presentation of report by the Chairman Standing Committee on National Food Security and Research on [The National Agri-trade and Food Safety Authority Bill, 2025] 22
7. Presentation of Report by the Chairman Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination regarding Budgetary Allocation by the Ministry of National Health Services, Regulations and Coordination for the Financial Year 2025-26 23
8. Consideration and Passage of [The Constitution (Twenty-seventh Amendment) Bill, 2025], passed by the Senate but passed with amendments by the National Assembly 23
9. Point of order raised by Senator Syed Ali Zafar regarding vote count of a defecting Member under Article 63A 24
   - Senator Kamran Murtaza 24
   - Senator Azam Nazeer Tarar 25
   - Senator Mohammad Humayun Mohmand 29
   - Senator Azam Nazeer Tarar (Minister for Law) 31
   - Senator Mohammad Ishaq Dar 35
   - Senator Aimal Wali Khan 49
   - Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House 51
   - Senator Kamran Murtaza 52
   - Senator Azam Nazeer Tarar 53
10. Resolution move by Senator Azam Nazeer Tarar (Minister for Law) acknowledging the decision of the Sri Lankan team to continue the tour despite of security concerns 56
    - Senator Syed Mohsin Raza Naqvi (Minister for Interior) 57
11. Laying of Annual Report of the Council of Islamic Ideology for the year 2021-22 58
12. Laying of Annual Report for the Financial Year 2024-25 of the Board of Directors of the State Bank of Pakistan on the state of Pakistan's Economy 58
13. Laying of Annual Report of the Governor State Bank of Pakistan for the Financial Year 2024-25 on the achievements of the Bank's objectives, conduct of monetary policy, state of the economy and the financial system 59
14. Point raised by Senator Jam Saifullah Khan regarding in-camera briefing by the Ministries of Foreign Affairs and Defence on recent terrorism incidents 60
    - Senator Aimal Wali Khan 60
    - Senator Mohammad Ishaq Dar 62
15. Point of Public Importance raised by Senator Atta-Ur-Rehman expressing concerns over the passage of 27th Constitutional Amendment 65
    - Senator Rana Sanaullah Khan 68
    - Senator Atta-ur-Rehman 73
    - Senator Zamir Hussain Ghumro 74

16. Point of Public Importance raised by Senator Syed Masroor Ahsan regarding gas load-shedding in Karachi 77
17. Points of Public Importance raised by Senator Rana Mahmood ul Hassan complimenting the Senate Secretariat on conducting ISC and target killing of a person in DHA-9 78
18. Point of Public Importance raised by Senator Nadeem Ahmed Bhutto regarding gas load-shedding in Karachi 79
    - Senator Syed Waqar Mehdi 80

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Thursday, 13th November, 2025

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at forty six minutes past eleven in the morning with Mr. Deputy Chairman (Senator Syedaal Khan) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ﴿۹﴾ وَّ اَنَّ الَّذِيْنَ لَا

يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۰﴾ وَ يَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾

ترجمہ : بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا رستہ ہے اور خوشی سناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں اور ان کے لیے بہت بڑا ثواب ہے۔ اور جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور کبھی حالات سے تنگ آکر انسان اپنی ہی برائی کی دعا کرنے لگتا ہے جیسے بھلائی مانگتا ہو اور انسان بڑا ہی جلد باز ہے۔ (سورۃ بنی اسرائیل: آیات ۹ تا ۱۱)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جزاک اللہ۔ آرڈر نمبر ۲، اب ہم وقفہ سوالات لیتے ہیں۔ (جاری۔۔۔T02)

T02-13Nov2025 Babar/Ed:Khalid 11:50AM

Questions and Answers

جناب ڈپٹی چیئرمین: Order No 02 اب ہم وقفہ سوالات لیتے ہیں Question No 30 سینیٹر شہادت اعوان صاحب کا ہے۔ سینیٹر شہادت اعوان صاحب! موجود نہیں ہے؟ Question No 31 بھی سینیٹر شہادت اعوان صاحب کا ہے ۔ سینیٹر شہادت اعوان صاحب! موجود نہیں ہے؟Question 32 بھی سینیٹر شہادت اعوان صاحب کا ہے ۔ سینیٹر شہادت اعوان صاحب! یہ تینوں سوالات defer کیے جاتے ہیں۔ Question No 33 سینیٹر رانا محمود الحسن صاحب! جی شہادت صاحب تو آ گئے۔ رانا صاحب کی طرف سے request آئی ہے کہ اس کو defer کریں۔ یہ موخر شدہ سوال ہے سوال نمبر 30 سینیٹر شہادت اعوان صاحب!

سینیٹر سینیٹر شہادت اعوان :Question No 30 جناب میں نے یہ Minister Of Education and Professional سے کیا ہے جو foreign scholarship پاکستان میں پچھلے پانچ سال میں آئے ہیں اس کے متعلق جناب چیئرمین صاحب میں نے یہ question پوچھا تھا۔ اب جناب یہ جواب جو دیا گیا ہے۔ اس میں جو کچھ یہاں پر بتایا گیا، میرا کہنا یہ ہے جو انہوں نے بتایا ہے کہ ان کے laps کرنے کی وجہ یہ ہے کہ awardees جو ہیں جن کو یہ scholarship دیتے ہیں وہ اس وجہ سے reject ہو جاتے ہیں کہ وہ لوگ scholarship جو ہے وہ accept نہیں کرتے یا وہ visa ٹائم پر apply نہیں کرتے یا وہ country جو awardees ہیں وہ ان کو ٹائم کے اوپر visa نہیں دیتے تو کیا سر اس کے لیے جناب منسٹر صاحب یہ بتائیں گے کہ کیا آپ نے متبادل جو ہے کوئی اس قسم کا procedure آپ نے formulate کیا ہے؟ کہ اگر ایک آدمی apply کرتا ہے scholarship avail کرتا ہے اور جاتا نہیں ہے تو جو دوسرے لائن میں ہیں تاکہ ان کا نقصان نہ ہو۔ اس کے متعلق کچھ آپ نے کوئی اگر formula بنایا ہے؟ تو وہ بتا دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر جناب ڈاکٹر طارق فضل چوہدری صاحب۔

جناب طارق فضل چوہدری: بہت شکریہ جناب چیئرمین ۔جناب جو honourable Senator sahib نے سوال کیا ہے۔ وہ ساری تفصیل جو ہے جیسا کہ خود بھی انہوں نے بتایا وہ دی گئی ہے، کہ کون کون سے ایسے ممالک ہیں جہاں سے scholarships پاکستان کے students کو offer کیا جاتا ہے کچھ ایسے ممالک ہیں جن کے ساتھ ہمارے by lateral relations ہیں اور انہیں پاکستان سے بھی scholarships دیے جاتے ہیں اور ہماری پوری کوشش یہ ہے کہ جتنے بھی scholarships آتے ہیں انہیں avail کیا جائے اور وہ laps نہ ہوں لیکن جو reasons ابھی انہوں نے پڑھی ہیں کہ جس میں خاص طور پر visas کے ایشوز آتے ہیں اور اس میں dealys آتی ہیں اس کی وجہ سے کچھ ایسے ہمارے students ہوتے جن کے scholarships ہوتے ہیں جو scholarships avail نہیں کر پاتے ہیں لیکن ان کی تعداد جو ہے وہ بہت کم ہے ہماری جو majority students ہیں ان کو visas بھی ملتے ہیں اور scholarships utilize بھی کرتے ہیں لیکن جناب چونکہ جو scholarship ہوتا ہے کسی خاص پروگرام کے تحت ہوتا ہے اور its allocated for specific number of students کو دیا جاتا ہے وہ scholarship اور اس کے بعد اگر کسی کا visa reject ہو جاتا ہے تو پھر اتنا ٹائم نہیں ہوتا کہ وہ جو نمبر ٹو کے اوپر ہے merit list میں اس کو دیا جائے لیکن یہ تجویز بہر حال اچھی ہے ہم

HEC سے کہیں گے کہ وہ اس پر سنجیدگی سے affirmative steps اٹھا سکتی ہے تو اٹھائیں۔ لیکن ابھی تک کوئی ایسا mechanism نہیں ہے۔ تو پھر ہمارے پاس اتنا ٹائم نہیں ہوتا کہ وہ دوسرے کسی کو دیا جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کوئی supplementary question ہے؟ جی سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

سینیٹر دنیش کمار: بہت بہت شکریہ جناب چیئرمین ! آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ جب یہ blinking کرتی ہے تو نام آپ کے پاس آرہا ہوتا ہے۔ جناب پھر اس پر آکر کیا کریں تو وہ بلکل اچھا رہے گا۔ منسٹر صاحب اس میں آپ نے جس طرح سے کہا ہے کہ بلوچستان کے طلبہ کے لیے اور ایک بہت ہی بڑا 2008 یا 2010 میں حقوق بلوچستان کے حوالے سے scholarship کا آغاز کیا گیا تھا۔ منسٹر صاحب حقوق بلوچستان کے حوالے سے ! مجھے لگتا ہے آپ کہیں گے کہ new question put up کریں۔ یہاں پر آپ نے لکھا ہوا ہے تو کیا آپ کی knowledge میں ہے کہ حقوق بلوچستان کے حوالے سے کتنے سٹوڈنٹس بیرون ملک scholarship پر گئے ہیں میں آپ کے گوش گزار یہ بھی کر دوں کہ بلوچستان کے سٹوڈنٹس کو شکایت ہے کہ، یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ میڈیا میں announce کیا جاتا ہے بلوچستان کے کسی بھی اخبار میں announce نہیں کیا جاتا یہ میں آپ کو بتا رہا ہوں مجھے آپ وہ بتا دیں کہ بلوچستان میں کن اخبارات میں آپ نے advertise کیا ہے اور بلوچستان کے students کو یہ شکایت ہے کہ ان کو ان کا quota نہیں دیا جاتا ہے تو please اس پر آپ respond کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جناب طارق فضل چوہدری: جناب ! اس میں جو چاروں صوبوں میں ہمارے جتنے بھی students ہیں ان کی تعداد ہے ان کی proportion نکال کے بالکل سارے صوبوں کے quota دیا جاتا ہے اور اس میں جو advertisement کے mechanism ہیں وہ ظاہر ہے different ہیں۔ اب تو خاص طور پر جو students ہوتے ہیں وہ online دیکھتے رہتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جو media کے اوپر ان کی ads وغیرہ آتے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ جو اس level کے students ہوتے ہیں جو universities میں اس طرح کے projects میں apply کرتے ہیں اور خاص طور پر ایسے بھی students ہیں جو یہاں بیٹھ کے foreign universities سے direct apply کر کے اور ان سے scholarships لے رہے ہوتے ہیں تو لہٰذا یہ apply کرنا اور اس کے بعد یہ information کس کس تک پہنچتا ہے یہ تو آج کل کی نوجوان نسل کا مسئلہ رہا ہی نہیں ہے وہ بہت زیادہ information رکھتے ہیں اور ان تک HEC properly جو ہے وہ یہ data پہنچاتی ہے اور باقی اگر جیسے پہلے میں نے اپنے جواب میں کہا کہ کسی وجہ سے کوئی اگر defer

quota اس otherwise انہیں نہ ملنا visa کا یا ٹائم سے وہی ایشو جو students ہو گئے ہیں بلوچستان کے تو وہ ایک الگ بات ہے۔

system میں یہ بڑا transparent اور بڑا ہی شفاف mechanism ہے اس میں کسی طرح کا بھی کوئی یونیورسٹی changes چاہ کر بھی نہیں کر سکتی ۔HEC بڑے merit پر یہ ساری چیزیں لے کے چل رہی ہے۔ تعداد وہی ہے اب سوال تو آپ نے خود ہی بتا دیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر فلک ناز صاحبہ۔

سینیٹر فلک ناز: شکریہ جناب آپ نے مجھے وقت دیا۔ میرا سوال supplementary ہے۔ یہ جو HEC کے بارے میں ہے۔ چیئرمین صاحب! آج سے تین سال پہلے ایک سنہرہ دور ہوا کرتا تھا Prime Minister عمران خان کا دور اس دور میں ehsaas program ہوا کرتا تھا اس پروگرام کے تحت ہمارے چترال کی ایک نو مولود یونیورسٹی اس کے سارے students کو scholarships ملتے تھے، وہ بند کر دیے گئے ہیں اور اس کے علاوہ خان صاحب کے دور میں ابھی یہ PMDC ہے اس ٹائم یہ PMC ہوا کرتا تھا تو اس میں میڈیکل کے غریب سٹوڈنٹ کو جو students کو afford نہیں کر سکتے تھے ان کو آٹھ لاکھ روپے ملتے تھے وہ بھی بند کر دیا گیا ہے۔ چترال میں educations کی شرح 74% ہے اور یہاں مختلف universities میں چترال کے students پڑھتے ہیں ان سب کے scholarships بند کر دیے گئے ہیں۔ (T03 پر جاری ہے)

T03-13Nov2025 Taj/Ed. Shakeel 12:00 Noon

سینیٹر فلک ناز: (جاری۔۔) سب کے scholarships بند کر دیے گئے ہیں۔ یہ issue میں نے قائمہ کمیٹی برائے تعلیم میں بھی اٹھایا تھا۔ وہاں پر Chairman, HEC نے مجھے کوئی مثبت جواب نہیں دیا، مجھے مطمئن نہیں کیا۔ میں وزیر تعلیم سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ چترال یونیورسٹی کے جو issues تھے، ہمارے پانچ سو طلباء کو وزیر اعظم عمران خان کے دور میں scholarships ملتے تھے، وہ کیوں بند کر دیے گئے ہیں؟ اس کے علاوہ CMC اب PMDC میں convert ہو گئی، اس میں مستحق طلباء کو آٹھ لاکھ روپے سالانہ ملتے تھے، وہ کیوں بند کیے گئے؟۔ یہ ہمیں بتایا جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری (وزیر برائے پارلیمانی امور): معزز سینیٹر صاحبہ scholarships کے حوالے سے جو بات کی ہے، جو سوال پوچھا گیا ہے، یہ موضوع اس سے بالکل ہٹ کر ہے لیکن وہ scholarships میاں نواز شریف صاحب کے دور میں شروع ہوئے تھے۔ ان میں

سب سے زیادہ بلوچستان کے طلباء کو facilitate کیا گیا تھا۔ پنجاب میں اور یونیورسٹیوں میں ان کے داخلے، quota system مخصوص ان طلباء کے لیے جن کا تعلق چترال سے بھی ہے اور بلوچستان سے بھی ہے اور انہیں fully paid scholarships ملتے تھے۔ وہ سلسلہ جاری تھا۔ اگر وہ صرف چترال کے حوالے سے بات کر رہی ہیں تو میں ایچ ای سی سے تفصیلات لے کر پھر فوری طور پر سینیٹر صاحبہ آگاہ کروں گا، اگر اس میں کوئی تعطل ہے لیکن میرا نہیں خیال کیونکہ یہ ان طلباء کے لیے ہمارے دور کا ایک flagship project تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر منظور کاکڑ صاحب۔

سینیٹر منظور احمد: جناب! بلوچستان کے طلباء کو گوادر، CPEC اور چین کے حوالے سے ایک special package دیا گیا تھا۔ اس میں 7,000 scholarships تھے۔ میری اطلاع کے مطابق بلوچستان سے صرف 200 students گئے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ سات ہزار طلباء صرف بلوچستان سے جائیں، بے شک باقی صوبوں کو بھی اس میں accommodate کریں۔ وزیر صاحب سے سوال یہ ہے کہ کتنے بچے گئے ہیں؟ کیا اس حوالے سے ہمیں تفصیل مل جائے گی؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب! مجھے آواز نہیں آئی، اگر کاکڑ صاحب دوبارہ تھوڑی تکلیف کریں۔

سینیٹر منظور احمد: آپ آواز اس لیے نہیں آئی کہ آپ اپنے گپ شپ میں مصروف تھے۔ جناب! اس لیے آپ کو آواز نہیں آئی۔ اگر آپ اس کو تھوڑا serious لے لیتے تو شاید آپ کو آواز آ جاتی۔ آپ نے اس کو serious لیا ہی نہیں تو اس لیے آپ کو آواز نہیں آئی۔

جناب! بلوچستان کے طلباء کو گوادر، CPEC اور چین کے حوالے سے ایک special package دیا گیا تھا۔ اس میں 7,000 scholarships تھے۔ میری اطلاع کے مطابق بلوچستان سے صرف دو سو، اڑھائی سو بچے چین گئے ہیں۔ اگر اس کا data آپ مجھے provide کر دیں، اگر آپ کے پاس ہے۔ کتنے بچے گئے ہیں۔ میں نہیں کہتا کہ سات ہزار طلباء صرف بلوچستان سے جائیں، باقی صوبوں سے بھی جائیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ بتا دیں کہ بلوچستان سے کتنے بچے گئے ہیں؟ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! معزز سینیٹر صاحب نے جو بات کی ہے، ظاہر ہے یہ سوال سے متعلق نہیں ہے۔ ان شاء اللہ میں یہ data لے کر آپ کو بھی انفرادی طور پر اور اس ایوان کو بھی پہنچاؤں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری صاحبہ۔ یہ آخری سوال ہے۔جی۔

Senator Samina Mumtaz Zehri: Thank you. Minister Sahib, I just want to add to the question, my colleagues Lala Manzoor and Danesh Bhai asked.

وزیر صاحب! آپ سے صرف یہ پوچھنی تھی کہ when it comes down to Balochistan, with all due respect, being the richest Province in the world, I mean in Pakistan at least, quota کے حوالے سے جب ہماری بات آتی ہے تو why we shunned off and why it is said کہ ان کی کوئی وجوہات ہوں گی جیسے آپ نے دنیش کمار کو جواب دیا کہ کوئی وجہ ہوگی تو اس کی وجہ براہ مہربانی ہمیں provide کریں گے کہ وجوہات تھیں کہ ہمارے طلباء کو کیوں یہ provide نہیں کیا گیا؟ کیونکہ ہمارے دور میں تو ہم یہ نہیں بولتے تھے کہ ہمارے فلاں دور میں ہمیں ملتا تھا،اب نہیں مل رہا۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! میں نے یہ گزارش کی ہے کہ جتنے بھی scholarships پاکستان میں آتے ہیں یا ہمارے دوست ممالک ہمیں offer کرتے ہیں، وہ تمام صوبوں کو ان کے طلباء کی تناسب سے ان کو divide کیا جاتا ہے۔اس میں کوئی تفریق نہیں ہے، that process is very very transparent. دوسری بات میں نے یہ گزارش کی ہے کہ جن طلباء کو سکالرشپ دیا جاتا ہے، کیا وہ سارے کے سارے avail کر پاتے ہیں، اگر وہ نہیں پاتے، اگر اس میں کچھ percentage جو بہت زیادہ نہیں ہے، دس فیصد کہہ لیں یا دس سے بیس فیصد، اگر وہ طلباء رہ جاتے ہیں تو وہ ان کی اپنی reasons ہوتی ہیں۔ بعض اوقات وہ جانا نہیں چاہتے۔ بعض اوقات وہ visa apply کرتے ہیں اور وقت پر ویزا ملتا نہیں ہے، اس کے بعد یونیورسٹی کا scholarship lapse ہو جاتا ہے یا ویزا کسی وجہ سے reject ہو جاتا ہے۔ یہ تمام صوبوں کے طلباء کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ صرف بلوچستان کے طلباء کا زیادہ تعداد میں rejection ہے۔ یہ objection کی percentage چاروں صوبوں کے طلباء کا یکساں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ایک گزارش یہ ہے کہ آج کے Question Hour میں سوالات ہیں۔ مختصر طریقے سے سوال کریں۔ وزیر صاحب سے میری گزارش ہے کہ ان اراکین کو جس حوالے سے جس قسم معلومات چاہییں، وہ ان اراکین کو مہیا کیا جائے۔ پانچ ضمنی سوال ہو گئے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: اگر اعتراض نہیں ہے تو۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب! کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وزیر صاحب سے میں نے پوچھا ہے۔ وہ کیا کیا کہہ رہے ہیں۔ جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ اگر معزز سینیٹرز یہ خواہش رکھتے ہیں کہ اس سوال کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس سوال کو کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں۔ تمام ممبران اور وزیر صاحب کا اسی پر consensus ہے کہ اس سوال کو کمیٹی میں بھیج دیں۔ جس نے بھی بات کرنی ہے وہ Chair سے مخاطب ہوں۔ Please order in the House.

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: مرزا آفریدی صاحب! پانچ ضمنی سوال ہوگئے۔ آپ خود اس کرسی پر رہے ہیں۔ تین سے زیادہ ضمنی سوال نہیں ہو سکتے۔ آپ کو next سوال میں موقع دے دیں گے۔ یہ اگلا سوال بھی اسی حوالے سے ہے۔ مؤخر شدہ سوال نمبر ۳۱، سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔

(Def. Q. No. 31)

جناب ڈپٹی چیئرمین: کیا آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! میں نے یہ پوچھا تھا کہ Korangi Fisheries Harbour Authority نے پچھلے پندرہ سالوں میں کون سے industrial, commercial plots کی allotment کی ہے اور اس عرصے میں کون سے plots کے category ہیں جن کو آپ نے change کیا، ان کی details دیں۔ اور آپ نے violation پر کیا action لیا؟ پہلے والے کی تو انہوں نے لسٹ دے دی جو الاٹ کیے ہیں۔ حصہ (ب) اس عرصے میں پلاٹ کی category کے حوالے سے ہے۔ حصہ (ب) کا جواب دیکھ لیں۔

"No, there has been no change in category of plots from the initial allotment. Therefore, there are no details regarding such plosts." Sir, very unfortunate.

میں آپ کو پہلی بات یہ بتادوں کہ یہ جو detail دی گئی ہے، یہ کیسے؟ Korangi Fisheries Harbour Authority پلاٹ تیس سال کے لیے کس rate پر دیتی ہے؟ اس دور میں جس rate پر انہوں نے پلاٹ دیے اور یہ اب کہتے ہیں ہم نے پلاٹوں کی کوئی category change نہیں کی۔ وزارت اتنی unaware ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ کسی پلاٹ کی category بھی change نہیں کی اور جو الاٹ کیے ہیں۔ میں بتادوں کہ یہ اس پارلیمنٹ میں Korangi Fisheries Harbour Authority کی 2012-2017 کی رپورٹ دی گئی۔ اس میں انہوں نے Page 45 میں بتایا کہ انہوں نے تیس سال کے لیے تین سو روپے فی گز کے حساب سے دیے۔ (جاری۔۔۔T04)

T04-13Nov2025 Ali/Ed: Mubashir 12:10 pm

سینیٹر شہادت اعوان: (جاری ہے۔۔۔۔) تو انہوں نے تیس سال کے لیے تین سو روپے پر گز کے حساب سے دیے اور یہ انہوں نے آج یہاں پر کہا ہے کہ ہم نے کوئی plot convert نہیں کیا۔ یہ report وہ ہے جو کہ اس House میں Government نے lay کی اور اس میں، میں ایک چیز پڑھنا چاہوں گا، اس وجہ سے اس کو میں کہوں گا یہ کمیٹی میں جائے تاکہ دیکھیں کہ ایک plot ایک company ہے، یہ اس report کے اندر page 25 جو کہ Ministry کو نہیں پتا کہتے ہیں کوئی plot convert نہیں ہوا۔ دیکھیں یہ ایک plot 2017 تو میں نے پندرہ سال کا کہا تو یقیناً وہ سترہ والا اس کے اندر آتا ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ کورنگی جو ہے اسے Fisheries Harbour Authority نے ایک industrial plot, commercial plot 11318 square yard of plot at the rate of 300, بٹ صاحب یہ دیکھیں کہ ایک plot جو ہے 11318 yard, 300 rupees per yard, میں نے جوتے polish کرائے polish والے نے کہا پانچ سو کا نوٹ دو اور تین سو روپے per yard کے حساب سے دیا۔ بعد میں اسی plot کو بڑھا کر یہ کہتے ہیں کہ 4000 yard مزید ہم نے اس plot کو بڑھا کر 18800 square yard کا plot کر دیا۔ اب یہ جناب! Board نے directly اس plot کو residential میں convert کر دیا۔ تو میرا کہنا یہ ہے جناب! کہ یہ آج کا جو جواب ہمیں دیا گیا ہے کیا ہے، یہ on document میں یہ ثابت کر رہا ہوں کہ یہ misstatement ہے اور اس کو کمیٹی میں لازمی بھیجا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وزیر صاحب کو سنتے ہیں۔

سینیٹر شہادت اعوان: یہ National property ہے، 18000 yard کا پلاٹ جو allot کیا گیا Fisheries کو develop کرنے کے لیے اور اس کو residential میں convert کر دیا گیا اور آج یہاں House کے سامنے کہتے ہیں کچھ نہیں ہوا۔ اس کو کمیٹی میں بھیجیں تاکہ ہمارے سارے دوست جا کر دیکھیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب محمد جنید انور (وفاقی وزیر برائے بحری امور): Thank you very much Mr. Chairman, شہادت اعوان صاحب نے جو point out کیا ہے، بالکل میں نے ان کی بات کو سنا اور آپ بے شک اسے کمیٹی میں بھیج دیں اور ہم اسے بالکل probe کریں گے اور اگر کوئی اس میں غلطی ہوئی تو ہم معذرت بھی کریں گے اور اس کو حل بھی کریں گے، thank you very much.

سینیٹر شہادت اعوان: The minister has been very fair, انہوں نے کہا آپ کمیٹی میں بھیجیں اور یہ documented چیز ہے اس کو threshold ہونا چاہیے، بہت مہربانی انہوں نے خود کمیٹی میں بھیجا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کمیٹی میں بھیجتے ہیں، refer کرتے ہیں۔ Question No. 32, Senator Shahadat Awan Sahib. یہ وزیر صاحب کی طرف سے request آئی ہے اس کو بھی defer کیا جائے۔ Question hour کے حوالے سے تو آپ سوال کر سکتی ہیں۔ شہادت اعوان صاحب یہ defer ہو گیا ہے، وزیر صاحب کی request آئی ہے کہ وہ نہیں ہیں تو اس کو defer کرتے ہیں۔

سینیٹر شہادت اعوان: یہ بڑا زبردست قسم کا سوال تھا کہ جو لوگ Postal Life Insurance میں جن لوگوں کو سالہا سال سے claim نہیں مل رہا ہیں، اچھا رانا صاحب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: Question No.33, Senator Mahmood-ul-HassanSahib, defer کرتے ہیں۔ Question No. 86, Senator Shahadat Awan Sahib.

(Question No.86)

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! میں نے جو Question کیا ہے، میں یہ Question پڑھوں تاکہ دوستوں کو پتا چلے کہ میں نے کہا Will the Minister of Federal Education and Professional Training be pleased

to state whether it is a fact that the post of rector at the International Islamic University is lying vacant since November 2023, if so, reason thereof?اب اس کے اندر بات یہ ہے کہ ایک ادارہ ہے اس کی جو جگہ ہے وہ خالی ہے، Court نے بھی cognizance اس کے اوپر لی ہے اور اس کے باوجود یہ جگہ fill نہیں کی گئی۔ تو میری صرف استدعا یہ ہے کہ باقی سارے کام ہم کر رہے ہیں اتنے بڑے جو ادارے ہیں، دیکھیں یہ COMSATS University Islamabad and International Islamic University Islamabad میں یہ posts 29th July 2023 سے خالی ہیں اور اسی طریقے سے دوسری University ہے اس میں بھی 20th July 2023 سے جگہیں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ تو براہ کرم ان جگہوں کو بھرا جائے، جو تعلیم کے معاملات ہیں ان معاملات پر ہمیں نظر کرنی چاہیے۔ پہلے وزیر قانون صاحب یہ ہمیشہ کہتے رہتے ہیں کہ ہماری توجہ جو ہے تعلیم کی طرف بہت زیادہ ہے اور وزیر صاحب بھی کہتے ہیں۔ تو اس پر میں یہ توجہ دلاؤں گا کہ براہ کرم آپ مہربانی کر کے جو باقی اس کے علاوہ بھی institutes ہیں ان کے rectors جو ہیں ان کو جلد از جلد appoint کیا جائے اور جہاں پر ملک میں جو Universities, Educational centres جن کے اندر rector کی پوسٹ خالی ہیں وہ بتائی جائیں اور کتنے عرصے میں ان کو fill کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب۔ جی ڈاکٹر طارق فضل چوہدری صاحب۔

جناب ڈاکٹر طارق فضل چوہدری (وزارت پارلیمانی امور): جناب چیئرمین! Honourable سینیٹر صاحب نے جو سوال کیا ہے، یہ واقعی ایک serious matter ہے کیونکہ ہماری جو International Islamic University ہے، یہ ہمارے جو Iconic Institutions ہیں ان میں سے ایک ہے، it is a top-rated university, one of the top-rated in Pakistan. اس میں جو rector ہیں ان کی appointment بالکل ہوئی تھی اور ڈاکٹر ثمینہ ملک صاحبہ کو اس کا rector appoint کیا گیا تھا، after completing the due process, لیکن ان کے خلاف ایک petition, Supreme Court Of Pakistan میں دائر کی گئی اور Supreme Court Of Pakistan نے ان کی appointment کو null and void کر دیا۔ جس کی وجہ سے وہ denotify ہو گئیں اور اس کے بعد جو ہمارے HEC کے Chairman تھے Dr. Mukhtar Ahmed sahib انہیں rector کا charge دے دیا گیا جو کہ July 2025 میں retire ہوئے اور ابھی جو summary ہے وہ August 2025 میں Prime Minister Sahib کو بھیجی گئی ہے، تو یہ جو process ہوتا ہے ظاہر ہے یہ اتنا simple

process نہیں ہوتا، آپ یہ کہیں کہ it is in progress اور ان شاء اللہ بہت جلد نئے rector کی appointment ہو جائے گی۔ یہ بات کہ یہ 2023 seat سے خالی ہے، یہ حقائق کے منافی ہے۔ یہ پہلے ڈاکٹر صاحبہ اور اس کے بعد ڈاکٹر مختار صاحب throughout rector رہے ہیں University کے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر مرزا محمد آفریدی صاحب۔

سینیٹر مرزا محمد آفریدی: Thank you, وزیر صاحب اگر آپ میری طرف توجہ دیں please بڑا important question ہے میرا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر مرزا محمد آفریدی صاحب کے سوال کو آپ لوگوں کی توجہ کی ضرورت ہے۔

سینیٹر مرزا محمد آفریدی: HEC کا ایک scholarship ہے جو فاٹا اور بلوچستان کے لیے منظور ہو چکا ہے ٹھیک ہے۔ بڑا ضروری ہے یہ، اس میں ہماری جو seats ہیں UHS کے پاس seventy six seats ہیں ہماری جو انہوں نے ہمیں دی ہیں، جو پنجاب میں ہیں one ninety four KMU نے ہمیں دی ہیں، twenty four بلوچستان نے دی ہیں، eight جو ہے AJK نے دی ہیں۔ وزیر صاحب آپ please اس پر توجہ دیں۔

Mr. Deputy Chairman: Order in the House.

سینیٹر مرزا محمد آفریدی: میں دوبارہ سے شروع کر دیتا ہوں کیونکہ دھیان نہیں تھا۔ UHS کے پاس ہمارے seventy six seats ہیں، یہ HEC کا ایک scholarship ہے جو منظور ہو چکا ہے Federal سے اور یہ بڑا ضروری ہے اور یہ فاٹا اور بلوچستان کے بچوں کے لیے ہے۔ (T05 پر جاری ہے)

T05–13Nov2025 Imran/ED: Khalid 12:20 pm

سینیٹر مرزا محمد آفریدی: (جاری۔۔۔۔) یہ فاٹا اور بلوچستان کے بچوں کے لیے ہے۔ KMU نے ہمیں 194 seats دی ہیں، ہمیں بلوچستان نے 24 seats دی ہیں۔ AJK نے آٹھ دی ہیں، آٹھ ہی آرمی میڈیکل کالج نے دی ہیں اور Dow International جو کہ سندھ میں ہے، انہوں نے 68 seats دی ہیں۔ یہ میڈیکل کی seats ہیں جو HEC کا فیڈرل کا scholarship ہے۔ Unfortunately پچھلے سال بھی اور اس سال بھی ہم اس کے لیے لڑتے رہے، ہم یونیورسٹیوں میں جاتے رہے، UHS کا یہ

behavior تھا کہ جب میں بچوں کے ساتھ وہاں meeting کرنے گیا تھا تو مجھے کہا جاتا ہے کہ ?who are you آپ یہاں پر کیوں آئے ہیں؟ کیا آپ education کے چیئرمین ہیں؟ میں نے کہا میں یہاں صرف بچوں کی help کے لیے آیا ہوں اور میرا کوئی ذاتی کام نہیں ہے۔

پچھلے سال کی seats ابھی تک pending ہیں اور ابھی دوبارہ HEC کا scholarship کا test ہونے والا ہے۔ ہمیں پچھلے سال کی seats بھی نہیں دی گئیں اور وہ اس سال بھی نہیں دے رہے۔ تو منسٹر صاحب ! kindly بلوچستان اور فاٹا کے بچوں کے ساتھ یہ ظلم نہ کریں۔ آپ UHS کو کہیں اور اُن کو بلائیں تاکہ وہ یہ seats دیں۔ سندھ نے ہمیں share دے دیا ہے۔ بلوچستان نے ہمیں share دے دیا ہے۔ KP نے ہمیں share دے دیا ہے۔AJK نے دے دیا ہے۔آرمی میڈیکل کالج نے دے دیا ہے except UHS پنجاب نے ہمیں نہیں دیا۔ تو یہ میرا ضمنی سوال ہے۔آپ kindly اس کا مجھے جواب دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی ڈاکٹر طارق فضل چوہدری صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور) جناب چیئرمین! جو honourable سینٹر صاحب نے سوال کیا ہے وہ جو ابھی سوال اس وقت زیر بحث ہے، یہ سوال تو بالکل مختلف ہے لیکن بہرحال یہ ایک سنجیدہ موضوع اور سنجیدہ issue ہے۔اس حوالے سے میں یہ عرض کروں گا کہ جیسے میں نے تھوڑی دیر پہلے آپ کو بتایا کہ میاں نواز شریف صاحب کا 2013-2018 کا دور تھا، اُس میں پاکستان میں ہمارے ایسے اضلاع یا صوبے جو development کے لحاظ سے پیچھے تھے، اُن کے students کو facilitate کرنے کے لیے پنجاب کی مختلف یونیورسٹیوں میں including colleges میں نہ صرف اُن کی seats بڑھائی گئیں بلکہ پورے tenure میں اُن کے تمام تعلیمی اخراجات گورنمنٹ نے اپنے ذمہ لیے تھے۔ Throughout ہمارا یہ initiative تو رہا اور اُس کے بعد وہ continue رہا اور اب اگر بلوچستان یا KP کے students کو کوئی خاص کوٹا دیا گیا ہے اور یہاں پر اُن کی seats کے حوالے سے کوئی بھی problem ہے تو میں House پر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان شاءاللہ میں ذاتی طور پر اس کو دیکھوں گا اور جس آفیسر کی سینٹر صاحب بات کر رہے ہیں، اُس آفیسر کا نام بھی mention کریں، میں اُس کے خلاف کارروائی کا آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ہمارے جو قوم کے بچے ہیں، خواہ اُن کا کسی بھی صوبے سے تعلق ہو، تعلیم پر سب کا برابر حق ہے۔ جس جس یونیورسٹی میں، جس جس میڈیکل کالج میں، جس جس صوبے کا یا ضلع کا کوٹا ہے، اُسے یقینی بنانا ہماری ذمہ داری ہے اور میں اس کی assurance اس House پر دیتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی تارڑ صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: سینیٹر مرزا خان آفریدی ہمارے بھائی ہیں اور جو بات انہوں نے کہی کہ University of Health Sciences, Lahore کے وائس چانسلر نے شاید کہا کہ میں آپ کو پہچانتا نہیں ہوں۔ تو میں ان شاء اللہ العزیز جو اُن کے time کی convenience ہو گی، اُس time کے مطابق ایک proper meeting وہاں پر arrange کروا دوں گا اور ان شاءاللہ یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر فوزیہ ارشد صاحبہ۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: شکر ہے کہ آپ نے مجھے time دیا۔ پتا نہیں آپ کی مجھ سے کیا ناراضگی ہے کہ میں جب بھی کھڑی ہوتی ہوں تو آپ اِدھر دیکھتے بھی نہیں ہیں کہ میرا mic blink کر رہا ہے یا نہیں۔ سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جس بات کو کرنے کے لیے میں نے بہت کوشش کی کہ میں آپ سے وہ بات کر سکوں کہ دو دن پہلے یہی بات ہوئی تھی کہ جو بات مسرور بھائی نے اردو میں کہی تھی، اُس کا انگریزی میں مفہوم ہی بدل دیا تھا۔

ابھی بھی شہادت بھائی کی باری میں جو بھی سوالات ہوئے ہیں، اس میں ہمیں misinform کیا گیا۔ جب ہمیں صحیح سے information نہیں دی جاتی تو ہم supplementary question کس طرح کر سکتے ہیں۔ میں یہ سینیٹ کی طرف سے بھی کہوں گی کہ ادھر اُن کا جو آفس ہے، اُس میں اس بات کو ذرا دیکھ لیں کہ what is the question and what is the jist of it. اس کا content کیا ہے اور اُس کے حساب سے ہمیں correct جواب ملنے چاہیے اور ہمیں misinform نہیں کرنا چاہیے۔ اب یہ جو misinform کیا جاتا ہے تو اُس کی accountability کس پر اوپر عائد ہوتی ہے۔ یہ پچھلا تھا۔

اِس وقت میں یہ کہہ رہی ہوں کہ یہ جو ڈاکٹر سمینہ ملک ہیں she has been appointed on 24th October 2024 and then she is being removed exactly after one year on 25th October 2025. تو جب انہیں appointment ملی تھی تو کس نے کی تھی۔ Obviously منسٹری نے کی تھی اور اس کے جو merits تھے، جو اس کا criteria ہوتا ہے، اُس کا اُنہیں اُس وقت نہیں پتا تھا کہ ان کی کارکردگی کیا ہے۔ Is she eligible for this post? آپ پتا نہیں کس holly jolly میں appointment کر دیتے ہیں اور پھر اُس appointment کے ایک سال بعد آپ اُنہیں نکال دیتے ہیں۔

ہماری ministry کی بھی تو کوئی authenticity ہونی چاہیے کہ can't they do a thorough investigation on anybody. اب یہ جو اس طرح کی appointments ہوتی ہیں جیسے کہ وہ ڈاکٹر مختار احمد ہیں۔ He is also controversial for many people. تو مجھے سمجھ نہیں میں آ رہا ہے کہ اس طرح کی appointments کیوں ہوتی ہیں جنہیں آپ بعد میں ایک دم سے ختم کر دیتے ہیں۔ پہلے سے investigation کیوں نہیں ہوتی ہیں؟ پہلے سے inquiry کیوں نہیں ہوتی ہے؟ وہ criteria کے مطابق ہوں تو پھر آپ appointment کریں۔ جب period of retirement نزدیک ہوتا ہے، تو اُس سے تین یا چھ مہینے پہلے آپ لوگ اپنا process of appointing a new officer کیوں شروع نہیں کرتے ہیں and why there is a laps in the positions.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر صاحب، پلیز۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب بہت شکریہ جناب چیئرمین! جو honourable سینیٹر صاحبہ نے سوال کیا ہے، اُس کے دو components ہیں۔ پہلے component میں انہوں نے جو بات کی ہے کہ مختلف ministries کی طرف سے جو information دی جاتی ہے، اُس میں کوئی laps ہوتا ہے یا کوئی misinformation ہوتی ہے۔ تو میں اس بات کو ascertain کرنا چاہتا ہوں کہ جناب، ہماری تمام ministries کی طرف سے جو House میں the House on the floor of information دی جاتی ہے وہ مکمل fact based ہوتی ہے اور اس میں کسی طرح کی کوئی misinformation یا کسی طرح کا کوئی غلط data قطعی طور پر نہیں دیا جا سکتا۔ ہمارے کسی بھی ڈیپارٹمنٹ میں یہ جرات نہیں ہے کہ جب اُن کے پاس سوال جاتا ہے، ظاہر ہے ایک ہی ministry کے مختلف departments سے متعلق سوال ہوتے ہیں تو جو اُن departments کا best of the best answer ہوتا ہے، وہ اور data بالکل حقائق کے مطابق دیتے ہیں ۔ کسی کی بھی جرات نہیں ہے کہ وہ House کو غلط information دے۔ جناب، یہ تو پہلی بات ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جو سوال کیا جاتا ہے، جیسے کہ ابھی سوال جو ہے وہ ایک rector کی appointment کا تھا لیکن honourable سینیٹر آفریدی صاحب نے جو بات کی وہ بالکل اِس سے الگ تھی۔ تو جو information اس وقت موجود ہوتی ہے، وہ دی

جاتی ہے لیکن اگر اُس سوال سے متعلق information نہیں ہوتی تو یقیناً اس کے لیے پھر fresh question لانے کی درخواست کی جاتی ہے۔

جناب، honourable سینٹر صاحبہ کے سوال کا جو دوسرا component ہے، اُس میں گزارش یہ ہے کہ Supreme Court of Pakistan ایسا ادارہ ہے کہ جس میں Act of the Parliament بھی challenge ہوتے ہیں اور کئی دفعہ Act of the Parliament وہ وہاں سے reverse بھی ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اُن کی judgements پر تو ہم کوئی بات نہیں کر سکتے کہ انہوں نے یہ judgement کیوں دی ہے۔ ہاں، جو انہوں نے یہ کہا کہ یہ appointment کیسے ہوئی تھی تو میں عرض کر دیتا ہوں کہ ڈاکٹر ثمینہ ملک کی بطور Rector, International Islamic University کی جو appointment ہے، اُس کا طریقہ کار وہی اپنایا گیا تھا جو باقی تمام Rectors یا Vice Chancellors کی appointment کا طریقہ کار ہوتا ہے جس میں Prime Minister صاحب ایک Search Committee تشکیل دیتے ہیں۔ اس میں بھی وہ تشکیل دی گئی جس میں most senior professors اور مختلف universities کے Vice Chancellors بھی شامل ہوتے ہیں۔ اُس کے بعد ایک پورا criteria دیا جاتا ہے جس میں apply کرنے والے candidates کی ہر degree, ہر research اور اُس field میں اُن کی ہر achievements کے numbers دیے جاتے ہیں۔ اب اگر کسی candidate نے apply کرتے ہوئے اپنے وہ credentials Committee کا دیے ہیں، اگر وہ credentials کسی بھی forum پر challenge ہوں اور اُس میں کوئی چیز حقائق کے منافی نکل آئے یا وہ صحیح نہ ہو تو ظاہر ہے کہ عدالت اُس کے مطابق فیصلہ کرتی ہے لیکن Search Committee نے اُس وقت اپنا تمام تر طریقہ کار تھا، اُس کو adopt کیا اور بڑے transparent طریقے سے ان کی appointment ہوئی تھی۔ اب اگر سپریم کورٹ نے اُن کے خلاف فیصلہ دیا ہے تو ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ اب وہ دوبارہ under process ہے اور ان شاء اللہ بہت جلد ایک permanent Rector کی یہاں posting ہو جائے گی۔ Having said that میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت University کے President Dr. Ahmad صاحب موجود ہیں۔ لہٰذا university کی functioning پر یا کسی بھی حوالے سے کسی بھی کام میں تعطل نہیں ہے۔ President *Sahib* کی نگرانی میں university 100 percent اپنا کام کر رہی ہے۔ بہت شکریہ جناب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آخری سوال ہے۔ سینیٹر وقار مہدی صاحب۔ ہم ایک وہاں سے بھی لے لیں گے۔

سینیٹر سید وقار مہدی: بہت شکریہ چیئرمین صاحب! اس سوال کے جواب میں نظریہ آ رہا ہے کہ (جاری----T06)

T06-13Nov2025 Abdul Ghafoor/Ed: Shakeel 12.30 PM

سینیٹر سید وقار مہدی (جاری---) اس سوال کے جواب میں نظر یہ آ رہا ہے کہ 9 نومبر 2024 سے اس یونیورسٹی کے ریکٹر کا عہدہ جو ہے وہ ad-hoc پر چلایا جا رہا ہے۔ ثمینہ ملک صاحبہ کی معطلی کے بعد کوئی process جو ہوتا ہے ریکٹر کی appointment کا search committee کا مجھے نظر نہیں آیا۔ پھر دوبارہ یہ لکھا گیا ہے کہ ہم نے قائم مقام ریکٹر کے لیے process کیا ہے۔ یہ کہیں نہیں لکھا کہ ہم نے مستقل ریکٹر کے لیے process شروع کیا ہے کوئی advertise کیا ہے کوئی search committee بنائی ہے اس میں یہ کچھ نہیں لکھا گیا۔ کب تک ad-hoc پر کام چلتا رہے گا؟ یہ تعلیم کا شعبہ ہے کم از کم اس پر تو سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔ ڈاکٹر طارق فضل چوہدری صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! جو appointment ہوئی تھی ڈاکٹر ثمنیہ ملک صاحبہ کی وہ سارا process میں explain کر چکا ہوں کہ کس طرح process کو follow کیا گیا ہے جو ان کی appointment ہوئی تھی۔ اب Supreme Court of Pakistan کی judgment کے بعد فوری طور پر پروفیسر ڈاکٹر مختار احمد صاحب کو charge دیا گیا جو کہ ابھی جولائی 2025 تک ان کے پاس تھا۔ اب acting rector کی بات کر رہے ہیں وہ بھی اس لیے تاکہ فوری طور پر اس post کو fill کیا جا سکے۔

باقی search committee اور اس کے بعد interviews وہ ایسا سلسلہ ہے جس میں کم از کم چار سے پانچ، چھ ماہ بھی لگ سکتے ہیں۔ ہماری پہلے نمبر پر کوشش یہ ہے کہ acting rector فوری طور پر لگایا جائے۔ وہ وزیر اعظم صاحب کی discretion ہے۔ اس کے بعد search committee کے ذریعے proper ایک طریقہ کار کو follow کرکے permanent rector کی appointment کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس سے پہلے کہ میں دوسرا سوال لے لوں۔ مہمانوں کے Chairman Box میں بلوچستان سے آئے ہوئے رشید ناصر صاحب اور جو باقی مہمان ہیں ہم ان کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہتے ہیں۔ ایک request آئی ہے سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری صاحبہ کی طرف سے کہ ان کا سوال ہے تو پہلے میں وہ لے لوں۔ سوال نمبر 107 سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری صاحبہ۔ جی، پلیز۔

سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری: جناب چیئرمین! یہ میرا سوال تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سوال نمبر۔جی، پلیز۔

سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری: سوال نمبر۔107۔

(Q.No.107)

Senator Samina Mumtaz Zehri: Will the Minister for Overseas Pakistanis and Human Rights, Human Resources Development be pleased to state:

(a) the amount of workers' welfare fund collected during the last five years, indicating also the details of its utilization particularly for mine workers and their families with year-wise and province-wise break-up; and

(b) the steps taken or being taken by the government to ensure transparency preventing diversion of these funds towards non-labour expenditures?

Mr. Deputy Chairman: Order in the House, please.

سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری: جناب چیئرمین! اس میں جواب جو آیا ہے کہ from the Honorable Minister اس کی دو چیزیں میں پڑھ لیتی ہوں کہ the internal control mechanism ensures strict compliance with the prescribed financial rules and regulations and serves as a strong safeguard against any irregularities and misuse of funds اور last part میں حصہ جو انہوں نے لکھا کرکے بھیجا ہے۔

Through these progressive measures, of the WWF continues to uphold the principles of good governance and ensure that all resources are utilized exclusively for the welfare of workers and their dependents

جناب چیئرمین! Interesting part یہ ہے۔

Thank you for this reply but I think my Question 107 and 108 are similar, so I'll just merge the two, and I request the Minister to kindly tell me that, because this topic was picked up from the Human Rights Committee as well, and this is very

close to my heart, because I've seen just the six of the mine workers being burnt crisp from Balochistan and driven about one and a half days' difference کے ٹائم پر brought to the hospital where they were if I could have your attention of the House please.They were burnt 96% and unfortunately it was very disturbing to see how those people were kept alive for just a minimum of two days, and then they die.

جناب والا! Unfortunately میرا یہ بہت important issue ہے and large number of یہ میں ایک figure دے رہی ہوں آپ کو کہ small scale mines جو ہے، اس میں سے only licensed has been given is 1610 and 5000 are unregistered and still working illegally. This is only small scale mines اس کے علاوہ جو large scale mines ہیں جو large scale ہیں۔

They are not registered.Their mine workers are not registered properly in the EOBI due to which thousands are deprived of social security benefits.

My question is: Would the Minister tell us if there is any clear timeline for registering all mine workers in Balochistan under EOBI and the Workers Welfare Fund? And also what steps is the government taking to make sure mine owners, especially those running unregistered or informal mines, actually follow these rules? Plus, if I may just add on to this as it is very the Ministry has pointed out that financial corruption on page 56 of paragraph 3 of the heading Inquiry regarding verification of financial transactions. This was a huge financial mismanagement which is there. And I saw details of inquiry since last decade in my committee, and in 2015 and 2017. Mr. Chairman! if I could ask you to request the House to listen rather than sit and chat, please. This is very important as it is regarding

(Interruption)

(At this stage, Mr. Chairman Senate, Syed Yousaf Raza Gilani presided over the proceedings of the House)

Senator Samina Mumtaz Zehri: No, I am just requesting that this is very important This is because it's Balochistan and we're already deprived and this is about the mine workers and laborers which are being deprived for the longest time and it is very sad that none of us is serious about it i'm sorry but it's not only about Balochistan even in Sind.

جناب چیئرمین: ابھی میں آیا ہوں تو مجھے پتا نہیں کیا ہو رہا ہے۔

Senator Samina Mumtaz Zehri: There are mines and they are also deprived so i think we should work towards the people who are the deprived committee of our people they work and they get burned every single day and unfortunately this is not fair on anyone that says that we're sitting here and we're sitting here doing what we're doing for our parties and nothing for our own people and it's unfortunate. Anyways, so I have sought details and we know since 2015 and 2017 that many times NAB started corruption inquiries in workers' welfare fund, especially against secretaries of WWF of provinces, ex-ministers of mine in labour department’s etc. But reply of minister does not mention all details. I have got reports as well.

Mr. Chairman: Honourable Senator Samina Zehri sahiba. Are you asking the question? This is the question.

Senator Samina Mumtaz Zehri: Yes, no sir, this is a question, but it's a part that I want to inform the minister that he has not provided us.

Mr. Chairman: The Minister is sitting, otherwise time will be over.

Senator Samina Mumtaz Zehri: Sir, I am not prolonging it. I was just requesting for the attention of the House. But the House is not serious about this very important thing important thing and that is always and that is the only thing that I requested, but I don't know why everybody is getting fed up.

Mr. Chairman: Ok. The Minister can...

Senator Samina Mumtaz Zehri: Mr. Chairman! And, that how many amounts of financial embezzlement in WWF have been recovered during the last 10 years? How many culprits have been penalized?

Mr. Chairman: Please put your question.

Senator Samina Mumtaz Zehri: Mr. Chairman! I would request that the details are given, or this is brought to my committee along with the Interior or the Overseas, you can request the Joint Committee, we will discuss it there if there is a lot of problem here.

(Interruption)

Mr. Chairman: You have already asked the question in the Minister will reply. Is your question? Ok. Thank you. Mr. Aun Chaudhary sahib, do you want to reply?

جناب عون چوہدری (وزیر مملکت برائے اورسیز پاکستانیز): جناب چیئرمین! شکریہ۔ محترمہ سینیٹر صاحبہ نے جو سوال کیے ہیں۔ بہتر ہے کہ میں step by step ان کے جواب دوں۔ سب سے پہلے تو انہوں نے mines کے workers پر سوال کیا ہے۔ جی، May I answer.

Mr. Chairman: I am listening.

جناب عون چوہدری: اگر سینیٹر صاحبہ سمجھتی ہیں تو ہم اس کو کمیٹی میں بھی بیٹھ کے discuss کر سکتے ہیں تو میں request کروں گا کہ اس کو committee میں بھیج دیں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Referred to the Committee. Now the [1]Question hour is over.

Leave of Absence

Mr. Chairman: Senator Sadia Abbasi has requested for the grant of leave for the 12th November, 2025 during the current Session due to personal engagement. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Yes, Law Minister.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میرا خیال ہے جیسے کچھ بولنا بھی لوگ چاہیں گے۔ اگر آپ سمجھتے تو میں ایک مرتبہ تھوڑا۔۔

جناب چیئرمین: پہلے Agenda dispense کرنا پڑے گا۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جیسے آپ کہیں۔ دو reports ہیں لگا لیں۔

Mr. Chairman: There are some formal reports. (Followed by T07)

T07-13Nov2025 Tariq/Ed: Mubashir. 12:40 pm

Announcement by the Chairman Senate regarding a resolution passed by Punjab Assembly resolving that the Parliament may make amendments in Article 140A

Mr. Chairman: There are some formal reports. There is one announcement I have to make; it is for information of the House that the Provincial Assembly of Punjab has passed a resolution in terms of Article 144 of the Constitution of Pakistan, resolving therein that the *(Majlis-e-Shoora)* Parliament may make amendments in Article 140A of the Constitution. The copy of the resolution is being laid on the Table for information of the Members as required under Rule 150 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012.

---

[1] ["The Question hour is over. The remaining Question and their printed replies placed on the Table of the House shall be taken as red."]

Now we take up Order No.3. Senator Aon Abbas, Chairman, Standing Committee on Industries and Production may move Order No.3, on his behalf Senator Danesh Kumar, please move Order No.3.

Presentation of report of the Standing Committee on Industries and Production regarding closure of the Utility Stores Corporation of Pakistan

Senator Danesh Kumar: I, Senator Danesh Kumar, on behalf of Senator Aon Abbas, Chairman, Standing Committee on Industries and Production, present report of the Committee on a point of public importance raised by Senator Mohsin Aziz on 15th July, 2025, regarding the closure of the Utility Stores Corporation of Pakistan.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.4, Senator Syed Masroor Ahsan, Chairman, Standing Committee on National Food Security and Research, please move Order No.4.

Presentation of report by the Chairman Standing Committee on National Food Security and Research on [The National Agri-trade and Food Safety Authority Bill, 2025]

Senator Syed Masroor Ahsan: I, Senator Syed Masroor Ahsan, Chairman, Standing Committee on National Food Security and Research, present report of the Committee on a Bill to establish the National Agri-trade and Food Safety Authority [The National Agri-trade and Food Safety Authority Bill, 2025].

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.5, Senator Amir Waliuddin Chishti, Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination, please move Order No.5.

Presentation of Report by the Chairman Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination regarding Budgetary Allocation by the Ministry of National Health Services, Regulations and Coordination for the Financial Year 2025-26

Senator Amir Waliuddin Chishti: I, Senator Amir Waliuddin Chishti, Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination, present report of the Committee on the budgetary allocation by the Ministry of National Health Services, Regulations and Coordination for the Financial Year 2025-26 and its Utilization in terms of sub-rule (4) of Rule 166 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.6, Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice, please move Order No.6.

Consideration and Passage of [The Constitution (Twenty-seventh Amendment) Bill, 2025], passed by the Senate but passed with amendments by the National Assembly

Senator Azam Nazeer Tarar: Mr. Chairman, with the kind permission, I, Minister for Law and Justice, wish to move that the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Twenty-seventh Amendment) Bill, 2025], passed by the Senate but passed with amendments by the National Assembly, be taken into consideration at once under clause (3) of Article 239 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

جناب چیئرمین! اگر اجازت ہو تو میں صرف خدوخال بیان کر دوں کہ ہم نے کیا amend کیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر سید علی ظفر صاحب۔

سینیٹر سید علی ظفر: جناب چیئرمین! یہ میرا اور سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب کا joint proposal ہے۔۔۔

(اس موقع پر ایوان میں ظہر کی اذان سنائی دی)

جناب چیئرمین: جی سینیٹر علی ظفر صاحب۔

Point of order raised by Senator Syed Ali Zafar regarding vote count of a defecting Member under Article 63A

سینیٹر سید علی ظفر: جناب چیئرمین! اس سے پہلے کہ منسٹر صاحب کچھ کہیں، وہ ایکConstitutional Amendmentلانا چاہ رہے ہیں جس پر سینیٹ کو دوبارہ سے ووٹ کرنا پڑے گاand they will need two third majority (64) votes ان کو چاہیے ہوں گے۔ جب پچھلی ستائیسویں ترمیم پر سینیٹ میں بحث ہو رہی تھی اور ووٹنگ کا وقت آیا تھا توPTIکے ایک سینیٹر اورJUIکے ایک سینیٹر نے بھیrespective Parliamentary leadersکی ہدایت کے خلاف ووٹ کیا۔ جب انہوں نے ان کی ہدایات کے خلاف ووٹ کیا توArticle 63Aلاگو ہو جاتا ہے۔63Aکے تحتautomaticallyآئین کہتا ہے کہ وہdisqualifiedہیں۔اس کے علاوہ انہوں نےon the floor of the Houseیہ کہا تھا کہ میںresignکرتا ہوں۔ اب اگر وہresignکر گئے ہیں اور آئین کاArticle 63Aمیں پڑھ سکتا ہوں وہ لاگو ہو جاتا ہے تو اس سے پہلے کہ ہمvotingکے عمل میں جائیں یا ہم کوئی مزید بات کریں، ہماری یہ درخواست ہے کہ ان دو حضرات کا ووٹcountنہیں ہو گا۔ سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب نے بھی یہی بات کرنی ہے، انہیں بھی ذرا اسی بات پرfloorدے دیجیے۔ جناب اس سے پہلے کہ ہم اس سے آگے کارروائی کریںotherwise we have to challenge this entire process. Thank you.

جناب چیئرمین: جی کامران صاحب۔

Senator Kamran Murtaza

سینیٹر کامران مرتضیٰ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پہلے تو ہمارا شکوہ یہ ہے کہ پارلیمان میں ہمارے ایک رکن کو اس طرح سےwin-overکیا گیا، ظاہر ہے اس نے یہاں سے وہاں ووٹ دیا، یہsimpleضمیر کی آواز تو نہیں ہو سکتی ہے اور پھر اس میں جو کچھ بھی کیا گیا، ہم نے مسلم لیگ (ن) کے ساتھ اتنا وقت بڑے ادب اور احترام کے ساتھ گزارا اور ہم ہمیشہ عزت کرتے رہے مگر پھر جب نقب لگائی گئی تو ہم پر لگائی گئی، ہم پر بھی لگائی گئی، ہمیں بھی اس حوالے سے رسوا کیا گیا تو میرا خیال ہے کہ یہ زیادتی تھی۔ میں اپنےparty leaderکا بیان یہاں اس ایوان میں رکھنا چاہتا ہوں کہ یہ گلہ مسلم لیگ (ن) کے دوستوں کو دے دیا جائے کہ اس کو ہم نے کوئی اچھے انداز میںfeelنہیں کیا اور ہمیں یہ اچھا نہیں لگا جو کچھ

آپ نے کیا۔ اگر آپ نے کر لیا تو اس کے بعد ظاہر ہے آج کے بعد بھی زندگی باقی ہو گی، آج کے بعد بھی معاملات چلیں گے اور اس کو ہم اپنے دل میں یقیناً یاد رکھیں گے۔

اب جناب سوال یہ تھا کہ کسی دوست نے اس طرح سے کر لیا یا اس سے کروا دیا گیا ہے اور اسے ہم نے پارٹی سے نکال بھی دیا ہے اور seat کے حوالے سے اس سے resignation بھی طلب کر لیا۔ دستور کا آرٹیکل 63A اس کو بھی invoke کرنے کا کہہ دیا تو میرا خیال ہے کہ جب یہ چیزیں آ جاتی ہیں کہ ہم کسی کے خلاف 63A میں جا رہے ہیں تو اس کے بعد اس کا ایسا حق نہیں بنتا کہ وہ اس کے بعد still پارٹی کا اعتماد متاثر کرے، جماعت اور party policy کے خلاف ووٹ دے۔ میں آج جو کچھ House میں کہہ رہا ہوں اسے بھی وہ 63A سے پہلے کا نوٹس سمجھیں کہ ہم نے ابھی جو ترمیم آنی ہے اس کی مخالفت میں ووٹ دینا ہے اور مخالفت کرنی ہے اگر کوئی دوست اس کے بعد کہے تو میری بات کو بھی اس کا نوٹس تصور کیا جائے، یہ مولانا party leader کا پیغام ہے، یہ ہمارے پارلیمانی لیڈر عطاء الرحمٰن صاحب کا decision ہے۔

(T08 پر جاری ہے)

سینیٹر کامران مرتضیٰ: (جاری ہے۔۔۔۔) یہ مولانا کا اور پارٹی لیڈر کا پیغام ہے۔ یہ ہمارے پارلیمانی لیڈر عطاء الرحمان صاحب کا decision ہے یا باقی پارلیمانی پارٹی کا decision ہے جو میں اپنے ان دو الفاظ سے یہ convey کر رہا ہوں ان تمام دوستوں کے لیے جو خدانخواستہ وہ ووٹ پارٹی پالیسی کے خلاف دینا چاہیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، تارڑ صاحب۔

<u>Senator Azam Nazeer Tarar</u>

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! دونوں جو معزز اراکین ہیں سینیٹر علی ظفر صاحب اور سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب وہ بڑے منجھے ہوئے وکیل ہیں اور I am sure کہ مجھ سے زیادہ وہ Constitution کو جانتے ہوں گے لیکن جو ان کا پہلا اعتراض ہے 63 (A) کے تحت ممبر جس لمحے ووٹ ڈالتا ہے وہ disqualify ہو جاتا ہے۔ جناب چیئرمین! یہ میرے خیال میں نہ آئین میں لکھا ہے اور اس طرح کی تشریح کرنے سے ہمیں اعتراض کرنا چاہیے۔ 63 (A) میں ایک mechanism ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اگر آپ پارٹی چھوڑ دیتے ہیں ایک یا آپ تین طرح کی situations میں ووٹ دیتے ہیں۔ وزیراعظم کے الیکشن میں پارٹی

ووٹ دیتے ہیں یا direction کے against میں پارٹی No confidence ووٹ دیتے ہیں۔ direction کے against

آپ بجٹ میں Money Bill پر پارٹی direction کے against ووٹ دیتے ہیں تو آپ کے خلاف پارٹی Head اطلاع اور ریفرنس پریذائیڈنگ آفیسر کو بھیج سکتا ہے یعنی کہ سینیٹ ہو تو سینیٹ کے چیئرمین کو نیشنل اسمبلی ہو تو نیشنل اسمبلی کے سپیکر کو اگر میں غلط کہہ رہا ہوں تو مجھے contradict کر دیں۔ جناب چیئرمین! ہمیں political point scoring کے لیے آئین کی جو شقیں ہیں انہیں نہیں بگاڑنا چاہیے۔ اب آپ کے پاس دو دن کا time ہے۔ اگر آپ کو آج تک in writing یہ چیز آ چکی ہے، آپ اسے examine کریں گے اور آپ اسے چیف الیکشن کمشنر کو forward کر دیں گے۔ Party Head کو یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ کام کرنے سے پہلے کیونکہ آپ اسے de-seat کر رہے ہیں تو آپ اسے بلا کر hearing دیں گے۔ جناب چیئرمین! وہ اس لیے کہ کئی دفعہ direction ہی convey نہیں ہوئی ہوتی۔ Party کی judgments ہیں اور آئین کی روح بھی یہی کہتی ہے کہ پارٹی ایک اپنی میٹنگ convene کرے گی پھر اس ممبر کو پابند کرے گی وہ وہاں پر آئے گا اسے کہیں گے آپ نے ووٹ سے abstain کرنا ہے یا ووٹ نہیں دینا۔ جناب چیئرمین! یہ سارا معاملہ پھر الیکشن کمیشن میں چلا جاتا ہے۔ وہاں پر hearing ہوتی ہے۔ وہاں hearing کے بعد انہیں de-seat کرنے کا اگر order آئے تو پھر انہیں ایک اپیل کا حق ہے۔ جناب چیئرمین! وہ اپیل direct Supreme Court of Pakistan میں جاتی ہے۔ یہ سارے دوست اس process کو اچھی طرح جانتے ہیں تو پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ کہنا کہ کیونکہ انہوں نے ووٹ کر دیا تھا اور ہمیں وہ ووٹ پسند نہیں آیا۔ Black and white, in writing میں ابھی وہ process ابھی تک kick in ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے۔ جب تک culminate نہیں ہوتا یہ ممبر ہیں۔

جناب چیئرمین! resign کی بات رہی کہ ایک جو معزز سینیٹر ہیں انہوں نے resign کیا۔ آپ custodian of the House ہیں۔ انہوں نے in writing اپنا resignation وہ آپ کو submit کرنا ہے۔ آپ نے satisfy کرنا ہے۔ اس پر آپ کی rulings ہوں گی۔ آپ اس پر زیادہ بہتر بتا سکتے ہیں۔ مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے جب انہوں نے کسی وجہ سے یہ بات کہہ بھی دی۔ ہم کہہ جاتے ہیں کئی دفعہ جذبات میں یا مزاج کی تلخی یا کوئی بات ایسی ہوئی یہاں پر تو آپ نے مجھے اچھی طرح یاد ہے اور سارے ایوان کو یاد ہے آپ نے ادھر بیٹھے ہوئے کہا تھا کہ ہم آپ کو لے آئیں گے۔ ہم جانے نہیں دیں گے ہم آپ کو لے آئیں گے۔ تو میرا نہیں خیال کہ یہ۔۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! میرے جو دائیں طرف بیٹھے ہوئے ہیں پاکستان تحریک انصاف نے تو رٹیں فائل کی لاہور ہائی کورٹ میں کہ ہم نے جو floor of the House پر resignation دی ہے وہ resignation نہیں ہے اور وہاں سے order حاصل کیا تھا کہ 10 مہینے کی تنخواہیں ملیں اور پھر ICA کی سپیکر نیشنل اسمبلی نے اس کے خلاف اور ICA میں وہ order کسی ایک بات پر رہا کریں۔ میٹھا میٹھا کھا لیں کڑوا کڑوا تھو تھو کر دیں۔ایسے نہ کریں۔ یہ جو رسم و روایت ہے اس کو چلنے دیں۔

جناب چیئرمین: میں صرف Minister for Law سے کہوں گا کہ جو Article 63 (A) ہے اس کا (iii) کیا ہے۔ پڑھ کے سنائیں تاکہ ان کو بھی پتا چلے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! مائیک دے دیں۔

جناب چیئرمین: مائیک دے دیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ پیچھے آ رہا ہے کہ کب کب ووٹ ڈالیں گے اور کب نہیں ڈالیں گے۔ Provided that before making the declaration, the Party Head shall provide such member with an opportunity to show cause as to why such declaration may not be made against him. جناب چیئرمین! یہ دیکھیں word shall use ہوا ہے۔ کہاں دیا ہے کسی نے۔ کوئی show cause دیا ہے۔ اس کی کوئی hearing ہوئی ہے۔ آج کل تو چھینک بعد میں آتی ہے TV پر پہلے چل جاتی ہے۔ تو یہ اس طرح نہ کریں۔

Three says, sir, upon receipt of declaration under clause one, the Presiding Officer of the House shall within two days refer and in case he fails to do so it shall be deemed that he has referred the declaration to Chief Election Commissioner who shall lay the declaration before the Election Commission for its decision thereon confirming the declaration or otherwise within 30 days of its receipt of Election Commissioner. Any party aggrieved by a decision of Election Commission

may within 30 days prefer an appeal to the Supreme Court which shall decide the matter within 90 days from the date of filing of appeal.

جناب چیئرمین! انہوں نے automatic disqualification کہاں سے پڑھ لی گئی۔

جناب چیئرمین: اس پر میں آپ کو تھوڑا سا۔ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ When the Chairman is speaking, please take your seat. نہیں، میں ابھی خود آپ کو وضاحت کرنا چاہ رہا ہوں۔ مجھے یہ معلوم تھا کہ یہ point آ سکتا ہے اس لیے میں نے Constitution کی provision جو تھی۔ میں نے Law Minister کو کہا کہ وہ پڑھ لیں اور انہوں نے ساتھ یہ بھی کہا کہ جب پہلے بھی سپریم کورٹ میں ایسے decisions کے لیے بھیجا گیا ہے اور وہ decisions آپ کو معلوم ہیں۔ Thirdly, I recall in the National Assembly, the Senior Vice President of PTI, Makhdoom Shah Mahmood Qureshi Sahab, انہوں نے کھڑے ہو کر کہا کہ I am leaving the House. میں resign کر رہا ہوں اور پھر اس کے بعد جب بھی اُن لوگوں کو بلاتے تھے تو کوئی بھی نہیں آتا تھا۔ سپیکر کے پاس for verification, whether with their own handwriting resignation. میرے پاس ایسی ابھی تک کوئی چیز میرے سامنے نہیں آئی۔ تو اس لیے میں سوچ رہا ہوں کہ we are running after a black cat in a dark room. جب چیز سامنے ہے ہی نہیں۔ جب resign کرتے تو میرے پاس آتا اور پھر یا الیکشن کمیشن کے پاس جاتا تو وہ آپ میں سے کسی نے وہ نہیں کیا۔ تو اس لیے ان کا resignation آج تک جو ہے وہ accept نہیں ہوا اور نہ آیا ہے۔ شکریہ۔ وزیر قانون صاحب! اب اس پر آپ کیا وضاحت کر سکتے ہیں؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! میں پہلے salient features تو بتا دوں۔ ہاؤس کو پتا تو چل جائے کہ اس میں ہے کیا، جیسے ان کی مرضی۔

جناب چیئرمین: جی، چلیں ایک منٹ آپ بات کریں۔ But I'll not allow anybody else.

Senator Mohammad Humayun Mohmand

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: شکریہ۔ جناب چیئرمین! اس طرح ہے کہ میری understanding ہے۔ I am not a lawyer. میرے دو points ہیں۔ دو different چیزیں ہیں۔ ایک، ایک Article 63 (A) جس میں جب آپ ایک act کر لیتے ہو، اس میں وہ بتاتا ہے کہ جب آپ یہ کر لیتے ہو تو آپ اس میں سے نکل جاتے ہو۔ That is one thing.

دوسرا ہے۔ میں یہاں پر کھڑے ہو کر یا میں کسی بھی جگہ کہتا ہوں کہ willingly کہتا ہوں کہ میں اس عہدے سے resign دینا چاہتا ہوں۔ یہ دوسری بات ہے۔ اس کا، ان دونوں کو آپ ایک ساتھ نہیں کر سکتے۔

تیسری بات۔ جناب چیئرمین! مجھے گلہ تو آپ کے ساتھ ہے۔

جناب چیئرمین: میرے ساتھ ---

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: بالکل۔ جناب چیئرمین! آپ اس ہاؤس کے custodian ہیں۔ آپ اُس دن اگر ابڑو صاحب نے pressure کی وجہ سے یا جس وجہ سے بھی انہوں نے اگر ایک ووٹ پارٹی کے مؤقف کے خلاف دے دیا ہے اور پھر انہوں نے اچھے طریقے سے کہہ دیا کہ میں اس کے بعد resign دیتا ہوں۔ آج کے بعد سے resign دیتا ہوں۔ آپ وہاں کھڑے ہو کر floor-crossing کو promote کر رہے ہیں؟ کہ ہم آپ کو واپس لے آئیں گے۔

I am sorry, sir. I am sorry, sir. That is not acceptable. That is not acceptable. How can you say that thing while sitting there?

آپ کو کہنا چاہیے تھا کہ ابڑو صاحب آپ کی پارٹی نے جو آپ کو کہا ہوا ہے وہ مانیں۔ آپ اُدھر ان کو کہہ رہے ہیں کہ ہم آپ واپس لے آئیں گے؟ کل کو میں غلط کام کروں گا آپ مجھے اس میں protection دیں گے؟ جناب چیئرمین! آپ مجھے protection دیں گے؟ Sir, this is, this is very wrong, مجھے گلہ ہے، مجھے گلہ ہے اُس Chair سے۔

جناب چیئرمین: دیکھیں پہلے میں جواب دے دوں۔ Please take your seat. پہلی بات یہ ہے، he is an honourable member of this august House and he is a respectable person. He has been contributing for a very long time. میرا کہنے کا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ کی ---- (T09 پر جاری ہے)

جناب چیئرمین: (جاری۔۔۔) میرا کہنے کا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ کی party follows the rules اور وہ خود rules کو follow کرتے۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: براہ مہربانی آپ بیٹھ جائیں۔Please take your seats, میں نے پہلے جو جواب دیا ہے کہ he is an honourable member and he is the honourable member of this august House. انہوں نے یہاں floor of the House کہا، میں نے reference دیا کہ کس نے پہلے بھی کہا ہے لیکن نہ انہوں نے مجھے کہا ہے، نہ آپ کی پارٹی نے لکھ کر کوئی reference بھیجا ہے، آپ reference بھیج سکتے ہیں، Election Commission کو دے سکتے ہیں، مجھے کوئی appeal کر سکتے ہیں، but like this. He is still the member, آپ نے جو allegation لگائی کہ I am promoting horse-trading and I am promoting floor crossing, I joined the Pakistan Peoples' Party in 1987 and till date I am in the Pakistan Peoples' Party. Therefore, this is no way, please move the motion.

Senator Azam Nazeer Tarar (Minister for Law): Mr. Chairman, as I moved the amending Bill,

میں ذرا اس کے features بتا دوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ اپنی باری پر بات کریں گے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب والا! میں اس کے salient features بتا دیتا ہوں کہ Office of the Chief Justice کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے، ان کی جو position ہے وہ retained ہے۔

Mr. Chairman: I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

(At this stage opposition members started dusk thumping)

Mr. Chairman: The motion is adopted. Before starting second reading of the Bill, I want to inform the members that the National Assembly has made some amendments in the Bill as passed by the Senate. Therefore, in terms of Clause 3 of Article 239 of the Constitution, the Bill has been returned to the Senate for reconsideration. The amendments made by the National Assembly pertains to substitution of Clause 2 of the Bill as passed by the Senate. Insertion of the new Clause 2(a) substitution of Clause 23 and amendment in Clause 56 of the Bill as passed by the Senate and omission of the Clauses 4, 19, 51 and 55 of the Bill as passed by the Senate.

Due to the insertion of new clause and omission of 4 clauses the remaining clauses have only been renumbered without making any changes therein. We will vote upon the amendments inserted, substituted and omitted clauses separately by the clauses which remain unchanged will be voted upon as a group. The Minister for Law and Justice may inform the House about the insertion, submission, amendment and omission made by the National Assembly in the Bill as passed by the Senate.

<u>Senator Azam Nazeer Tarar (Minister for Law)</u>

27th نے august House سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: شکریہ، جناب چیئرمین! جیسا کہ یہ سب کو علم ہے کہ اس

under the scheme of Constitution and law کیا اور یہ constitutional amendment Bill pass

debate کیا تو اس عرصے میں کچھ take up کر دیا گیا۔ قومی اسمبلی نے جب اسے National Assembly transferred

position of the Chief میں amendments تھی، ایک تو یہ تھی کہ ان confusion ہوئی، دو چیزوں پر کچھ generate

President Supreme کرنے کے لیے مجھے clarify ہے یا نہیں ہے؟ اس کو مزید retained آیا وہ Justice of Pakistan

نے بھی کہا، اس کے علاوہ کئی اراکین Court Bar Association and Vice Chairman Pakistan Bar Council

قومی اسمبلی نے بھی کہا،even Opposition کی تقاریر میں بھی اس کی وضاحت پوچھی گئی۔ وہ جو provisions ہیں، انہیں clarity کے ساتھ دیا گیا ہے، Article 176 میں یہ کہہ دیا گیا ہے کہ Office of the Chief Justice of Pakistan وہ ہے، ان کی position ہے، Chief Justice of Pakistan کی ایک position ہے اور موجودہ incumbent Chief Justice of Pakistan will continue to hold this position until he hold the Office of the Chief Justice of Pakistan. اسی طرح Chief Justice of Pakistan کی position کو define کر دیا گیا ہے اور کہہ دیا گیا ہے کہ Federal Constitutional Court کے Chief Justice and Supreme Court of Pakistan کے Chief Justice after the incumbent Chief Justice, ان دونوں میں سے جو senior ہوں گے وہ Chief Justice of Pakistan کی position hold کریں گے۔ اس کی کچھ consequential amendments ہیں جیسے Article 42 میں صدر کا oath ہے وہ Chief Justice of Pakistan لیں گے۔ Article 214 میں اسی طرح Chief Election Commissioner کا Chief Justice of Pakistan oath لیں گے، Auditor General of Pakistan کا Chief Justice of Pakistan oath لیں گے۔

جناب والا! دو، تین جگوں پر جو omissions کی گئی تھیں، clauses delete کی گئی تھیں، ان کو reinsert کر دیا گیا ہے۔ Article 6 tells about the high treason اگر کوئی طاقت کے بل بوتے پر آئین کو abrogate کرتا ہے، subvert کرتا ہے، وہ آئین کو holds in abeyance تو وہ high treason commit کرے گا۔ جب 18th Amendment کے وقت تمام زعماء اور سیاسی جماعتیں بیٹھیں، میرے قائد ایوان بھی اس team کا حصہ تھے تو انہوں نے abrogation and martial laws کا دروازہ بند کرنے کے لیے یہ لکھا کہ 'any court including Supreme Court or High Court shall not validate act of abrogation, high treason کا جو Act ہے، جناب والا! اس میں plugin کرنا تھا۔ جب 2nd, 3rd reading کی تو ظاہر ہے کہ یہ ایک ongoing process ہوتا ہے، وہ وہاں plugged in نہیں تھا، وہاں Federal Constitutional Court ڈالی گئی ہے۔ اب Article 6 ایسے پڑھا جائے گا کہ پاکستان میں کوئی بھی عدالت چاہے وہ Federal Constitutional Court ہے جو ان شاءاللہ اس ترمیم کے pass ہونے کے بعد بنے گی، Supreme Court or High

Courts وہ Article 6 کی Clauses 1, 2 میں جو بتایا گیا ہے کہ abrogate کرنا، subvert کرنا، اسے validate نہیں کر سکے گی۔ اس لیے یہ martial laws کا راستہ بند کرنے کے مترادف ہے تاکہ جمہوریت کا یہ سفر چلتا رہے۔ یہ کچھ ترامیم تھیں، میں floor of the House قومی اسمبلی میں پہلے inform کر کے explain بھی کرتا رہا ہوں۔ اب Article 239 کے تحت جو constitutional scheme ہے یہ چیزیں ہمارے پاس واپس آئی ہیں، کچھ clauses کو modify کیا گیا ہے، کہیں پر reinsert کی گئی اور کہیں پر deletion ہوئی ہے۔ آپ نے یہ سارا کچھ explain کر دیا ہے۔ میری درخواست ہو گی کہ اس پر voting کروائی جائے جو rules اور ضابطے کے مطابق ہے۔

Mr. Chairman: We may now take up second reading of the Bill.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ کو parliamentary leader brief کر دیں گے چونکہ Advisory Committee میں وہ وہاں تھے۔

جناب چیئرمین: جی علی ظفر صاحب۔

سینیٹر سید علی ظفر: جناب چیئرمین! مجھے بہت افسوس ہوا کہ دوسری side پر اتنی بڑی بڑی جماعتیں ہیں، جب ہم یہ بات کر رہے تھے اور لوٹا ازم کے خلاف آواز اٹھا رہے تھے تو یہ openly support کر رہے تھے کہ نہیں! ہم تو اس کی favour میں ہیں۔ اس لوٹا کریسی کو، فریب کو promote کرنا بہت شرمناک بات ہے۔ میں on the record کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں ہر ایک نے clapping کی، یہاں میرے اُس طرف بیٹھے ہوئے دوستوں نے اس process کو approve کیا۔ (T10 پر جاری ہے)

T10-13Nov2025 Rafaqat/Ed: Mubashir 1:10 noon

سینیٹر سید علی ظفر: (جاری) سر! میں on the record کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں ہر ایک نے clapping کی، یہاں میرے دوست جو اس طرف بیٹھے ہیں، انہوں نے اس process کو approve کیا، ایسا process جب ہم مل کر 63A بنا رہے تھے تو ہم نے کہا تھا، سب politicians نے مل کر کہا تھا کہ ایک جماعت سے دوسری جماعت میں، جس جماعت سے آپ elect ہو کر آئے ہیں، جس جماعت کے آپ nominee ہیں، آپ اگر ان کے خلاف جاتے ہیں تو اس practice کو ہم نے روکنا ہے۔ اس practice کو آج سب نے تالی بجا

کر، اور desk thumping کرکے بتادیا کہ یہ اُس side پر کھڑے ہیں جو کہ کرپشن کی side ہے، جو کہ فریب کی side ہے اور جو کہ جھوٹ کی side ہے۔ مجھے آج بڑا افسوس ہوا۔

جناب! اگر یہ چپ رہتے، اگر defector کو خود ہی defend کرنے دیتے تو شاید میں کہتا کہ یہ اس practice میں ملوث نہیں ہیں لیکن آج thumping کرکے، بدقسمتی سے، جس جس نے thumping کی ہے، وہ اس practice میں ملوث ہے۔ کل کو یہ نہ کہیے گا کہ ہم لوٹا ازم کے خلاف ہیں۔ کل کو یہ نہ کہیے گا کہ ہم defection کے خلاف ہیں۔

جناب! دوسری بات یہ ہے کہ ہم سب جو اپوزیشن میں ہیں، جب ہم نے اپنی اپنی تقاریر کی تھیں، ہم نے کہا تھا کہ جلد بازی میں نہ کریں کیونکہ یہ ایک آئینی ترمیم ہے۔ خدارا! اس کو جلد بازی میں نہ کریں، اس میں سے غلطیاں نکلیں گی لیکن 64 ووٹ دیے گئے اور سب نے approve کیا۔ جب وہ قومی اسمبلی میں پہنچے، جب سینیٹ سے 27 ویں ترمیم قومی اسمبلی میں پہنچی تو پتا چلا کہ بڑی بڑی غلطیاں ہیں۔ ایک جو سب سے بڑی غلطی نکلی جس کا ابھی جناب وزیر قانون نے بھی ذکر کیا، وہ یہ تھی کہ جو آئینی عدالت بنا رہے ہیں، اس کو مارشل لاء کو accept کرنے کی بھی اجازت ہے۔ اس لیے یہ غلطیاں دور کرنے کے لیے یہ واپس سینیٹ میں آئے ہیں جس سے ایک چیز نظر آجاتی ہے کہ یہ سارا کچھ عجلت میں ہو رہا ہے، یہ haste ہے اور haste کیا ہے، یہ سمجھ نہیں آرہی۔ وجہ کیا ہے کہ جلد از جلد اپنی آئینی عدالت بنانا چاہتے ہیں تاکہ وہ آئینی عدالت کو control کر سکیں۔ ان کو صرف ایک ڈر ہے۔ یا ساری عجلت جو ہو رہی ہے، جو haste ہو رہی ہے، وہ ایک شخص کے ڈر کی وجہ سے ہے۔ وہ شخص یہاں سے کچھ میل دور جیل میں بیٹھا ہوا ہے۔ جناب! وہ ایک شخص ہے جس کو کوئی ڈر نہیں ہے۔ یہ ایک شخص ہے جو حق کے ساتھ، انصاف کے ساتھ کھڑا ہے۔ آپ ایک defected vote کے ذریعے amendment لے آئے، فریب اور جھوٹ سے لے آئے لیکن جناب! وہ شخص باہر نکلے گا تو اس کی ایک سانس میں آپ کی ساری عمارت گر جائے گی۔ یہ ہم آپ کو بتا رہے ہیں، بار بار بتا رہے ہیں، سینیٹ میں بھی بتا رہے ہیں۔ یہ dialogues نہیں ہیں، یہ اصلیت ہے۔

جناب! ستائیسویں ترمیم دھوکے اور فریب پر مبنی ہے۔ آپ ایک چیز یاد رکھیں، جب ایک آئینی ترمیم ووٹ کی چوری سے ہو گی، جب ووٹ چوری کرکے آپ آئینی ترمیم لے کر آئیں گے تو شاید آپ گنتی تو کروا لیں لیکن آپ سچ کو نہیں چھپا سکیں گے۔ سچ یہی ہے کہ عوام اس آئینی ترمیم کے ساتھ نہیں ہیں۔ اگر آپ عوام کی بات سنیں گے تو آپ کو نظر آجائے گا کہ 2 ووٹ آپ نے چوری سے لے لیے لیکن سچ کو آپ چھپا نہیں سکیں گے۔

جناب! میں آخر میں ایک بات کرنا چاہوں گا جو ہمارے جج صاحبان جن کو یہ اب ختم کرنے جا رہے ہیں، ان میں سے ایک بڑے جج تھے، جسٹس حمودالرحمان صاحب، انہوں نے یہ کہا تھا اور میں اسے پڑھ دیتا ہوں۔ It is a saying which is very famous true. انہوں نے کہا تھا:

> "The very edifice of any amendment built on fraud and deception of defection shows that its foundation is flawed and un-sustainable. No act born in illegality can ever claim legitimacy and no amendment born of betrayal can claim permanence."

جناب! کوئی ایسی چیز جو قانون کی خلاف ورزی پر مبنی ہو، 27 ویں ترمیم کی عمارت ہی جو فریب اور دھوکے پر مبنی ہو، اس عمارت نے ہر صورت گرنا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ 63A کا process follow ہوگا، پھر دیکھیں گے، سوال پیدا ہوتا ہے کہ 63A کہتا کیا ہے۔ 63A کہتا ہے، آئین میں لکھا ہے اور ہم سب جب سینیٹر یا MNA بنتے ہیں، ہم آئین پر oath لیتے ہیں کہ ہم آئین کی پاسداری کریں گے اور آئین کے مطابق عمل کریں گے۔ 63A ضرور وہ process دیتا ہے جس کا آپ نے بھی ذکر کیا کہ وہ اس process کے end پر جا کر disqualify ہو گیا لیکن 63A یہ بھی کہتا ہے کہ آپ نے ووٹ نہیں دینا اور اگر آپ دیں گے تو disqualify ہوں گے۔ للذا، process اپنی جگہ لیکن disqualification اپنی جگہ۔ میری نظر میں یہ سارے کا سارا مذاق جو ہو رہا ہے، آج بھی شاید آپ یہی 2 ووٹ لے لیں گے کیونکہ آپ نے ruling دے دی ہے لیکن 27 ویں ترمیم جو آپ قومی اسمبلی سے لے کر واپس آ رہے ہیں، یہ sustainable نہیں ہے۔ بہت شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: لیڈر آف دی ہاؤس۔

<u>Senator Mohammad Ishaq Dar</u>

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ معزز سینیٹر علی ظفر صاحب کے لیے میرے دل میں بڑا احترام ہے اور خصوصاً ان کے والد گرامی کے ساتھ میں نے ان Houses میں کافی مدت کام کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم wish list پر چلنا چاہیں تو پھر اس کی کوئی limit نہیں ہے۔ یہ بھول گئے ہیں کہ جب عدم اعتماد ہوئی تو کیسے آناً فاناً تمام رولز کے خلاف اسمبلی توڑ دی گئی اور چند منٹ میں اسمبلی کو گھر بھیج دیا گیا۔ No confidence کے نہ آنے کے لیے ایک مہینہ، اس وقت ان کے اسپیکر صاحب جو

ابھی قومی اسمبلی کے معزز رکن ہیں، انہوں نے اجلاس بلانے کی تکلیف ہی نہیں کی۔ Two wrongs don’t make a right. ایک تو بنیادی چیز ہے کہ 27ویں ترمیم اس ایوان سے pass ہوچکی ہے۔ قومی اسمبلی میں گئی، انہوں نے خود کچھ کمزوریوں کی نشاندہی کی یا corrections کی اور اس میں obviously آرٹیکل 6 میں بہت بڑی omission تھی۔ میں 18ویں ترمیم کا حصہ تھا اور آج بھی میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بڑا اچھا کام ہوا، اس میں کئی لوگ، ماشاءاللہ، چھبیس ستائیس لوگ involved تھے۔ جب یہ ترمیم کی گئی تو that is the only new change کہہ لیں، باقی ساری کی ساری وہ ہیں، جن کی انہوں نے خود نشاندہی کی یا قومی اسمبلی میں آوازیں اٹھیں تو اس کے حوالے سے یہ جو آٹھ ترامیم ہیں، ان میں virtually سات وہ ہیں اور ایک آرٹیکل 6 میں جو میں سمجھتا ہوں کہ ایک بہت major omission ہوگئی تھی، اس کو ٹھیک کرنے کی بات ہے۔

اب بات یہ ہے کہ جب پنجاب میں حکومت گرانے کا کام تھا تو اس میں ججوں کی manoeuvring نظر نہیں آتی، لکھا ہوا ہے کہ اس وقت vote count ہوگا اور اسی کی سزا میں وہ گھر جائے لیکن ماشاءاللہ، جب ان کا بس چلتا ہے یہ judgment لے لیتے ہیں کہ یہ ووٹ بھی count نہیں ہوگا اور گھر بھی جائیں گے۔ کیا بات ہے بھئی۔ مطلب ہے کہ جو ہمارا دل کرے گا، وہ ہوگا۔ پھر بھائی نے fraud and deception کی بات کی۔ بھئی، کس نے آپ کو روکا ہے، آپ کیوں بات سنتے ہیں remote control سے کہ آپ نے کمیٹی میں نہیں جانا۔ (T11 پر جاری ہے)

T11-13Nov2025 Taj/Ed. Khalid 01:20 pm

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: (جاری۔۔۔) کس نے آپ کو روکا ہے۔ آپ کیوں بات remote control کے ذریعے سنتے ہیں کہ آپ نے کمیٹی میں نہیں جانا ہے۔ آپ کی اتنی wisdom ہے، آپ کو کمیٹی میں جانا چاہیے تھا۔ ہوسکتا ہے کہ یہ corrections وہیں ہو جاتیں۔ شاید وہاں پر آپ Article 6 بھی point out کر دیتے۔۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بہن، جب آپ مجھے اجازت دے دیں، ویسے بھی اس ایوان کا یہ tradition ہے کہ جب آپ قائد ایوان یا قائد حزب اختلاف کو floor دیتے ہیں تو آپ اس کو سنتے ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ اگر ہم اپنی آزاد سوچ کے ساتھ ،neutrality کے ساتھ ،ماشاءاللہ یہ تو خود ماہر قانون ہیں، سب سے بہتر جو چند لوگ ہیں، علی ظفر صاحب خود بھی اس میں ہیں۔ 63 automatically تو trigger نہیں

ہوگانا.there is a procedure and process بھئی! آپ کی پارٹی ہے، کم از کم آپ نے اسی رات اگر چیئرمین صاحب کو لکھ دیا ہوتا کہ انہوں نے floor crossing کی ہے، وہ بھی ابھی legitimate نہ ہوتا،انہوں نے verification کرنی ہے، سارا process ہے، مجھے explain کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ Mr. Chairman, every Member knows this thing. اس کا ایک process ہے۔اس کے بعد آپ نے ECP بھیجنا ہے۔ Let me take it from another angle, اسی لیے یہ process موجود ہے پارٹی کے لیے بھی اور otherwise بھی،اگر کوئی معزز ممبر سمجھتا ہے کہ میرے ضمیر کے مطابق یہ چیز ٹھیک ہے تو there is a price for him to pay اور وہ کیا ہے کہ وہ ووٹ دیتا ہے اور وہ ووٹ گنا جاتا ہے اور وہ ووٹ گنا جانا چاہیے as per Constitution and the law لیکن اس کے بعد پھر پارٹی کا بھی یہ حق ہے چاہے وہ چیز سو فیصد ہی ٹھیک ہو اگر ووٹ party line کے خلاف نہیں ہے تو ایک process موجود ہے۔پی ٹی آئی وہ process follow کر سکتی ہے۔

جیسے آپ نے فرمایا کہ as of now, still he either tenders his resignation in writing as per the prescribed rules and law or party moves the process, جب مکمل ہوگا،اس کے بعد ان کی membership ختم ہوگی۔ Till that date he is very much a Member of this honourable House and we should not give such sort of comments جو آئین اور قانون کے خلاف ہے۔

جناب چیئرمین! میں ختم کررہاہوں، میں وقت نہیں لیناچاہتا، بات تو بڑی لمبی ہوسکتی ہے۔ ایک تو میں نے کہا کہ جیسے corrections ہیں جو میرے خیال میں دونوں sides کو welcome کرنی چاہیے،اگر اچھی improvements ہیں، غلطی ہو گئی، ٹھیک کردی۔ دوسرا، وہ بھی welcome کرنا چاہیے unless Opposition یہ چاہتی ہے کہ وہ راستہ کھلا رہتا اور ایک آئینی عدالت اس ملک میں رہتا جو validate کرسکتا، اس کو pluck کیا گیا ہے۔ یہ ہماری ایک collective effort ہے۔ یہ تو virtually ایک process جو گزرا ہوا ہے، جو واپس آئی ہے جو کہ as per the procedure, law and Rules of Business, وہ واپس ہوا ہے کیونکہ انہوں نے چھوٹی سے چھوٹی ایک line بھی اگر amend کریں unless it is editorial یا کوئی typo ہے تو یہ آنا ہی پڑتا ہے،! یہ ایک process ہے۔ جناب چیئرمین! میری request ہوگی کہ آپ شروع کریں۔

Mr. Chairman: We may now take up reading of the Bill that is clause by clause consideration of the Bill. Clause 2 has been amended by the National Assembly by way of substitution. Now, I will put Clause 2, substituted, to the House. The question is that Clause 2, as substituted by the National Assembly do form part of the Bill? All those Members who are in favour of Clause 2, as submitted by the National Assembly may rise in their seats. Count be made.

(At this stage, PTI Members started protest in front of Officers Table)

(Count was made)

Mr. Chairman: I have allowed Senator Quratul-Ain Marri because of her health. She can just raise her hand.

All those Members against Clause 2, as substituted, by the National Assembly, may rise in their seats. Count be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Sixty four (64) Members have voted in favour of Clause 2, as substituted, by the National Assembly and 4 Members against it. Clause 2, as substituted, by the National Assembly, therefore, stands part of the Bill by the votes of not less than two-thirds of the total membership of the House.

Now, we take up Clause 3. Clause 3 has been inserted by the National Assembly. Now I will put newly inserted Clause 3 to the House. The question is that the newly inserted Clause 3 do form part of the Bill? All those Members who are in favour of newly inserted Clause 3 may rise in their seats. Count be made.

(Count was made)

He will be counted. Members may take their seats. All those Members against newly inserted Clause 3 may rise in their seats. Count be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Sixty four (64) Members have voted in favour of newly inserted Clause 3 and four (4) against it. Newly inserted Clause 3, therefore, stands part of the Bill by the votes of not less than two-thirds of the total membership of the House.

Omission of Clause 4. Clause 4 of the Bill as passed by the Senate, has been omitted by the National Assembly. Now, I will put the question before the House. All those Members who are in favour of omission of Clause 4 as passed by the Senate may rise in their seats. Count be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Members may take their seats. All those Members against omission of Clause 4 of the Bill as passed by the Senate may rise in their seats. Count be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Members may take their seats. Sixty four (64) Members have voted in favour of omission of Clause 4 of the Bill as passed by the Senate and four (4) against it. Clause 4 of the Bill as passed by the Senate stands omitted by the votes of not less than two-thirds of the total membership of the House.

Omission of Clause 19. Clause 19 of the Bill as passed by the Senate, has been omitted by the National Assembly. Now, I will put the question before the House. All those Members who are in favour of omission of Clause 19 of the Bill as passed by the Senate may rise in their seats. Count be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Members may take their seats. All those Members against omission of Clause 19 as passed by the Senate may rise in their seats. Count be made. Count be made. [Followed by T12]

Mr. Chairman: Please take your seats. All those against it may rise in their seats. Count to be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: 64 Members have voted in favor of omission of Clause 19 of the Bill passed by the Senate and 4 members against it. Clause 19 of the Bill as passed by the Senate stands omitted by votes of not less than two-thirds of the total membership of the House.

Renumbered Clause 22. Renumbered Clause 22 which was Clause 23 of the Bill as passed by the Senate, has been amended by the National Assembly. The question is that the renumbered clause 22, as amended, by the National Assembly do form part of the Bill? All those members who are in favor renumbered Clause 22 may rise in their seats. Count to be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Please take your seats. All those Members against re-numbered clause 22, as amended, by the National Assembly, may rise in their seats. Count to be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Sixty-four members have voted in favour and four opposed. Therefore, renumbered clause 22, as amended, by the National Assembly, therefore, stands part of the Bill by votes of not less than two-thirds of the total membership of the House. Please, no slogans.

Omission of Clause 51 of the Bill as passed by the Senate has been omitted by the National Assembly. Now, I put the question to the House. All those

members who are in favor of omission of Clause 51 of the Bill as passed by the Senate may rise in their seats. Count to be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Members may take their seats. All those members against omission of clause 51 of the Bill as passed by the Senate may rise in their seats. Those who are against. Count be made.

(No Member rose up)

Mr. Chairman: 64 Members have voted in favor of omission of clause 51 of the Bill as passed by the Senate and none against. Clause 51 of the Bill as passed by the Senate stands omitted by the votes of not less than two-thirds of the total membership of the House.

Omission of Clause 55. Clause 55 of the Bill as passed by the Senate has been omitted by the National Assembly. Now I put the question to the House. All those Members who are in favour of the omission of Clause 55 of the Bill as passed by the Senate may rise in their seats. Count to be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Members may take their seats. All those members against the omission of Clause 55 of the Bill as passed by the Senate may rise in their seats. Those who are against. Count to be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Please take your seats. Sixty-four members have voted in favor of omission of Clause 55 of the Bill as passed by the Senate. Four members are against it. Clause 55 of the Bill as passed by the Senate stands omitted by the votes of not less than two-thirds of the total membership of the House.

Renumbered Clause 53. Renumbered Clause 53 which was Clause 56 of the Bill as passed by the Senate, has been amended by the National Assembly. The question is that renumbered Clause 53, as amended, by the National Assembly do form part of the Bill? All those members who are in favor of the renumbered Clause 53 as amended by the National Assembly may rise in their seats. Count to be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Please take your seats. All those members against re-numbered clause 53, as amended, by the National Assembly may rise in their seats.

(Count was made)

Mr. Chairman: Please take your seats. 64 Members have voted in favor of re-numbered clause 53, as amended, by the National Assembly and four against it. Re-numbered clause 53, as amended, by the National Assembly, therefore, form part of the Bill by votes of not less than two-thirds of the total membership of the House.

Re-numbered clauses 4, 19, 21, 23, 52, 54, and 56. The National Assembly has not made any amendment in Clause 4, 19 to 21, 23 to 52, and 54 to 56 and these clauses have only been renumbered, so I will put these clauses as one question. The question is that renumbered clauses 4, 19 to 21, 23 to 52, and 54 to 56 do form part of the Bill. All those members who are in favor of it may rise in their seats. Count to be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Members may take their seats. All those members against it may rise in their seats. Count to be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: 64 members have voted in favor of re-numbered clauses 4 19 to 21, 23 to 54 and 54 to 56 and four members are against it. Re-numbered clauses 4, 19 to 21, 23 to 54 and 54 to 56, therefore, form part of the Bill by votes of not less than two-thirds of the total membership of the House.

Clauses 5 to 18. The National Assembly has not made any amendment in clauses 5 to 18, so I will put these clauses as one question. The questions is that clauses 5 to 18 do form part of the Bill? All those members who are in favor of it may rise in their seats. Count to be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Members may take their seats. All those members against it may rise in their seats. Count to be made.

Mr. Chairman: Members may take their seats. All those members against it may rise in their seats. Count to be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Please take your seat. 64 members have voted in favor of clauses 5 to 18 and four members are against it. Clauses 5 to 18, therefore, form part of the Bill by votes of not less than two-thirds of the total membership of the House. Clause 1, the Preamble and the Title, of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The National Assembly has not made any amendments in it. The question is that clause 1, the Preamble and the Title, do stand part of the Bill? All those members who are in favor of it, please rise in their seats. Count to be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Members may take their seats. All those members against it may rise in their seats. Count to be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Please take your seats. 64 members have voted in favor of Clause 1, the Preamble and the Title, of the Bill and four members are against it. Clause 1, the Preamble and the Title, therefore, form part of the Bill by the votes of not less than two-thirds of the total membership of the House. Order No. 7, Senator Azam Nazeer Tarar. [Followed by……..T13]

T13–13Nov2025 Imran/ED: Mubashir 01:40 pm

Mr. Chairman: Order No.07. Senator Azam Nazeer Tarar please move Order No.07.

Senator Azam Nazeer Tarar: I, Minister for Law and Justice, move that the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Twenty-seventh Amendment) Bill, 2025], be passed.

Mr. Chairman: As per Rules, the decision on the motion will be by division. The procedure regarding voting by division is mentioned in Third Schedule of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012. As per procedure, the division bells will be rung for two minutes to enable the Members not present in the Chamber to return to their places. Immediately after the bells stop ringing, all entrance to the lobbies will be locked. The Senate staff posted at each entrance will not allow any entry or exit through these entrances until the division is concluded.

I will then put the motion before the House and the Members who are in favour of the motion will move to the right and those against it will move to the left divide. Accordingly, as they wish to vote, Members will then proceed to the

Ayes and the Noes lobby. There they will pass in single file before the tellers. On reaching the desk of the teller, each Member will, in turn, call out the division number which has been allotted to him for this purpose.

The tellers will then mark off their number in division list simultaneously calling out the name of the Member, in order to ensure that vote has been properly recorded. The Member should not move off until he has clearly heard the teller thus call out his name. The division number allotted to each Member has been communicated separately which is marked on the seat card of each Member. When the voting process will be completed in the division lobbies, the teller will present divisions list to the Secretary, who will count the votes recorded thereon and then present the total of the Ayes and Noes to me.

I will then announce the result to the House. The division will not be at an end until the result is so announced. So, the division bells be rung for two minutes to enable the Members not present in the Chamber to return to their places.

ابھی بیٹھیں۔ ووڑا صاحب! ابھی بیٹھ جائیں۔ Please take you seats. ابھی دو منٹ کے لیے گھنٹیاں بجیں گی۔ وہ باہر بج رہی ہیں۔

(The bells were rung for two minutes)

Mr. Chairman: The senate staff may lock all the entrances to the lobbies. I now put the motion before the House. ابھی نہیں جانا۔ واپس آئیں۔ I now put the motion before the House. The question is that the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Twenty-seventh Amendment) Bill, 2025], be passed. The members along with their division numbers may please move either to the Ayes or to the Noes to my left as they wish.

(At this moment the members proceeded to the respective galleries to vote)

(Followed by…T14)

T14-13Nov2025 Abdul Ghafoor/Ed: Khalid 1.50 PM

Mr. Chairman: (Continued…) voting has been completed and i request the secretary to collect the record and count the votes. The result of the division has been received therefore all the entrance be unlocked.

(Entrance was unlocked)

Mr. Chairman: All members are requested to be seated.

(Count was made)

Chairman: I, now announce the result 64 members are in favour of the motion regarding passage of the Bill and four members are against it, so the motion is carried by the votes of not less than two-thirds of the total membership of the Senate and consequently the Bill stands passed.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں ایک مرتبہ پھر آپ کی وساطت سے وزیر قانون صاحب کا Attorney General صاحب کا اپنے تمام ساتھیوں کا treasury benches میں یا opposition میں ان سب نے اپنی ذمہ داری ادا کی، اپنے ضمیر کے مطابق۔

جناب چیئرمین: سٹاف کا بھی کریں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جی، میں ادھر آ رہا ہوں، پھر آپ کا بھی کرنا ہے۔ میں آپ کا اور ان سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کا شکریہ۔ آپ کے سٹاف کی ٹیم کا شکریہ کہ یہ process جو ہے، ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی بہتری ہوتی ہے۔ (جاری---T-15)

T15-13Nov2025 Tariq/Ed: Shakeel. 02:00 pm

سینیٹر محمد اسحاق ڈار---جاری--- میں ان سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، اس کے ساتھ ساتھ آپ کا شکریہ، آپ کے سٹاف کا اور team کا شکریہ۔ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی بہتری ہوتی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ قومی اسمبلی میں جب ہم نے Bill بھیجا، generally تو جب ایسے کام ہوتے ہیں تو ایک مرتبہ ہی procedure carefully ہو جاتا ہے اور پھر واپس نہیں آتا لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ وہاں جو کمزوریاں یا identify corrections ہوئیں وہ انہوں نے pass کیا اور آج ہم نے پھر وہ exercise قانون، آئین اور rules کے

مطابق مکمل کی۔ آپ کا خصوصاً شکریہ، کہ ہمیشہ کی طرحimportant legislationآئینی ترامیم کو آپ نے خود Presideکیا اور اپنی team کو بہت busy رکھا، اللہ تعالیٰ اس تمام process کو ملک کے لیے اور آنے والے وقت کے لیے مبارک کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج جو process مکمل ہوا ہے یہ ایک تاریخی دن ہے، جس وقت 27th Amendment complete procedure, rules, قانون اور آئین کے مطابق مکمل کی گئی ہے۔ میں آپ کا مشکور ہوں اور سب ساتھیوں کا، Treasury Benches and Opposition Benches جو بھی ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں،.thank you very much.

Mr. Chairman: Leader of the House, please reiterate again regarding the defection clause.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! میں گزارش کروں گا کہ یہ تو بہت simple ہے، ہم سب قانون اور آئین کے طالب علم ہیں اور یہ تمام چیزیں پچھلے 35 سالوں میں بہت مرتبہ ہمارے ہاتھوں سے گزری ہیں اور خاص طور پر اٹھارویں ترمیم میں 10-2009 میں جب آپ وزیر اعظم تھے تو ہم نے اس پر بہت زیادہ کام کیا ہے۔ Defection clause تو بڑی clear ہے کہ اپنے ضمیر کے مطابق ووٹ دینا پارٹی لائن کے خلاف .is defection اپنے ضمیر کے مطابق اگر آپ سمجھتے ہیں کہ مجھے ووٹ دینا چاہیے اور آپ ووٹ دیتے ہیں، knowingly کہ دو چیزیں trigger ہوں گی ایک تو جب general reaction ہوتا ہے اور mainly آپ کی جماعت obviously چیئرمین یا سپیکر کو لکھے گی جہاں اس طرح کی defection ہو گی، میں تو اسے defection نہیں کہتا، میں تو کہتا ہوں ضمیر کے مطابق ووٹ دینا۔ اس کو اسی لیے articulate and legislate کیا گیا ہے یعنی کہ choice is there کہ آپ ووٹ دے سکتے ہیں لیکن آپ کو پتا ہے کہ قیمت کیا ہو گی اور اس قیمت کا ایک process ہے، process مکمل ہوتا ہے اور اس کے بعد ہوتی ہے۔ مجھے بڑی حیرانگی ہوئی کہ آج اتنے eminent and legal tycoon ماشاء اللہ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے جب یہ کہہ دیا یا action ہو گیا تو بسit deems to be اس کے مترادف تو یہی ہے کہ کوئی بندہ کہے کہ میں خودکشی کرنے جا رہا ہوں تو اس پر خودکشی کی دفعہ لگا کر اسے آپ اندر کر کے سزا دے دیں۔ جب تک وہ کرے گا نہیں اس وقت تک تو معاملہ نہیں ہوتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ presumptions ہیں، سب کو پتا ہے کہ یہ کیا ہے، سیاست بھی کرنی ہوتی ہے، پھر اس کی ایک ویڈیو بھی بنتی ہے، پھر کسی طریقے سے وہ اڈیالہ بھی جاتی ہے، you have to give them allowance.

کہ انہوں نے ظاہر ہے اپنی جماعت میں survive بھی کرنا ہے، کوئی ایسی بات نہیں ہے، ان کا ایک جمہوری حق ہے وہ جس طرح protest کرنا چاہیں۔

میری ایک گزارش ضرور ہو گی کہ یہ جتنے کاغذات ہیں ان پر ایسے نام لکھے ہوتے ہیں جیسے محمد، سیف اللہ وغیرہ، اس طرح سے سارے نام جب آپ پھاڑ کر زمین پر پھینک کر اس پر چلتے ہیں تو میرا ضمیر یہ اجازت نہیں دیتا کہ ایسے بڑے ناموں، چاہے وہ انسان کے رکھے ہوئے ہیں لیکن وہ اسی طرح سے scribe ہیں، اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ محمد کا نام جڑا ہوا ہے تو اس کو منع کریں اور convince کریں کہ both sides یہ فیصلہ کریں کہ کاغذ کو نہیں پھاڑنا، آپ روپے شوپے لے آئیں وہ کر دیا کریں، سٹاف میں تقسیم کر دیں وہ ٹھیک ہے، پارٹی سے پیسے لے آیا کریں اور اس کو پھاڑ کر ویلیں دینے کی بجائے، آپ پیسے پھینکا کریں تو وہ بہتر ہے اور وہ سٹاف میں distribute ہونے چاہییں۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ defection clause کا جس طرح سے کہا گیا ہے وہ ان کو بھی پتا ہے کہ law and Constitution does not say that and there is a procedure and process میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے بڑا categorically کہا کہ ابھی تو میرے پاس کچھ بھی نہیں آیا، میں on my own تو کچھ بھی نہیں کہہ سکتا۔

جناب چیئرمین: Secretariat میں بھی نہیں آیا۔

Senator Muhammad Ishaq Dar: He is very much honourable Member of this House and he will continue to be Member of this House unless the procedure as per law and Constitution is completed, either voluntarily or by the party.

اس کا ایک پورا procedure and process ہے، جب بھی ختم ہو گا then he will seize to be جب notify ہو جائے گا، اس کے بعد ECP ان کی membership کو de-notify کرے گا till that point he is honourable Member and I complement him کہ انہوں نے احمد خان صاحب نے اپنے ضمیر کے مطابق ووٹ دیا ہے this is what the democracy requires, this is what the spirits requires اور ہم ان کو complement کرتے ہیں کہ انہوں نے knowingly کہ اس کی ایک قیمت انہیں دینی پڑ سکتی ہے، انہوں نے اپنے ضمیر کے مطابق اس ستائیسویں ترمیم کے حق میں ووٹ دیا۔ بہت شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: جی شکریہ۔ جی جام سیف اللہ صاحب۔

سینیٹر جام سیف اللہ خان: جناب چیئرمین! جیسا کہ اسحاق ڈار صاحب نے paper work کے بارے میں فرمایا تو میرے knowledge میں یہ آیا ہے کہ قومی اسمبلی میں انہوں نے ہر رکن کو ایک tablet دی ہے جس میں سارا order of the day and proceedings اسی میں آتی ہے اگر میرے خیال میں اسی طرح یہاں بھی کر دیں، سارے سینیٹرز کو ایک ایک tablet دیں تو آپ کی سارے paperwork سے جان چھوٹ جائے گی۔ قومی اسمبلی میں انہوں نے یہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین: یہ digitalization process جاری ہے اور ان شاء اللہ وہ ہو گا، میں ایک منٹ اپنی بات مکمل کر لوں اور دوسرا یہ ہے کہ قومی اسمبلی میں بھی انہوں نے books مار مار کر وہاں کا sound system خراب کر دیا ہے اس لیے آپ اس بات کی بھی احتیاط کریں، ان کے مارنے سے یہ sensitive equipment’s خراب ہو جاتے ہیں۔ جی سینیٹر ایمل ولی صاحب۔

<u>Senator Aimal Wali Khan</u>

سینیٹر ایمل ولی خان: شکریہ، جناب چیئرمین! ابھی جو بات ہوئی ہے میں بہت دنوں سے اس بارے میں لگا ہوا تھا اور میری سیکرٹری صاحب سے بھی اس بابت discussion ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کاغذ کی چھپائی کا جو سارا نظام ہے، I would know اسے میں فالتو تو نہیں کہہ سکتا لیکن اسے میں اتنا ضرور کہوں گا کہ اس میں ہمارے کروڑوں روپے ضائع ہوتے ہیں۔ جناب کاغذ ہمارے گھروں پر آتے ہیں، lodges میں آتے ہیں، ایک دن پہلے کاغذ ملتا ہے، وہی کاغذ یہاں ملتا ہے، جناب نیا زمانہ ہے، نئے زمانے میں میرے خیال میں 100 سینیٹرز ہیں اور 400 سے 500 ملازمین ہیں، اس ماحول میں یہ سب کچھ email پر کیوں نہیں ہو رہا۔ میں یہ درخواست کروں گا کہ ان printings پر پابندی لگائی جائے۔ یہ پیسوں کا زیاں ہے اور تمام تر کارروائی اور معاملات soft way میں کیے جائیں، اتنا بھی مشکل کام نہیں ہے۔ یہاں روزانہ ہمارے سامنے کاغذات اور pads رکھنے کی بجائے ایک computer لگا دیں جو میرے خیال میں زیادہ تر Parliaments میں لگے ہوئے ہیں اور ان computers کے ذریعے ہر سینیٹر اپنے لیے laptop لے سکتا ہے، tablets نہ دیں، سرکاری خرچہ ختم کریں، ناصر صاحب تمام سینیٹرز کو laptop gift کر دیں گے، وہ بڑے کمالی بندے ہیں۔

جناب چیئرمین: ناصر صاحب نے وہ توڑ دینا ہے۔

سینیٹر ایمل ولی خان: نہیں وہ پہلے توڑتے ہیں، آج کل وہ جوڑتے ہیں۔ جناب اس کے ساتھ ساتھ میں ایک اور بات کروں گا کہ آئین اور دستور Leader of the House and Leader of the Opposition کو اپنے اختیارات دیتا ہے لیکن جناب بڑے افسوس کے ساتھ مجھے آج یہ کہنا پڑا ہے کہ آج آپ نے ایک Parliamentary leader کو، جو ایک جماعت کے پارلیمانی لیڈر ہیں، ان کو آپ Leader of the Opposition بھی بول رہے ہیں، اسے آپ Leader of the Opposition کا قانونی اختیار بھی دے رہے ہیں، جناب میرے خیال میں اس طرح نہیں ہونا چاہیے۔ پہلے تو آئینی طور پر دیکھیں کہ جیسے Leader of the House important ہے اتنا ہی Leader of the Opposition بھی important ہے اور بجائے اس کے کہ ہم آزاد گروپ کے پارلیمانی لیڈر کیونکہ اب تو عدالت نے بھی بول دیا ہے کہ they are not PTI تو آزاد گروپ کے پارلیمانی لیڈر کو آپ Leader of the Opposition کا رتبہ دے رہے ہیں، میرے خیال میں یہ ٹھیک نہیں ہے۔ یہاں بدقسمتی سے جو ماحول بنا لیکن floor crossing نہ کل defend ہو سکتا تھا، نہ آج defend ہو سکتا ہے اور نہ کل defend ہو سکے گا۔ ہاں، ہم تب بھی سنتے تھے کہ ضمیر جاگ گیا اور جاگے ہوئے ضمیر نے ووٹ دے دیئے۔ جو آج چیخ رہے ہیں انہیں آپ کھڑا کریں اور انہیں بولیں کہ یہ اتنا عہد دے دیں کہ آپ PTI میں پیدا بھی ہوئے ہیں اور PTI میں مریں گے بھی۔۔۔

(T16 پر جاری ہے)

T16-13Nov2025 FAZAL/ED: Mubashir 02:10 pm

سینیٹر ایمل ولی خان: (جاری ہے۔۔۔۔) کہ آپ PTI میں پیدا بھی ہوئے ہیں اور آپ PTI میں مریں گے بھی۔ لوٹوں کی بات وہ کرتے ہیں جو خود لوٹوں کی توہین ہے۔ جو تمام تر پاکستان کے لوٹے جمع ہو کر ایک نظریے میں کھڑے ہو گئے اور وہ آج اس تمام پارلیمان کو یہ بات کر رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! یہ کل بھی ٹھیک نہیں تھا اور یہ آج بھی ٹھیک نہیں ہے۔ I know your inner self cannot dignify this. That's another thing, this cannot be defended, this cannot be offended کیونکہ اس state میں یہ طریقہ کار چلتا رہا ہے۔ اگر یہ طریقہ کار نہ ہوتا تو آج ہم ادھر نہ پہنچے ہوتے۔ میں صرف اتنا کہوں گا کہ اس عمل کو defend نہیں کیا جا سکتا۔ بالکل آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ قانون میں اس کے طور طریقے ہیں۔ ان طور طریقوں کو اپنانا چاہیے۔ لیکن میں as a Parliamentary party leader اور مولانا عطاء الرحمن صاحب as a Parliamentary party leader اور اسحاق ڈار انکل as the Parliamentary party leader

اگر ہماری پارٹی میں سے کوئی ہمارے نظریے کے against جائے گا، skip ہو گا، اس کو ہم defend نہیں کر سکتے۔ ہاں، اگر پرائے آ کر ہمیں ووٹ دیں یا آپ کو ووٹ دیں تو پھر obviously we didn't need or to make excuses for them. میرے خیال میں ان وضاحتوں میں نہیں جانا چاہیے اور جمہوری نظام میں اس عمل کو کبھی بھی support نہیں کیا جا سکتا۔ ٹھیک ہے ایک عمل ہو گیا۔ وہ چوہدری شجاعت صاحب کہتے تھے مٹی پاؤ۔ مٹی پاؤ، اس کو جتنا چھیڑو گے یہ گندا عمل ہے۔ یہ کوئی اچھا عمل نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں یہ کہوں گا۔ ہمارے پشتو میں غلبیل بولتے ہیں۔ وہ ایک بڑا چاننا ہوتا ہے۔ وہ ہمارے پشتو میں ایک محاورہ ہے کہ چاننا جو ہے، یعنی غلبیل وہ کوزے کو کہتا ہے کہ آپ میں دو سوراخ ہیں۔ تو آج سوراخوں سے بھرے ہوئے لوگ ادھر اشارے کر رہے ہیں کہ آپ میں دو سوراخ ہیں۔ ادھر تو دو سوراخ ہیں ادھر تو سوراخ ہی سوراخ ہیں۔ Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. Yes, Leader of the House.

Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد ایوان): شکریہ۔ جناب چیئرمین! ایک تو یہ ہے کہ میں اصولی طور پر اس کو support کرتا ہوں، معزز ایمل ولی خان صاحب کی یہ proposal کہ یہ papers کو اگر آپ consider کریں Senate Finance Committee میں لانا چاہیں کہ with the electronic communication تو آپ کی کافی saving ہو جائے گی۔ مثلاً Cabinet یہ کر چکی ہے۔ تو I think it's a digital world, it can be done اور میں پھر ادب سے کہوں گا کہ معزز سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب نے اور معزز سینیٹر احمد خان صاحب نے اپنے ضمیر کے مطابق ووٹ دیا ہے اور ہم سارے جو بیٹھے ہوئے ہیں ہمیں support کیا ہے۔ تو we must not give any negative signal. تو ہمیں ان دونوں کو appreciate کرنا چاہیے۔ وہ جو باہر بیٹھے ہیں نا، باہر والے، وہ اگر ان کو کچھ کہیں تو اور بات ہے۔ بہرحال میں بھتیجے کو منا لوں گا۔ یہ بھتیجا ہے ذرا مشکل سے اس کو سمجھ آتی ہے۔ تو ان شاءاللہ سمجھا لوں گا۔ تو میری گزارش ہے کہ میں ایک دفعہ پھر ان دونوں بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس یعنی important piece of legislation which is historic اس کو support کیا۔

جناب چیئرمین! میں گزارش کروں گا کہ آپ یہ consider کر رہے ہیں جو proposal معزز سینیٹر ایمل ولی خان نے اس کو replace کرنے کی دی ہے۔شکریہ۔

جناب چیئرمین: وہ digitization کا کر رہے ہیں۔جی، سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب۔

Senator Kamran Murtaza

سینیٹر کامران مرتضیٰ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ایک چیز کی جب بار بار وضاحت دی جائے۔ ایک چیز کو جب بار بار defend کرنے کی کوشش کی جائے تو اس بارے میں شک پیدا ہو جاتا ہے۔جس چیز کی بار بار وضاحت آ رہی ہے، جس کو بار بار defend کرنے کی کوشش ہو رہی ہے، یہ وہ عمل ہے جس کو defection کہتے ہیں۔جناب چیئرمین! مجھے بہت دکھ ہے، آپ custodian ہیں، ہمارے اس House کے بڑے ہیں اور ڈار صاحب کی بھی مجھے بہت respect ہے۔مجھے یہ دکھ ہے کہ یہ آپ کے part پر، اس defection کو support کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔اللہ کرے کہ یہ وقت آپ سب پر آئے اور یہ میں کہہ دوں کہ یہ وقت آپ سب پر آئے گا۔آپ نے جس طرح سے اس کو support کیا ہے۔ یہ clip نکال کر لوگ ہمیں confront کروایا کریں گے کہ جناب اس وقت آپ نے یہ ruling دی تھی جس طرح سے آج آپ نے شہادت اعوان صاحب کی جو ruling ہے وہ ان حوالوں سے confront کروائی تھی۔ آج کل اس کے بعد یہ آپ والی بھی confront کروائے گی۔

جناب چیئرمین! ایک دو چیزوں کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔آج جو غلطیاں نکلیں اور غلطیوں کے بعد یہ دوبارہ واپس آیا، جس دن Committee call کی تھی، ابھی تک یہاں سے اجلاس ختم نہیں ہوا تھا۔ ہم نے اس کو ابھی تک اس کے ورق بھی الٹے پلٹے نہیں کیے تھے، تو meanwhile Committee شروع ہو گئی تھی۔ اس دن کہا گیا تھا کہ جی Committee شروع ہو گئی ہے۔تو ہم نے کہا کہ ہم نے پڑھا نہیں ہے۔تو انہوں نے کہا ہم آپ کو پڑھ کے سنائیں گے۔تو اس دن ہم کو پڑھ کے سنا رہے تھے آج یہ ثابت ہو گیا کہ وہ اس دن بھی غلط تھے، اس کو غلط پڑھ رہے تھے، اور اس غلط پڑھنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کو دوبارہ House میں لانا پڑا۔ ہم نے جتنی جلدی میں اس دستوری ترمیم کو پاس کیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کی غلطیاں ساری زندگی سامنے آتی رہیں گی۔ ہم نے اچھا نہیں کیا۔ Defection کو support نہ کریں۔ Defection کی مذمت کی جانی چاہیے تھی، کی جانی

چاہیےاور آئندہ بھی کی جانی چاہیے۔ جب آپ اس کو support کریں گے کل یہ آپ کے سامنے آئے گا۔ یہ بات میں record پر رکھنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ایک سیکنڈ۔ واڈا صاحب نے تو بہت پہلے کہہ دیا تھا پھر بھی ہم House میں لے آئیں گے۔ وہ تو ولی نکلے ہیں۔ اب جہاں تک آپ کی بات ہے۔ you prove me wrong کہ کیا I followed the procedure or not. جب میرے Secretary کے پاس application نہیں آئی اور میرے پاس بھی نہیں آئی۔ آپ کی پارٹی کی طرف سے in writing کچھ نہیں آیا اور آپ کہیں کہ اس کو کہیں کہ وہ ووٹ نہیں دے سکتا۔ Defend ہم نے کہا parties کو اختیارات ہیں .they can follow the rules آپ نے defend نہیں کیا۔ .You should have followed the rules I had been custodian of both نہیں نہیں دیکھیں .It was my duty. I was not the Party Head the Houses مگر پارٹی کی authority ہے .to challenge جی، تارڑ صاحب۔

<u>Senator Azam Nazeer Tarar</u>

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں ایک دو وضاحتیں کر دوں۔ سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب نے کہا کہ یہ بہت ساری غلطیاں تھیں اور اس لیے ہوئی کہ ہم نے اس کو پڑھا نہیں تھا۔ ہم نے تو کہا آپ بیٹھے۔ جناب چیئرمین! میں پہلی بات یہ کروں گا کہ یہ غلطیاں نہیں میں نے عرض کر دیا ہے کہ چیف جسٹس آف پاکستان کے عہدے کے بارے میں دو آرا تھیں۔ Bill میں تھی اور پھر جب نیشنل اسمبلی میں گئے تو Bar bodies نے اور اراکین اسمبلی نے وہاں پر suggestions دیں حکومت اور اپوزیشن دونوں جانب سے۔ ترمیم کی گنجائش آئین میں ہے ہی اس لیے کہ جب Bill دوسرے House میں جاتا ہے وہ بھی amendment کر سکتے ہیں۔ پاس ہونے کے بعد پھر amendment آ سکتی ہے۔ تو اس تناظر میں جب مل بیٹھ کر ساروں نے کہا کہ نہیں یہ سکیم زیادہ بہتر ہے۔ یہ ہونی چاہیے تو وہ کوئی typos یا conceptual غلطیاں نہیں تھیں وہ ایک decision تھا جسے change کر کے we wanted to retain the position of Chief Justice of Pakistan for all times to come اور یہ clarity دے دیں۔ ابہام پہلے نہیں تھا۔ وہ ابہام دور کیا کہ موجودہ چیف جسٹس کیونکہ اوتھ لیا ہے انہوں نے چیف جسٹس آف پاکستان کا تو وہ continue کریں گے in the position of Chief Justice of Pakistan without

any oath. میں کھلے دل سے سمجھتا ہوں کہ Article 6 کی حد تک کہ وہ ایک overlook ہوا اور مجھے غلطی ماننے میں کبھی شرم نہیں آتی۔ میں پارٹی میں ایک اور بات بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم میں سے بہت سارے لوگ اپنے merit پر یہاں پر آتے ہیں۔ کاش پارٹیاں ticket دیتے وقت دیکھ لیا کریں کہ ان کے اصل خون والا بندہ کونسا ہے اور چیزیں کس طرح سے ہوتی ہیں۔ یہ ذرا اپنے دامن میں بھی تو جھانکیں نا۔آپ کو اور ہمیں تو یہ سارے بھاشن یہاں پر دے رہے ہیں۔ تو جناب چیئرمین! یہ بہت بڑی story ہے۔ بات بہت لمبی چلی جائے گی۔اس لیے اس کو بند رہنے دیں۔ سوشل میڈیا پر کئی چیزیں گھوم رہی ہیں اور بہت ساری گھوم رہی ہیں۔ اس پر بار بار ہمیں بھاشن نہ کریں۔ جو آئین میں لکھا ہے ہم اس کے پابند ہیں۔Leader of the House نے بالکل صحیح کہا کہ Law makers and framers نے ایک scheme دے دی ہے۔وہ scheme یہ ہے کہ آپ اگر defection کریں گے .you would be penalized آپ ایک سوچ سمجھ کر decision لیتے ہیں۔ آپ اس کی قیمت دیں گے اگر پارٹی چاہے گی تو ابھی تو وہ process ہی kick in نہیں ہوا۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین! میں پھر ایک دفعہ معزز اراکین کا، آپ کا، سینیٹ سیکرٹیریٹ کا جیسا کہ Leader of the House نے کہا مشکور ہوں کہ ہمارے اس Bill پر آپ نے وقت بھی دیا۔ کمیٹی کے چیئرمین تشریف فرما ہیں۔ نیشنل اسمبلی کے چیئرمین اور تمام اراکین کا کہ انہوں نے اس process میں ساتھ دیا۔ ان شاءاللہ اس کے ہمیں ثمرات اور اثرات نظر آئیں گے۔ یہ ایک long awaited مطالبہ اور خواہش تھی۔آج یقیناً شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کی جو کہی ہوئی بات تھی وہ پوری ہوئی ہے۔میاں نواز شریف کا جو وعدہ تھا پاکستان سے وہ پورا ہوا ہے۔ہم توقع رکھتے ہیں کہ اس سے نظام عدل میں بہتری آئے گی۔

Mr. Chairman: Should I move Order No. 8?

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس حوالے سے میں ایک Resolution لانا چاہتا ہوں۔

(T17 پر جاری ہے)

T17-13Nov2025 Naeem Bhatti/Ed: Khalid 2:20 pm

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ (وفاقی وزیر برائے قانون و انصاف): (جاری۔۔۔) میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس حوالے سے میں ایک resolution لانا چاہتا ہوں۔ Islamabad Capital Territory میں کچہری کے باہر دھماکا ہوا، اس ایوان نے بھی اس کی مذمت

کی، میں وہاں خود گیا۔ دہشت گردوں کا نہ کوئی مذہب ہے، ان کی نہ کوئی سوچ ہے۔ وہاں ہماری وکلاء برادری سے ایک نوجوان ایڈووکیٹ سپریم کورٹ زبیر اسلم گھمن صاحب جو حال ہی میں advocate Supreme Court بنے، کامل علی آغا صاحب کو معلوم ہے کہ جب آپ کو یہ title دیا جاتا ہے تو یہ کتنا بڑا اعزاز ہوتا ہے، وہ دوستوں میں مٹھائی بانٹ رہے تھے، جب وہ وہاں سے نکل کر گیٹ پر آئے تو وہ بھی اس دھماکے میں جام شہادت نوش کر گئے۔ ہمارے دوست اسلم گھمن صاحب سپریم کورٹ بار کے Addl. Secretary بھی رہے ہیں، ان کے یہ جواں سال صاحبزادے تھے۔ جب میں ہسپتال گیا تو زیادہ شہادتیں پولیس اہلکاروں کی، جو بچے Bykea چلاتے ہیں، وہ آج کما کر جاتے ہیں اور رات کو ان کے بچوں کا پیٹ بھرتا ہے، چنے بیچنے والے اور صفائی کرنے والے شہید ہوئے ہیں اور زیادہ تر حادثات میں یہی لوگ جاتے ہیں۔ حکومت بھی ان لوگوں کے لیے package دے رہی ہے لیکن کون سا دین ہے یا کون سا مذہب ہے جو کہتا ہے کہ وہ غریب آدمی جو اپنے گھر کا breadwinner ہے، آپ اس بے گناہ کی جان لیں۔ یہاں سری لنکا کی کرکٹ ٹیم آئی ہوئی ہے جو بین الاقوامی کرکٹ کھیل رہی تھی۔ ماضی میں بھی ہم نے دیکھا کہ کرکٹ ٹیم کے ساتھ بہت بڑا حادثہ ہوا تھا اور اس کے بعد international cricket Pakistan سے چلی گئی تھی۔ سری لنکا نے یہ سلسلہ دوبارہ revive کیا اور وہ یہاں آ رہے تھے۔ اس مرتبہ جب ان کی موجودگی میں یہ ہوا تو بہت زیادہ چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں کہ security concerns کی وجہ سے وہ جانا چاہتے ہیں، وزارت خارجہ نے، حکومتِ پاکستان اور پاکستان کرکٹ بورڈ نے ان سے رابطہ کیا تو سری لنکا کی حکومت نے کمال بہادری کا فیصلہ کیا اور کہا کہ ہم دہشت گردی کا خود شکار رہے ہیں، ہم دہشت گردی کو شکست دینے کے لیے پاکستان کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ اس سارے عمل میں وزیر خارجہ، ڈپٹی وزیراعظم اسحاق ڈار صاحب، وزیر داخلہ اور Chairman Pakistan Cricket Board محسن نقوی صاحب نے اور ہمارے جو دیگر law enforcement agencies نے وزیراعظم کی ہدایت پر بہت کام کیا۔

جناب والا! ہم ایک چھوٹی سی قرارداد کے ذریعے سری لنکا کی حکومت اور ان کی کرکٹ ٹیم کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

With the kind permission of the Chair, if I move the resolution.

جناب چیئرمین: وزیر قانون! کل جب Speakers' Conference ہوئی تو اس کے لیے بھی میں Ministry of Interior, Ministry of Foreign Affairs and other departments جنہوں نے security کے لیے آج بھی دس، پندرہ Deputy Speakers and Head of Delegations موجود ہیں، باقی جا چکے ہیں، انہیں appreciate کرنا

چاہتا ہوں۔ میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ Speakers and Deputy Speakers جو بھی بات کرنے کے لیے stage پر آتا تھا، وہ پہلے اس واقعے کو condemn کرتا تھا۔ پوری دنیا including Russia نے condemn کیا ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! یقیناً this is a crime against humanity, universally acknowledged. سارا ایوان آپ کو اس international event کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ بہت اچھے انتظامات تھے، بہت ساری dignitaries نے دنیا بھر سے اس conference کو attend کیا اور پاکستان کا بین الاقوامی برادری میں اور خاص طور پر بین الاقوامی پارلیمانی برادری میں جو تشخص ہے، اس میں زیادہ نکھار آیا ہے، وہ ابھرا ہے۔ میں آپ کو سارے ایوان کے behalf پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(اس موقع پر ایوان میں ڈیسک بجائے گئے)

Mr. Chairman: It was a team work.

<u>Resolution move by Senator Azam Nazeer Tarar (Minister for Law) acknowledging the decision of the Sri Lankan team to continue the tour despite of security concerns</u>

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, with your kind permission, I move the resolution:

> The Senate of Pakistan recognizing the historic and brotherly relations between Pakistan and Sri Lanka and appreciating the spirit of sportsmanship and mutual trust that continues to strength ties between the two nations;
>
> Acknowledging the recent decision of the Sri Lankan Government and Cricket team along with Cricket Board to continue their tour of Pakistan despite reported security concerns and noting the exemplary courage, professionalism and goodwill demonstrated by Sri Lankan players and officials;

Commending the Government of Pakistan, the Ministry of Foreign Affairs, the Ministry of Interior, provincial authorities and law enforcement agencies for ensuring comprehensive security arrangements, thereby reaffirming Pakistan's commitment to hosting international sports events in a safe and secure environment.

This may be adopted.

Mr. Chairman: I, now put the resolution before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The resolution is passed unanimously.

وزیر داخلہ اسی موضوع پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی۔

<u>Senator Syed Mohsin Raza Naqvi (Minister for Interior)</u>

سینیٹر سید محسن رضا نقوی (وزیر داخلہ): شکریہ، جناب چیئرمین! سب سے پہلے اس resolution کو pass کرنے پر وزیر قانون صاحب کا بہت شکریہ۔ میں صرف چند چیزیں بتانا چاہتا ہوں کہ کل جب یہ بم دھماکا ہوا اور اس کے بعد سری لنکا کی ٹیم نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ واپس جا رہی ہے۔ اس پر ہماری ان کے ساتھ interaction شروع ہوئی اور جیسے resolution میں mention ہوا ہے کہ ان کے board نے، ان کے کھلاڑیوں، سب نے بہت بہادری کے ساتھ یہ فیصلہ کیا۔ ان کے بہت زیادہ concerns تھے لیکن ہم نے کوشش کی ان کے سارے concerns دور کریں۔ Sri Lankan President نے کل خود اپنی ٹیم سے بات کی، انہیں convince کرنے کی کوشش کی، ہمارے فیلڈ مارشل نے خود ان کے Defence Minister سے بات کی، انہیں convince کیا اور security کے لیے ensure کروایا۔ Pakistan Army, Rangers and Islamabad Police مل کر ان کی security سنبھالے ہوئے ہیں۔ جس طرح وہ ہمارے State Guests ہیں، ہم انہیں اسی طرح کا protocol and security دے رہے ہیں۔ جناب والا! زمبابوے کی ٹیم بھی کل رات پہنچ گئی ہے۔ ہمارے جو باقی matches رہ گئے ہیں، وہ سارے راولپنڈی میں کریں گے۔

جناب والا! میں اس میں ایک چیز mention کرنا چاہوں گا کہ اسلام آباد میں جو بم دھماکا ہوا ہے، اس کے main culprits تک ہم پہنچ چکے ہیں، suicide bomber جس نے یہ دھماکا کیا، اس کا تعلق افغانستان سے ہے۔ وانا میں کیڈٹ کالج پر جو attack ہوا، اس

کے suicide bombers بھی افغانستان سے ہیں۔ ان دونوں incidents کے لوگوں کا تعلق افغانستان سے ہے۔ ہمارا یہ بڑا serious concern ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ ڈپٹی وزیراعظم، وزیر دفاع، ہم نے خود انہیں جا کر کئی مرتبہ یہ سب کچھ بتایا لیکن وہ لوگ باز نہیں آ رہے، وہ اسی طرح دہشت گردوں کو support کر رہے ہیں، اسی طرح انہیں کھلے عام پھرنے دے رہے ہیں۔ میں آج پھر کہوں گا کہ ہمارے لیے یہ بہت مشکل ہوتا جا رہا ہے کہ جس طرح افغانستان کے لوگ یہاں آ کر ہم پر حملے کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ ڈپٹی وزیراعظم صاحب بھی take up کر رہے ہیں اور جو ممکن ہوا اہم کریں گے۔ اس وقت ہمارا سب سے بڑا target illegally رہنے والے افغانیوں کو یہاں سے نکالنا ہے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Order No. 8. Minister for Law and Justice, please move Order No. 8.

Laying of Annual Report of the Council of Islamic Ideology for the year 2021-22

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, wish to lay before the Senate the Annual Report of the Council of Islamic Ideology for the year 2021-22, as required under Article 230 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 9. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue, please move Order No. 9. On his behalf, Minister for Law.

Laying of Annual Report for the Financial Year 2024-25 of the Board of Directors of the State Bank of Pakistan on the state of Pakistan’s Economy

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, I on behalf of Minister for Finance and Revenue wish to lay before the Senate the Annual Report for the Financial Year 2024-25 of the Board of Directors of the State Bank of Pakistan on the state of Pakistan’s Economy, as required under sub-section (2) of section 39 of the State Bank of Pakistan Act, 1956.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 10. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue, please move Order No. 10. On his behalf Minister for Law.

Laying of Annual Report of the Governor State Bank of Pakistan for the Financial Year 2024-25 on the achievements of the Bank's objectives, conduct of monetary policy, state of the economy and the financial system

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, I on behalf of Minister for Finance and Revenue wish to lay before the Senate the Annual Report of the Governor State Bank of Pakistan for the Financial Year 2024-25 on the achievements of the Bank's objectives, conduct of monetary policy, state of the economy and the financial system, as required under sub-section (1) of section 39 of the State Bank of Pakistan Act, 1956.

Mr. Chairman: Report stands laid. (Followed by T18)

T18-13Nov2025 Rafaqat/Ed: Shakeel 2:30 pm

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, on behalf of Minister for Finance and Revenue, I lay before the Senate the Annual Report of the Governor State Bank of Pakistan for the Financial Year 2024-25 on the achievements of the Bank's objectives, conduct of monetary policy, state of the economy and the financial system, as required under sub-section (1) of section 39 of the State Bank of Pakistan Act, 1956.

Mr. Chairman: Report stands laid. Dr. Tariq Fazal Chaudhary, Minister for Parliamentary Affairs may move Order No.11.

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, on behalf of Minister for Parliamentary Affairs, I hereby lay before the Senate the Annual Reports of the Council of Common Interests (CCI) for the Financial Years 2021-22, 2022-23 and 2023-24 as required under clause (4) of Article 153 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: Reports stand laid. Yes, Jam sahib.

Point raised by Senator Jam Saifullah Khan regarding in-camera briefing by the Ministries of Foreign Affairs and Defence on recent terrorism incidents

سینیٹر جام سیف اللہ خان: جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ۔ ابھی جو باتیں ہوئی ہیں، ان میں دہشت گردی کے حوالے سے اور یہ جو unfortunately ہمارے international relations میں ہمیں انڈیا اور افغانستان کے ساتھ بھی challenges کا سامنا ہے، یہ بہت اہم معاملات ہیں۔ ہمارے مذاکرات بھی ہوئے، دوحہ میں، استنبول میں اور یہ دہشت گردی کے جو واقعات ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ان ساری چیزوں پر اگر سینیٹ جو کہ upper House بھی ہے، اگر یہاں بات ہو، ہمیشہ پہلے بھی ہوتا رہا ہے چاہے Defence کی میٹنگ ہو یا Foreign Affairs کی میٹنگ ہو، یہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ اس موقع پر میں فارن آفس کو اور اپنے محترم ڈپٹی پرائم منسٹر کو بھی appreciate کرنا چاہوں گا، دفاعی اداروں کو بھی کہ بہت عرصے کے بعد ہماری فارن پالیسی میں ایک clarity آئی ہے۔ پچھلے تقریباً پندرہ بیس سالوں سے ہمارے اندر ایک بڑی confusion تھی، کوئی good طالبان تھے، کوئی bad طالبان تھے۔ ہماری ایک پارٹی ایسی ہے جن کی ہمیشہ اس سلسلے کو confuse کرنے کے لیے ایک الگ سوچ ہوتی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ سینیٹ میں بے شک in camera رکھیں، Defence کی بھی میٹنگ ہونی چاہیے اور Foreign Affairs کی بھی میٹنگ ہونی چاہیے تاکہ تمام سینیٹرز سے اور مختلف جماعتوں سے input بھی لیں اور جو بھی مذاکرات ہوئے ہیں، اگر ایوان کو تھوڑا brief کیا جائے کہ اس میں کیا کیا باتیں ہوئی ہیں تو ہو سکتا ہے کہ اس میں مختلف جماعتوں سے اچھے مشورے بھی آ سکتے ہیں۔ یہ میری گزارش تھی۔

جناب چیئرمین: ایمل ولی صاحب۔

Senator Aimal Wali Khan

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ As far as terrorism and militancy is concerned, I don’t think that it is a matter of just one speech or any clearance. ابھی یہ بھی ایک نیا رواج ہے کہ جو ہو جائے، بس افغانستان نے کر دیا ہے۔ جو چالیس ہزار دہشت گرد اس ریاستی مشینری کی اجازت سے پاکستان آئے ہوئے ہیں، ان کا کیا بنا؟ ان میں دس ہزار دہشت گرد وہ ہیں، اس وقت کی regime ہمیں بتاتی تھی کہ وہ fighters ہیں، خود کش ہیں، ان کا کیا بنا؟ ان کے سہولت کاروں کا کیا بنا؟ Terrorism, insurgency, extremism are now part of our society. I am sorry to say our society has gone towards an extreme state society. کیا جو پنجاب میں ایک منیجر کو جلایا گیا، وہ TTA

تھا یا TTP تھا؟ کیا مذہب کے نام پر جو پورے ملک میں آگ لگ جاتی ہے، یہ TTA کر رہا ہے یا TTP کر رہا ہے؟ کیا ہماری کتابوں میں 'ب' سے بندوق اور 'ت' سے تلوار کی پالیسی TTA نے دی ہے، TTP نے دی ہے یا ریاستِ پاکستان نے؟ کیا جس دن افغانستان میں طالبان کی حکومت آئی، اسی پاکستان سے ہر مکتبۂ فکر والے بیٹھے ہیں جو نعرے لگائے، نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر، غلامی کی زنجیریں ٹوٹ گئیں۔ I second the words the Senator before me said regarding insurgency, terrorism which is state sponsored terrorism or by some militant group ہمیں چاہیے کہ ہم پاکستان کی تمام اکائیوں کو بلائیں، ان کو مشورے میں شامل کریں اور ہمیں بھی اعتماد میں لیں۔

ایسے نہیں چلے گا کہ ریاستی مشینری دس سال ان کو اپنا asset مانے گی، پھر دس سال ان کو اپنا دشمن مانے گی، پھر دس سال ان کو اپنا asset مانے گی اور پھر دس سال ان کو دشمن مانے گی۔ جناب! جب ریاست asset مانتی ہے، تب بھی ہماری قوم کی تباہی ہوتی ہے، جب ریاست دشمن مانتی ہے، تب بھی ہماری قوم کی تباہی ہوتی ہے۔ This is something serious. یہ آج کا یا کل کا نہیں ہے، پچاس سالوں کی بات ہے۔ میں بار بار کہتا ہوں، اس پر ایک truth and reconciliation ضروری ہے۔ ہمیں پتا ہونا چاہیے کہ پچھلے پچاس سال میں terrorism and talibanization کے لیے کیا کام کیا ہے۔ ہم وہ لوگ ہیں جن کے ہر گھر میں اسی دہشت گردی کی وجہ سے قربانی پڑی ہے۔ ہم آج بھی اس کی مخالفت میں کھڑے ہیں۔ ہمیں اس حوالے سے ابہام ختم کرنا ہوگا۔

آج بھی بیان آتے ہیں کہ جب چیز اسلام آباد تک آ گئی، اب اس کو serious لے لو، مطلب اسلام آباد کے باہر آگ لگی ہوئی تھی، ہم نے serious نہیں لی۔ بیان تب آئے گا کہ چیز اسلام آباد آ گئی ہے تو serious لے لو۔ Sir, we know the state has been threatened by the TTP. We know that the TTP told the state that there are 150 suicide bombers who are going to attack Karachi, Lahore and Islamabad in the coming month. It is the TTP who are doing it. اب تحریک طالبان پاکستان کو آپ افغانستان سے جوڑ رہے ہیں۔ اس معاملے کو مزید الجھانے کی بجائے، اس کو صفائی کی طرف لے کر جائیں۔ ایک اجلاس بلائیں، in camera اجلاس بلائیں جس میں دفاعی ادارے بھی ہوں، ہمارے strategic ادارے بھی ہوں، عوام کے نمائندے بھی ہوں اور اس پر بات ہو جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: یہ جو میں نے پہلے بات کی تھی، اسپیکرز کانفرنس میں میڈیا کا extremely important role, تھا۔ اس سے پہلے اس کو اتنا project نہیں کیا گیا۔ CDA نے بہت بڑا کام کیا ہے، انہوں نے تمام شاہراہوں کو سجایا تھا۔ میں سینیٹ کی ٹیم کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ لیڈر آف دی ہاؤس۔

Senator Mohammad Ishaq Dar

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! ساتھیوں نے جو بات کی ہے، میں اس کو endorse کرتا ہوں۔ میں اصولی بات کرتا ہوں کہ ہونا چاہیے۔ آپ یہ سیشن غالباً کل یا Monday کو prorogue کریں گے تو اگلے سیشن میں اس کی تیاری کرکے relevant اداروں کو بلایا جائے۔ اگر ضرورت ہے تو in camera کیا جائے۔ وزارت داخلہ اور دفاعی اداروں کی طرف سے آپ کو بریفنگ دی جانی چاہیے۔ بھائی کا idea اچھا ہے۔ ?Why not دوسرا یہ ہے، میں بحث میں نہیں جانا چاہتا، یہ بھی fine distinction ہے، ابھی محترم سینیٹر ایمل ولی صاحب نکل گئے ہیں، لمبی کہانی ہو جائے گی، 2021 سے ابھی تک جو spike آیا ہے، وہ قریباً 650% بڑھا ہے۔ ایک بات تو یہ ہے۔ 2021 سے اب تک، جب سے طالبان کی interim government آئی ہے، اس وقت سے 650% پاکستان میں ان terrorist attacks میں increase ہوئی ہے۔ (T29 پر جاری ہے)

T19-13Nov2025 Taj/Ed. Mubashir 02:40 pm

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: (جاری۔۔۔) اس وقت سے قریباً ساڑھے چھ سو فیصد ان terrorist attacks میں پاکستان میں increase ہوئی ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ پاکستان میں چار سال کے بعد initiative لیا۔ 19 اپریل 2025 کو میں گیا taking the stakeholders onboard, Prime Minister صاحب کی blessings کے ساتھ میں گیا اور۔۔۔

(اس موقع پر سینیٹر شہادت اعوان نے کرسی صدارت سنبھال لیا)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: اور وہاں ہم نے trade, economy کی بات کی۔ ہم نے politics کی بات کی، مہاجرین کی بات کی۔ اس کے نتیجے میں وہاں جو فیصلے کیے، ان کو support کرنے کے لیے، آج تک ان سب پر عمل درآمد ہو چکا ہے۔ میری interim Afghan Government کی وزیراعظم صاحب سے meetings ہوئیں۔ ان کے وزیر خارجہ، ان کے ڈپٹی پرائم منسٹر سے میٹنگ ہوئی، تین main meetings ہوئیں۔ اور ان کے کئی Cabinet Members سے میٹنگ ہوئی۔ انہوں نے اس کو بعد میں appreciate کیا۔ جب

جولائی میں میری second visit ہوئی، ہماری ask یہ تھی کہ آپ TTP کو جو آپ کی طرف ہیں، کنٹرول کریں اور اپنی سرزمین کو پاکستان کے خلاف استعمال نہ ہونے دیں۔ اس کے علاوہ ہماری کوئی اور ask نہیں تھی کہ جی یہ کر دیں، وہ کر دیں، state کے لیے یہ کر دیں، کوئی ایسی ask نہیں تھی اور انہوں نے بہت appreciate کیا۔ جب میں جولائی گیا، ازبکستان کے ساتھ ہم پچھلے دو اڑھائی سال سے engaged ہیں۔ پی ڈی ایم حکومت کے وقت سے، اس وقت میں وزیر خزانہ تھا کہ ازبکستان اور پاکستان، دونوں طرف ریلوے ہے، اگر in between افغانستان میں ریلوے کا track ہو جائے ازبکستان اور پاکستان کے درمیان براستہ خرلاچی تو یہ بہت بڑی connectivity ہو جائے گی۔ Pakistan will be connected with all the Central Asian States by a Rail as well as to the European countries. اسی سال جولائی میں trade وغیرہ کا agreement sign کیا۔ کافی کوششوں کے بعد اسی سال جولائی میں مجھے کہا گیا، یہ لمبی بات تین مہینے کی پرانی بات ہے۔ انہوں نے اس کو appreciate کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں آپ آئے، آپ نے پہلی مرتبہ جو وعدے کیے، وہ پورے کیے۔ دوبارہ ان remind کیا کہ آپ اپنی سرزمین ہمارے خلاف استعمال نہ ہونے دیں، اور ہمیں کچھ نہیں چاہیے۔

تیسری مرتبہ چین پاکستان اور افغانستان کا ایک Trilateral Forum ہے تو چین کے وزیر خارجہ Wang Yi صاحب نے مجھے request کی کہ ہم trilateral meeting افغانستان کی request پر کابل میں کریں اور وہ میٹنگ بھی ہم نے کابل میں کی۔ ہماری طرف سے، پاکستان کی طرف سے total goodwill ہے لیکن دوسری طرف ہر ہفتے آپ دیکھتے ہیں کہ آپ کو اپنے جوانوں کے، اپنے آفیسرز کے، اپنے civilians کے جنازے اٹھانے پڑتے ہیں۔ شہادتیں ہوتی ہیں اور یہ سلسلہ بڑھتا جا رہا ہے۔ میں ماضی میں نہیں جانا چاہتا کہ 2014 میں جب ہم نے اس دہشت گردی کے خلاف جہاد شروع کیا، میاں نواز شریف صاحب وزیراعظم صاحب تھے، میں وزیر خزانہ تھا۔ یہ کوئی چھوٹی قیمت والا ایک پروگرام نہیں تھا۔ اس پر تقریباً سو ارب روپے سالانہ لگتا تھا اور کم از کم ایک دو سال کے لیے۔ قومی سلامتی کمیٹی میں مجھے بلا کر پوچھا گیا کہ آپ پیسے دیں گے۔ ہم نے finance کیا، ضرب عضب کو finance کیا، ردالفساد کو finance کیا، کراچی کے security operations finance کیے۔ اس کے نتیجے میں کراچی کی روشنیاں واپس آ گئیں۔ آٹھ بجے سب مارکیٹیں بند ہو کر لوگ چلے جاتے تھے، کوئی movement نہیں ہوتی تھی اور دن 12 بجے دوبارہ شروع ہو گئی۔ ضرب عضب اور ردالفساد کے بعد اگر آپ statistics data منگوائیں کہ 2012-13 کا data کیا تھا اور 2016-17 یا 2017-18 کا data کیا تھا تو آپ کو نظر آئے گا کہ اس میں تقریباً 90 فیصد سے

زیادہ decline آ گئی۔ بہت تھوڑی percentage terrorist attacks کی رہ گئی۔ میں نے ابھی آپ کو بتایا کہ 2020-21 سے اب تک spike آئی ہے، ساڑھے چھ سو فیصد increase ہوئی ہے۔ یہ بڑا worrisome ہے۔ تو اس میں غلطی ہماری اپنی ہے، میں ب blame game میں نہیں پڑنا چاہتا۔ ہم نے جا کر وہاں چائے کا ایک کپ پیا، ہم نے اپنے porous borders کھول دیے۔

ابھی اپنا بھائی، بھتیجا ایمل ولی خان صاحب نے جو بات کی ہے، حقیقت ہے کہ وہ 40-35 ہزار لوگ واپس آ گئے۔ وہاں بارڈر پر کوئی immigration تو نہیں ہوتی، یہ estimate ہے، intelligence reports ہیں۔ اور معاملہ وہاں ختم نہیں ہوا۔ اس وقت کی regime اتنی carried away تھی کہ انہوں نے سو سے زیادہ hardened criminals جو جیلوں میں تھے، جنہوں نے سوات میں جھنڈا اجلایا تھا، کئی قسم کے واقعات میں evidence موجود تھا، ان کو free کر دیا۔ اس کے نتیجے میں یہ سارا spike آیا، وہ ۳۵ -35 40 ہزار کی واپس آمد، وہ 100 hardened criminals کے لیڈر بن گئے اور یہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔

افغانستان نے کہا کہ TTA نہیں کر رہا، TTA کرے، TTP کرے، siblings ہیں۔ وہ virtually ماضی میں بھی اکٹھے کام کرتے رہے ہیں۔ ظاہر ہے ابھی تو مجھے وہاں کی قیادت یہ کہتی ہے کہ آپ آ کر دیکھیں کہ ہم نے TTP کے کتنے لوگوں کو اندر کیا ہوا ہے۔ ہم نے کتنے ان کے supporters کو اندر کیا ہوا ہے لیکن ہم کیا کریں۔ تو بات یہ ہے کہ یہ ایک بڑا complicated مسئلہ ہے۔ میں جیسے عرض کر رہا تھا کہ بھائی کا اچھا idea ہے۔ دونوں اطراف سے، اُدھر سے ایمل نے idea دیا، اِدھر سے بھائی صاحب نے دیا۔ آپ کوئی plan کریں کہ پورے ہاؤس کی بریفنگ کے لیے اس topic پر داخلہ اور دفاع مل کر اس معزز ایوان کو بریفنگ دیں اور ان کو اعتماد میں لیں کہ کیا پوزیشن ہے۔ بھائی! میں نے وعدہ کیا تھا تو میں نے جواب دے دیا۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وزیر خارجہ صاحب، بہت شکریہ۔ گھمرو صاحب! ان 2 Items کو defer کرلیں، اس کے بعد آپ کو floor دے دیتے ہیں۔ Order No. 12 کو defer کرنے کے لیے request آئی ہے۔ ہم Order No. 12 کو defer کرتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: گھمرو صاحب! وزیر صاحب نے کہاہے کہ اس کا response میں خود دوں گا۔ اس لیےانہوں نے اس defer کرنے کے لیےrequest کی ہے۔ اب چونکہ کابینہ کی میٹنگ شروع ہو گئی ہے، اس وجہ سے ان کی requestآئی ہے۔ جب آپ کہتے ہیں توnext timeجب بھی یہ ہوگاتواس کوpreference دیں گے۔ گھمروصاحب! اس کو کل لگادیتے ہیں۔

اسی طرح Order No. 13 بھی Calling Attention Notice ہے۔ اس میں بھی وزیر صاحب کی request ہے کیونکہ کابینہ کی میٹنگ چل رہی ہے۔ اس لیے اس کو بھی defer کرتے ہیں اوراس کو بھی کل کے لیے لگادیں گے۔ جی مولانا صاحب! بسم اللہ کریں۔

Point of Public Importance raised by Senator Atta-Ur-Rehman expressing concerns over the passage of 27th Constitutional Amendment

سینیٹر عطاء الرحمٰن: نحمد ونصلی علارسولہ الکریم۔ امابعد۔ خداخدا کرکے ہمیں بھی وقت مل گیا۔ بڑی مہربانی آپ کی، بہت شکریہ۔ آج کا اجلاس یقیناًاہمیت کا حامل اجلاس ہے۔ کہاگیاکہ 27 ویں ترمیم میں کچھ غلطیاں رہ گئی تھیں اوران کو ٹھیک کرکے سینیٹ میں یہpractice کی گئی ہے۔ میرے خیال میں یہ جو 27 ویں ترمیم ہے، یہ پوری کی پوری ترمیم ہی غلط ہے۔ اس میں بہتری والی کوئی چیز نہیں ہے۔ جب 26ویں ترمیم لائی گئی، اس وقت سیاسی جماعتوں سے اُس پر بات ہوئی۔ ہمارے تحریکِ انصاف کے ساتھیوں کے ساتھ جمیعت علماء اسلام کی قیادت کے ساتھ باتیں ہوئیں، گفتگو ہوئی،meetings ہوئیں، حکومت کے لوگ بھی آئے، ان کے ساتھ بھی میٹنگ ہوئی۔ پیپلز پارٹی والے بھی آئے، مسلم لیگ (ن) والے بھی آئے۔ تمام تر سیاسی پارٹیوں کے گفتگو کے بعد ہمارے قائدِ جمیعت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے یہاں تک کہا کہ اس میں جوزہر تھا، وہ ہم نے نکال دیا ہے۔ لیکن ایک مرتبہ پھر 27 ویں ترمیم لا کر اسی زہر کو پھر آئین میں inject کیاگیاہے۔ میرے خیال میں یہ ملک، قوم اوراس آئین کے ساتھ زیادتی ہے۔ یہ وہ آئین ہے جس کو متفقہ آئین کہاگیاہے لیکن آج آپ قوم کواس پر کیوں مجبور کر رہے ہیں کہ یہ آئین پھر سے ایک مرتبہ متنازع ہو جائے اور یہ متفقہ آئین نہ رہے۔ آج آئین میں جتنی تبدیلیاں کی جارہی ہیں، اس کی اصل روح اس سے نکالی جا رہی ہے۔ میرے خیال میں یہ قوم، ملک اوراس آئین کے ساتھ زیادتی ہے۔ کیوں ان لوگوں کوآپ اس دیوارکے ساتھ لگانا چاہتے ہیں۔

(T20پر جاری ہے)

سینیٹر مولانا عطاالرحمان: (جاری ہے۔۔۔۔) کیوں ان لوگوں کو آپ اس دیوار کے ساتھ لگانا چاہتے ہیں؟ ہمیں علم ہے کہ ہمارے [2][***] حضرات نے یہ کہاکہ اب Martial law نہیں ہوگا، یہ ہوگا۔ جب اس طرح کی ترامیم آئیں گی تو پھر اس کے بعد Martial law لگانے کی ضرورت کیا ہے؟ اور عجیب بات یہ ہے کہ یہ تکلف کیا گیا ہے کہ یہ جو ترامیم میں تاحیات ان کو دیا جارہا ہے۔ تو تاحیات کے سہولت کے الفاظ لگانے کی کیا ضرورت تھی، اس کو قیامت کے بعد بھی لگا دیتے کہ قیامت کے بعد بھی ان کو یہ سہولت حاصل ہوگی۔ قیامت کے بعد روز محشر بھی ان کو یہ سہولت حاصل ہوگی۔ وہاں بھی ان کے ساتھ یہی رویہ رکھا جائے گا۔ تو آپ کے قلم میں کوئی پابندی تو نہیں تھی؟ کیوں آئین کو اس طرح متنازع بنا رہے ہیں؟ کیوں لوگوں کو مجبور کر رہے ہیں کہ وہ اپنے ملک کے آئین کے خلاف بات کریں؟ ہم آئین کے ساتھ ہیں، لیکن اس آئین کے ساتھ ہیں جو متفقہ آئین تھا۔ ہم اس آئین کے ساتھ ہیں جو [***] کا بنایا ہوا آئین نہیں ہے، جو سیاسی جماعتوں کا بنایا ہوا آئین ہے۔ آج جو ترامیم ہو رہی ہیں یہ [***] کی طرف سے ہو رہی ہیں، ان کو سہولتیں دینے کے لیے۔ اب Martial law کی ضرورت نہیں ہوگی، اب ان لوگوں کو سروں پر بٹھا دیا گیا ہے۔ تو میری گزارش یہ ہوگی کہ آپ ان لوگوں کو سمجھائیں کہ آئین کے ساتھ یہ کھلواڑ نہ کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مولانا صاحب میرے خیال میں آپ کے یہ الفاظ کہ [***] کی طرف سے ہو رہی ہیں، یہ غیر مناسب ہیں۔ Parliament کی طرف سے two third majority کے ساتھ آپ کی موجودگی میں amendments ہوئیں ہیں، اس کے لئے کسی اور کو attribute کرنا مناسب نہیں ہے۔ میرے خیال میں ایسے الفاظ House میں سے نہیں آنے چاہیے۔ آپ جیسے senior political person کی طرف سے، میرے خیال میں ان الفاظ کو expunged کیا جاتا ہے۔

سینیٹر مولانا عطاالرحمان: اگر آپ کہتے ہیں ہم خاموش ہو جاتے ہیں چیئرمین صاحب ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ یہ کہیں کہ اس آئین کے روح سے اب ہمیں [***] کا ساتھ دینا ہوگا، ہمیں [***] کی بات ماننی ہوگی، یہ اگر آپ کہیں، یہ آنکھیں بند کرنے والی باتیں ہیں، کہ ہم آنکھیں بند کر دیں اور یہ کہیں کہ نہیں، یہ تو Parliament کا پاس کیا ہوا ہے۔ ہمیں پتا ہے کہ کس طرح پاس کرایا گیا ہے۔ ہمیں پتا ہے کہ یہاں سے کن کن لوگوں کو منع کیا گیا ہے کہ آپ نے اجلاس میں نہیں آنا۔ ہمیں پتا ہے کہ کس طرح تم نے Parliament کے ممبران کو ایک طرف کرکے یہاں پر اس آئین کو پاس کرانی کی کوشش کی جارہی ہے۔ عجیب بات ہے اور پھر ہمیں کہتے ہیں کہ آپ لوگ

[2] *"Words expunged as ordered by Mr. Presiding Officer."*

[3][***] کے خلاف کیوں بولتے ہیں؟ ہم نہیں بولیں گے [***] کے خلاف، لیکن خدا کا واسطہ [***] سے کہیں کہ ہمارے آئین کے ساتھ کھلواڑ نہ کریں، ہمارے ملک کے ساتھ کھلواڑ نہ کریں۔ ہم نے appreciate کیا تھا جب وہ انڈیا سے لڑے، لیکن اگر وہ افغانستان سے لڑیں گے تو یہ ان کا agenda نہیں ہے، یہ International agenda ہے۔ وہ کسی بھی طرح مسلمانوں کو آپس میں لڑانا چاہتے ہیں۔ وہ کسی بھی طرح آپ کا رخ انڈیا سے پھیر کر افغانستان کی طرف کرنا چاہتے ہیں۔ یہ International Forces کی خواہش ہے کہ یہاں کے لوگوں کو افغانستان کے مسلمانوں کے خلاف۔ کیا ہم نے افغانستان کے مسلمانوں کو اس ملک میں آبادکاری کے لیے اجازت دی تھی یا کسی [***] نے دی تھی؟ اس وقت بھی International Forces کے اشاروں پر یہاں پر افغانستان کے لوگوں کو جگہ دی گئی۔ اگر اس وقت بھی قانون کو follow کیا جاتا، International rules کو follow کیا جاتا تو نتیجہ یہ ہوتا کہ ہمارے جو مہاجر بھائی افغانستان سے پاکستان آئے، ان کو camps تک محدود رکھا جاتا۔ اس وقت تو آپ نے camps تک محدود نہیں رکھا۔ اس [***] کو award دیا کہ آپ نے بہت اچھا کام کیا اور وہ ہمارے بازاروں اور گلیوں میں آ کر رہنے لگے اور یہاں پر جب مسلمانوں کے ساتھ ان کے رشتے ہو گئے، ان کے بچے ہو گئے، یہاں ان کی نسلیں آباد ہو گئیں۔ چالیس سال وہ یہاں رہے۔ آپ اس کو لات مار کر باہر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، یہ کہاں کا انصاف؟ یہ کہاں کی بات ہے؟ ہم نہیں چاہتے کہ افغانستان پاکستان میں دراندازی کرے۔ ہم نہیں چاہتے کہ افغانستان کے ساتھ یہاں پر اتنی اجازت دی جائے۔ لیکن کیا اپنے مسلمان بھائیوں سے، اگر ہم انڈیا کے ساتھ لڑتے ہیں، ہم اس جذبے سے لڑتے ہیں کہ ہم ہندو کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ لیکن اگر آپ افغانستان کے ساتھ ہمیں لڑانا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں سو مرتبہ سوچنا ہوگا۔

جناب اعلیٰ! اس آئین کے ساتھ چلنے کے لیے ہم نے تمام مکاتب فکر کے علماء کو یکجا کیا۔ اس آئین کے تحفظ کے لیے، ہم نے پاکستان کے تحفظ کے لیے اس دھرتی پر موجود تمام علماء اکرام کو جمع کیا اور اس آئین کا ہم نے ساتھ دیا۔ کیا اس آئین کا ساتھ دینے کی سزا ہمیں دی جا رہی ہے کہ آج ہمارے ممبران محفوظ نہیں ہیں؟ آج ہمارے ممبران کو اُٹھایا جاتا ہے، آج ہمارے ممبران کو منع کیا جاتا ہے۔ میں دوسروں کی بات نہیں کر رہا جس طرح آپ کہہ رہے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے اوپر [***] کا pressure ہے۔ اس Parliament کو ہم نے کھلواڑ بنا دیا ہے اس آئین کو ہم نے کھلواڑ بنا دیا ہے۔ ان حالات میں بھی اگر آپ سمجھتے ہیں کہ نہیں یہ Parliament کی تبدیلی ہے تو I am

[3] *"Words expunged as ordered by the Mr. Presiding Officer."*

sorry میں یہ کہوں گا کہ یہ Parliament کی تبدیلی نہیں ہے یہ ہمارے [***] کی تبدیلی ہے اور میں ایک مرتبہ پھر گزارش کروں گا کہ Parliament کے اندر اس آئین کے ساتھ اس طرح کا کھلواڑ نہ کیا جائے کہ کل کچھ لوگ اٹھیں اور اس آئین کو ماننے سے انکار کر دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ مولانا صاحب آپ نے اپنے خیالات اور اپنی پارٹی کے خیالات کا اظہار کیا۔ رانا ثناء اللہ صاحب۔

Senator Rana Sanaullah Khan

سینیٹر رانا ثناء اللہ خان: شکریہ جناب چیئرمین، حضرت مولانا نے جو بات کی ہے ہمیں ان کا بے پناہ احترام ہے وہ اپنی پارٹی کے پارلیمانی لیڈر بھی ہیں اور وہ ایک سیاسی نظریے کو ایک سوچ کو represent کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ فرمایا کہ چھبیسویں ترمیم میں سے جس زہر کو ہم نے نکال دیا تھا اس زہر کو دوبارہ inject کر دیا گیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہوا کہ چھبیسویں ترمیم جو ان کے تعاون سے اور ان کے ووٹ سے ہوئی تھی وہ تو ٹھیک تھی، وہ [4][***] کی طرف سے بھی نہیں تھی، وہ کسی اور طرف سے بھی نہیں تھی اور وہ واقعی Parliament کی طرف سے تھی کیونکہ اس میں حضرت مولانا نے خود بھی اور ان کی پارٹی نے بھی vote cast کیا۔ اب جو یہ بات کر رہے ہیں کہ اس میں وہ زہر جو نکالا گیا تھا اس کو inject کر دیا گیا ہے، اس زہر کے inject کرنے کی آج تک media میں، کوئی press talk کی ہے، National Assembly میں اور اس سے پہلے Senate میں دو دن ہمارے تمام Opposition کے معزز اراکین نے تقاریر کی ہیں کوئی ایک بات کی نشان دہی تو کریں، کون اس زہر کی نشاندہی کرے کہ جی یہ زہر ہے اور اس کو inject کر دیا گیا ہے۔

جہاں تک Article 243 میں amendments کا معاملہ ہے، اس میں جو amendments ہیں وہ Army کے internal جو Command structure ہے اس میں جو جو amendments کی گئی ہیں وہ purely professional ہیں اور جو experience بنیان مرصوص اور معرکہ حق کی کامیابی وہ کامیابی جو 78 سال میں پاکستان کو پہلی مرتبہ نصیب ہوئی ہے۔ اس سے پہلے دو بڑی جنگیں ہوئیں 65 اور 71 میں، ایک مرتبہ جو ہم نے کامیابی claim کی بعد میں وہ بھی جو ہے وہ کوئی اس طرح کی کامیابی جو ہے وہ ثابت نہیں ہوئی اور دوسری مرتبہ تو پاکستان کو ہی دو لخت کر دیا گیا۔ یہ پہلی مرتبہ ہے کہ پوری قوم سرخرو ہوئی اور نہ صرف پاکستان نے بلکہ پوری دنیا نے تسلیم کیا کہ پاکستان نے اپنی عسکری قوت کو ثابت کیا اور اپنے سے پانچ گنا بڑے دشمن اور دس گنا بڑی economy کو منہ توڑ جواب دیا۔

(T21---پر جاری ہے)

[4] *"Word expunged as ordered by the Mr. Presiding Officer."*

سینیٹر رانا ثناء اللہ خان: (جاری۔۔۔) دشمن کو اور دس گنا بڑی economy کو منہ توڑ جواب دیا۔ اگر اس pride, اس سرفرازی اور اس عزت پر جو کہ پوری قوم اور پورے ملک کو نصیب ہوئی، اس پر گورنمنٹ نے ایک طے شدہ طریقہ کار اختیار کرکے اور approval کے بعد اگر فیلڈ مارشل کا اعزاز اُس جنرل کو دیا ہے جس نے اس معرکہ حق کی فتح میں پاکستان کی forces کو lead کیا تو اس میں کون سے اعتراض والی بات ہے؟ اس میں کون سی ایسی بات ہے کہ جس پر یہ کہا جائے کہ جنرل کروا رہے ہیں؟

ہم نے یہ جو اعزاز دیا ہے، اس اعزاز سے یا اس کامیابی سے پچیس کروڑ کے ملک میں سے کوئی ایک بھی آدمی ہے کہ جس کو انکار ہے؟ پوری دنیا میں کسی کو انکار ہے کہ یہ کامیابی پاکستان کے حصہ میں نہیں آئی۔ تو پھر یہ ایسی بے لاگ، بنیادی کامیابی اور سرفرازی کے اعتراف کے طور پر ایک فرد کو، ایک جنرل کو، آرمی کو lead کرنے والے شخص کو اگر آپ نے اور پوری قوم نے متفقہ طور پر اعزاز دیا ہے تو اُس کا ذکر اگر Constitution میں پہلے نہیں تھا تو آپ مجھے بتائیں کہ اس کو incorporate کرنے میں یہ کون سا کھلواڑ ہے جو اس آئین کے ساتھ کر دیا گیا ہے جس پر یہ بات کی جا رہی ہے اور نشان دہی کسی بات کی نہیں کی جا رہی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ اس کے علاوہ Article 243 میں تو کوئی اور change نہیں ہے ماسوا اس کے کہ اُن کے Internal Command Structure پر اور فیلڈ مارشل کے اعزاز کو آرٹیکل کا حصہ بنایا گیا ہے۔

اس کے علاوہ جو Constitutional Court والا معاملہ ہے، اُس میں اس ملک میں پچھلے تقریباً پینتیس یا چالیس سال سے یہ صورت حال رہی ہے کہ judiciary میں تمام inductions and elevations executive کرتی تھے۔ گورنر صاحب یا چیف منسٹر صاحب recommend کرتے تھے اور ان کی recommendation پر Prime Minister advise کرتے تھے اور اس advise پر President صاحب ہائی کورٹ کے اور even سپریم کورٹ کے judges کی elevation یا ہائی کورٹ کے judges کی induction کرتے تھے اور اس کے بعد اِسی طرح سے اُن کی confirmation ہوتی تھی۔

اس کے بعد جب judicial independence کی movement چلی اور اس تحریک کے نتیجے میں جو Bar اور Bench کی طاقت کو اس ملک میں ایک مسلمہ قوت کے طور پر تسلیم کیا گیا۔ تو پھر یہ چیز altogether judiciary کی طرف ہو گئی اور پھر ایک Judicial Commission بنا جس میں absolute majority judges کے پاس تھی۔ اس میں جو ہے وہ executive

یعنی اگر کسی صوبے میں elevation ہے تو اُس صوبے کا وزیر قانون اور Bar کے ایک نمائندے کو رکھا گیا لیکن judges کی absolute majority تھی۔ پھر اگلے دس سال جو عدلیہ میں inductions or elevations ہوئیں، وہ اس طرح سے ہوئیں کہ وہ judges جو وہاں کے Judicial Commission کا حصہ ہوتے تھے، تو یہ جج آپ کے chamber سے، یہ اُن کے chamber سے، یہ میرے chamber سے اور اس طرح وہ elevations ہوتی رہیں اور بعد میں وہ confirmations بھی ہوتی رہیں۔

جو ایک پارلیمانی کمیٹی بنائی گئی جس میں سینیٹ اور قومی اسمبلی کے ممبران شامل تھے جس کے پاس یہ اختیار تھا کہ وہ Judicial Commission کی recommendations کو oversee کرتی تھی۔ حقیقتاً اُس کے پاس کوئی اختیار نہیں تھا ماسوائے اس کے کہ چودہ دن تک وہ recommendations اُس کے پاس موجود رہتیں۔ اگر چودہ دنوں میں کوئی اجلاس کرکے وہ pass کر دیتے تو ٹھیک ہے اور اگر pass نہیں کرتے تو پندرہویں دن automatically یہ سمجھا جاتا کہ وہ recommendations approve ہو گئی ہیں۔ تو پھر ایسے معاملہ چلتا رہا۔

اب اس وقت یہ ہوا ہے کہ Judicial Commission کو institutionalize کیا گیا ہے۔ جو بات ہمیشہ سے کی جاتی رہی ہے کہ اداروں کو institutionalize کیا جائے تاکہ وہاں پر شخصیات کا control نہ رہے۔ اس وقت جو Judicial Commission ہے، اُس میں پانچ ممبر senior most judges ہیں۔ اُس میں parliament کے چار لوگ ہیں، دو قومی اسمبلی سے، دو سینٹ سے۔ اُن چار ممبران میں سے دو حکومت کی طرف سے اور دو اپوزیشن کی طرف سے ہیں۔ وہاں پر Bar کی نمائندگی موجود ہے۔ وہاں پر civil society کی نمائندگی ہے۔ وہاں پر حکومت کی نمائندگی موجود ہے اور یہ 13 ممبران پر مشتمل ایک institutionalized forum ہے جو judiciary سے متعلق تمام اختیارات رکھتا ہے۔

یہ کہنا کہ judiciary کی independence کو ختم کر دیا گیا ہے اور وہاں پر گورنمنٹ کا control ہو گیا ہے یا بعض جگہ پر اسی طرح کہا جاتا کہ جرنیلوں کا کنٹرول ہو گیا ہے۔ بھائی، یہ جو 13 لوگ بیٹھے ہیں، اُن میں آپ یہ دیکھیں کہ پارلیمان موجود ہے، Bar موجود ہے، اپوزیشن موجود ہے، گورنمنٹ موجود ہے، institution موجود ہے اور سب سے زیادہ تعداد judiciary کے senior most لوگ وہاں پر موجود ہیں۔

ایک سب سے بڑا اعتراض جو بار بار کیا گیا ہے کہ دیکھیں جی، ہائی کورٹ کے judges کو transfer کرنے کا جو اختیار دیا گیا ہے، اُس سے تو judges بالکل ماتحت ہو گئے ہیں۔ اب کوئی بھی ایسا جج جو کام نہیں کرے گا یا جو کہنا نہیں مانے گا تو اُس کو پکڑ کر بلوچستان بھیج دیا جائے گا یا کسی اور جگہ بھیج دیا جائے گا۔ جناب چیئرمین! جو ہائی کورٹ کے judges کی transfer کا معاملہ ہے، اُسے analyze کیے بغیر اور اُس کی details میں جائے بغیر یکطرفہ طور پر یہ بات کہی جا رہی ہے کہ آئین کے ساتھ بڑا کھلواڑ ہو گیا ہے اور judiciary کو مکمل طور پر ماتحت کر دیا گیا ہے۔

اگر ہائی کورٹ کے ایک جج صاحب کا transfer ہونا ہوگا تو وہ Judicial Commission کرے گا۔ وہ Judicial Commission جس کے تیرہ ممبران میں سے پانچ senior most judges ہیں لیکن جب ایسی transfer کا معاملہ آئے گا تو اس صورت میں judiciary کے دو judges مزید شامل ہوں گے یعنی جس ہائی کورٹ کے جج کی transfer ہونی ہے، اُس کا Chief Justice اور جس ہائی کورٹ میں انہوں نے جانا ہے، وہاں کا Chief Justice یعنی ان تیرہ ممبران میں سے سات لوگ judiciary سے ہوں گے۔ وہاں پر کون کون ہو گا؟ وہاں پر سپریم کورٹ کے Chief Justice ہوں گے ، وہاں پر Chief Justice of Constitutional Court ہوں گے، وہاں پر اُن کے دو Chief Justice of High Courts ہوں گے اور اُن کے علاوہ سپریم کورٹ کے تین senior most judges ہوں گے۔

جناب چیئرمین! اب آپ یہ دیکھیں کہ چار Chief Justice صاحبان، تین senior جج صاحبان، Judicial Commission کی اکثریت اگر ایک جج صاحب کو یہ کہتی ہے کہ فلاں ہائی کورٹ میں judges کی تعداد کم ہے یا وہاں پر اس caliber کے لوگ available نہیں ہیں اور یہ ضروری ہے کہ وہاں جا کر وہ جج صاحب ایک یا دو سال یا چھ ماہ کے لیے اپنی خدمات انجام دیں۔ اگر اس کے باوجود بھی وہ جج صاحب نہیں جاتے تو کیا یہ misconduct نہیں ہے؟ کیا اُن کے خلاف proceed نہیں ہونا چاہیے لیکن وہاں یہ amendment کی گئی کہ اگر ایسی صورت پیدا ہو گی تو پھر اُن جج صاحب کو retired تصور کیا جائے گا۔ اب اس کو further amendment کیا گیا ہے کہ اُن جج صاحب کا معاملہ Supreme Judicial Council کو بھیجا جائے گا جہاں پر سات کے سات ممبران judiciary سے تعلق رکھتے ہیں اور اُن میں کوئی executive کا آدمی نہیں ہے کہ وہ اس بات کو دیکھ لے کہ آیا اس transfer میں کوئی justification ہے۔ (جاری-----T22)

سینیٹر رانا ثناء اللہ خان: (جاری۔۔۔) ان میں کوئی executive کا آدمی نہیں ہے کہ وہ اس بات کو دیکھ لے کہ آیا اس transfer میں justification ہے یا کوئی اس میں unjustification ہے۔ اس معاملے کو دیکھ وہ لیں گے۔ اب اس کے اوپر اتنی دہائی دی جا رہی ہے بغیر اس کو analyze کیے کہ transfer کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ اب Judiciary بالکل وہ کوئی کام نہیں کر سکے گی اور حکومت نے Judiciary کو ماتحت کر لیا ہے یعنی بغیر کوئی حوالہ دیے، بغیر کسی چیز کو analyze کیے۔

جناب والا! آخر میں میں یہ بات کرنا چاہوں گا کہ جو amendments ہوئی ہیں Parliament نے کی ہیں دونوں معزز کے Houses نے کی ہیں۔ جس transparent طریقے سے ہوئی ہیں اور اس طریقہ کار کے اوپر کوئی اعتراض نہ National Assembly نہ ہی Senate میں ہوا ہے۔ یہ دوسری مرتبہ ہوئی ہیں کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکا۔ اب اور کسی ایک بات کو بھی کسی ایک point کو کہ یہ amendment ہے۔ اس amendment کے نتیجے میں یہ صورت حال ہو گی اور اس صورت حال میں یہ judiciary جو ہے وہ اس کی independent چلی گئی ہے یا جمہوری عمل میں کوئی خلل پڑا ہے۔ صرف ایک بات استثنیٰ کے اوپر اب سارا زور کیونکہ اور کوئی چیز مل نہیں رہی تو استثنیٰ کے اوپر وہ سارا زور لگا ہوا ہے۔

آج جب مولانا صاحب فرما رہے تھے کہ قیامت تک استثنیٰ دیا جانا چاہیے۔ قیامت تک کا استثنیٰ وہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ روز دعا فرماتے ہیں۔ آپ روز قیامت تک کا استثنیٰ لوگوں کو دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دعا کو قبول کرے۔ استثنیٰ بھی صرف اس صورت میں ہے کہ اگر President of Pakistan جو Parliament کو represent کرتا ہے جو state کو represent کرتا ہے اگر وہ اپنی اس ذمہ داری کے بعد retirement کی زندگی گزارنا چاہے تو کیا یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے ان heroes کو یا ان لوگوں کو کہ جو ان اعلیٰ منصب پر فائز رہے ہوں، لازمی ہے کہ ان کو ہم نے عدالتوں میں اور جیلوں گھسیٹنا ہے، وہاں پر ان کو لے کے جانا ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ اس کے باوجود اس بات کو ensure کیا گیا کہ اگر کوئی President جو ہے، وہ اس کے بعد کوئی public office استعمال کرے گا یا حاصل کرے گا، تو وہ اس استثنیٰ اسے حاصل نہیں رہے گی۔

میں یہ گزارش کروں گا کہ خاخواParliament میں بیٹھ کر Parliament کا حصہ ہو کر اگر کوئی بات اپنی پسند سے ہے، شامل ہے تو وہ ٹھیک ہے، اگر پسند سے نہیں ہے تو پھر پوری Parliament کو negate کر کے، پھر کسی اور طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ کہنا

کہ یہ Parliament نہیں کر رہی کوئی اور کر رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی نامناسب ہے اور اس طرح کا ہمیں عمل جو ہے وہ نہیں کرنا چاہیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ رانا ثناءاللہ صاحب۔ سینیٹر عطاءالرحمٰن صاحب کا اپنا opinion تھا۔ اور آپ کیونکہ ایک senior advocate ہیں، آپ نے بہت بہتر طریقے سے ایک چیز جو ہے اس کو explain کیا ہے۔ اب سینیٹر ضمیر حسین گھمرو صاحب۔ بیرسٹر صاحب جواب مولانا صاحب کاآنے دیں۔، ایک منٹ کے لیے جناب مولانا صاحب۔

<u>Senator Atta-ur-Rehman</u>

سینیٹر عطاءالرحمٰن: جی، جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ رانا ثناءاللہ صاحب ہمارے محترم ہیں ہمارے بڑے ہیں اور میں حقیقتاً ان کا بہت بڑا احترام کرتا ہوں۔ میں نے ان کی ذات کے متعلق کوئی بات نہیں کی ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اس Parliament کے اندر جو آئین کے ساتھ ہو رہا ہے میں نے وہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ کل ایسا نہ ہو جو متفقہ آئین ہے اس کو کہیں آپ متنازعہ نہ کر دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ان شاءاللہ مولانا صاحب نہیں ہوگا۔

سینیٹر عطاءالرحمٰن: دوسری ایک گزارش اپنے علاقے کے حوالے سے کرنی ہے۔ ہمارے ضلع لکی مروت میں ہمارے telephone signals ہیں یا mobile system ہے اس کو بند کیا ہوا ہے۔ لکی مروت میں یہ برامخیل تجوڑی روڈ ایک علاقہ ہے وہاں کے عوام بہت شدید تکلیف میں ہیں۔ اس کے لیے کسی کو kindly اگر کہا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، مولانا صاحب۔ اس کے لئے ہم Secretariat کو کہہ دیتے ہیں۔ ہماری Standing Committee کی Chairperson ہیں سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان صاحبہ ان کو کہتے ہیں اگلی meeting میں اس کو وہ take up کر لیں تاکہ یہ مسئلہ آپ کا حل ہو جائے۔ سینیٹر ضمیر حسین گھمرو صاحب۔ جناب رانا صاحب۔

سینیٹر رانا ثناءاللہ خان: میں مولانا صاحب سے بھی یہ گزارش کروں گا۔ اس سے پہلے بھی متعدد وار مجھے موقع ملا ہے جب دوست ہمارے Opposition کے اور دوسرے تنقید کرتے رہے ہیں۔ مولانا نے یہ فرمایا ان کے فرمانے کا ہمارے اوپر بڑا اثر ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ آئین کے ساتھ جو ہو رہا ہے۔ میں یہی تو عرض کروں کہ بتائیں تو صحیح کہ کیا ہو رہا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: رانا صاحب آپ وکیل ہیں۔ آپ باتوں کو پکڑ لیتے ہیں۔

سینیٹر رانا ثناءاللہ خان: یعنی اس کی کوئی ایک وضاحت تو کر دیں کہ یہ ہوا ہے آئین کے ساتھ اور اس کی وجہ سے آئین متنازعہ بن جائے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: رانا صاحب آپ advocate ہیں۔ سنئیر وکیل ہیں۔

سینیٹر رانا ثناءاللہ خان: کوئی ایک شق کا بتا دیں۔ یہ تقریباً Articles59 میں جو ہے اس کے مطابق ووٹنگ ہوئی ہے۔ کسی ایک کا حوالہ دے کر بتا دیں کہ یہ ہوا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: رانا صاحب اُن کا اپنا ہے point of view ہے۔ آپ وکیل ہیں۔ آپ اپنے حساب سے دیکھتے ہیں۔ یہ بحث مباحثہ ہوتا ہے یہ تو two third majority کے ساتھ آپ کے ایوان نے کیا ہے۔ سینیٹر ضمیر حسین گھمرو صاحب۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: لالا صاحب صاحب اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں۔ بیرسٹر صاحب حکم کریں۔

Senator Zamir Hussain Ghumro

سینیٹر ضمیر حسین گھمرو: رانا صاحب نے بڑے مفصل طریقے سے سینیٹر عطاء الرحمٰن صاحب جو انتہائی بزرگ آدمی ہیں۔ ہم اس کی بڑی respect کرتے ہیں تو اس کو جواب دیا۔ یہ بالکل media میں propaganda کیا جا رہا ہے کہ آئین کا کھلواڑ ہو گیا۔ Parliament پر attack ہے نائن الیون ہے یہ سب کچھ ہے۔ میرے خیال میں اتنی بڑی propaganda ہے Parliament کو نہیں سنا جا رہا کہ Parliament کیا کہہ رہی ہے۔ ہم نے بار بار کہا ہے کہ بھائی اس میں تین چیزیں ہیں جو رانا صاحب نے بیان کی اس میں Federal Constitutional Court ہے جو Charter of Democracy میں تمام political parties نے agree کیا تھا۔ civil society نے agree کیا تھا کہ Supreme Court ناکام ہو گئی ہے۔ اس کی جو jurisdiction تھی دو یا دو سے زیادہ صوبائی اور وفاقی حکومتوں کے دوران dispute جو ہے adjudicate کرنا وہ انہوں نے 52 سال میں ایک بھی dispute صوبہ نہیں لے کر آیا۔ انہوں نے کہا کہ Supreme Court نے enforcement of fundamental rights کی جو High Court کی jurisdiction ہے وہ take over کر دی ہے اور اس میں وہ Prime Ministers کا political role لے لیا۔ Minister

کو ہٹا رہی ہے executive میںinterference کر رہی ہے۔ اس حوالے سے political parties نے یہ چیز 18th amendmentاگر آجاتی Federal Constitutional Courtتو جمہوریت پتا نہیں کہاں پہنچ جاتی۔

آج کل دو Prime Ministers جو ہیں وہ remove نہیں کیے جاتے۔Judiciaryکے طرف سے Judiciary کو powerہی نہیں تھا، کیونکہ Parliamentکے ممبر کو ہٹانا جو ہے Parliamentکا اپنا کام ہے۔Article 63-2 میں یہ لکھا ہوا ہے there is a question of member of Parliament, Speaker and Chairman Senate send reference to the Election Commission of Pakistan. Election Commission of Pakistan shall decide within 90 daysاس کے مطابق right of appeal بھی نہیں ہے،defection میں ہے اس میں right of appeal بھی نہیں ہے۔

دوسرے ملکوں میں reference جاتا ہےPresidentکو کیونکہ President is part of the Parliamentتو یہ Parliament نے اپنے ممبر کو ہٹانے کا اختیار اپنے پاس رکھا ہے۔Prime Minister کو صرف عدم اعتماد کے ذریعے ہٹایا جاسکتا ہے۔ اس وجہ سےdemocracy کو کمزور کیا گیا کیونکہFederal Constitutional Court, 18th amendmentمیں نہیں آ سکا۔ابھی وہ ایکhistoric momentہے کہ اتنے عرصے کے بعد Charter of Democracy کو بیس سال ہونے والے ہیں۔ انیس سال کے بعد شہید بینظیر بھٹو کا جو خواب تھا کہFederal Constitutional Courtبنایا جائے جمہوریت اور وفاق کو مضبوط، عوام کو مضبوط کرنے کے لیے توpolitical partiesنے آج تمامpolitical partiesجوdemocracy کا حصہ تھیں توانہوں نے یہ فصیلہ کیا کہ مFederal Constitutional Court بناتے ہیں جو چاروں صوبوں کی برابری کی نمائندگی پر مشتمل ہوگی تاکہ صوبے اپنے disputes لے آئیں اور Insurgency میں نہیں چلی جائیں۔ یہ ایک Important watershed اور achievement ہے political parties اور democratic Forces کی، کہ انہوں نے Charter of Democracyمیں عوام سے جو وعدہ کیا تھا، وہ پورا کیا۔

دوسری بات transfer of Judges کی ہے۔ہمارے neighboring country میں Constitution میں provisions ہیں کہ Judgesکو direct transferکیا جاتا ہے۔ وہاں ان سے consent بھی نہیں لی جاتی۔ یہاں تو process

اتنا difficult ہے کہ تیرہ آدمی Judicial Commission of Pakistan اور دو Chief Justices، جہاں سے judge transfer ہوگا اور جہاں جائے گا۔ (T23---پر جاری ہے)

T23-13Nov2025 Tariq/Ed: Khalid. 03:20 pm

سینیٹر ضمیر حسین گھمرو۔۔۔جاری۔۔۔یہاں تو process اتنا مشکل ہے کہ 13 آدمی Judicial Commission of Pakistan and two Chief Justices جہاں سے جج transfer ہو اور جہاں جائے گا۔ 15 آدمی بیٹھیں گے اور وہ فیصلہ کریں گے کہ اس جج کو اس ہائی کورٹ بھیجا جائے یا نہیں۔ this is a very difficult process. اس میں independence of judiciary کیسے متاثر ہو گی یا Federal Constitutional Court بنانے سے Judiciary کیسے متاثر ہو گی۔ یہاں Article 43 کا بار بار ذکر کیا گیا، کیا Article 43 میں پہلے سے President کو استثنیٰ حاصل نہیں ہے۔ کیا اس وقت اس آئین پر with due respect JUI نے متفقہ طور پر دستخط نہیں کیے تھے، کیا تھا نا تو President کو اس وقت بھی استثنیٰ حاصل ہے، when he is holding his office. ابھی پاکستان میں حالات کیا ہوتے ہیں، President or Prime Minister کے ساتھ کیا ہوا ہے، ان کے ساتھ political victimization کے کیا مقدمات ہوئے ہیں۔ اسی روشنی میں President کے استثنیٰ کو extent کیا گیا ہے۔ پاکستان اور انڈیا کے درمیان جو جنگ ہوئی جس میں ہم نے کامیابی حاصل کی اس کے عوض Chief of the Army Staff کو وہ فیلڈ مارشل کا title دیا گیا ہے اور Field Marshal کو immunity دی گئی ہے۔ Chief of Army Staff, Chief of Naval Staff or Chief of Air Staff ان کی appointment کا طریقہ کار وہی ہے کہ President on the advice of the Prime Minister appoint کرے گا، وہ وہی same ہے۔ باقی یہ کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے صوبائی خود مختاری پر NFC, پر، devolution پر اور Magistracy پر کوئی compromise نہیں کیا اور پاکستان پیپلز پارٹی سمجھتی ہے کہ Federation کو چلانے کے لیے سیاسی جماعتوں میں یہ consensus and legislation ضروری ہے۔ اس وجہ سے یہ پارلیمنٹ کا اتنا بڑا ایوان two-third majority سے یہ فیصلہ کرتا ہے اسے میڈیا میں کہا جاتا ہے۔ 26th Amendment تو انہوں نے سپریم کورٹ میں challenge کی تھی، ہم نے وہ ختم کر دی، ان کا کیا اعتراض ہے، ہم ان کا ہی تو مطالبہ مان رہے ہیں۔ یہ خود ہی 26th Amendment کو نہیں چاہ رہے تھے کہ انہیں نہیں چاہیے، ہم تو اسے ختم کر رہے ہیں کہ Federal Constitutional Court کے جو ججز ہوں گے وہ Judicial

Constitutional آپ کو جو Commission of Pakistan nominate نہیں کرے گا وہ تو permanent ہوں گے۔ آپ کو جو Constitutional

Bench پر اعتراض تھا اور انہوں نے 26th Amendment میں وہ Bench خود ڈلوایا تھا، ہم تو کہتے تھے کہ Federal

Constitutional Court بنائی جائے، اس وقت بھی یہ اعتراض تھا، ابھی بھی یہ اعتراض ہے۔ مطلب یہ کہ انہیں حکومت ملے تو پھر judiciary بھی ٹھیک ہے، پھر پارلیمنٹ بھی ٹھیک ہے، پھر ہر ادارہ ٹھیک ہے، اگر حکومت نہیں ملی تو judiciary کو بھی divide کرو، Army کو بھی 9th May کرکے divide کرو، پھر پارلیمنٹ کو بھی اور society کو بھی divide کرو، یہ کون سی سیاست ہے۔ آپ within the Constitutional parameters سیاست کریں۔ آپ صوبائی خود مختاری کی respect کریں، آئین اور پارلیمنٹ کی respect کریں اور judiciary کو ان parameters پر organized ہونے دیں جو جمہوریت کو نقصان نہ پہنچائے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اس وقت پارلیمنٹ میں advocates بہت زیادہ بیٹھے ہیں، رانا محمود الحسن صاحب اور مولانا عطاء الحق صاحب کے علاوہ تقریباً سارے وکیل ہیں۔ میرے خیال میں رانا صاحب، میری اس ترتیب کے حساب سے سینیٹر مسرور احسن صاحب کا نمبر بنتا ہے تو بہتر ہے کہ ہم اس طریقے سے چلیں کیونکہ ان کی light click کر رہی ہے۔ سینیٹر سید مسرور احسن صاحب۔

<u>Point of Public Importance raised by Senator Syed Masroor Ahsan regarding gas load-shedding in Karachi</u>

سینیٹر سید مسرور احسن: شکریہ، جناب چیئرمین! بہت مختصر سی بات کروں گا، آئین میں ترمیم ہو گئی، مبارک ہو۔ عوام کو اب ہم کیا دینے جا رہے ہیں؟ میں کراچی شہر میں رہتا ہوں، اس کی آبادی اڑھائی کروڑ کی ہے اور میں رانا صاحب کی موجودگی میں اس بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہ شاید یہ کابینہ تک میری بات پہنچا سکیں کہ کراچی کے لوگ گیس نہ ملنے کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ کراچی کی majority آبادی میں گیس نہیں ہے اور جہاں گیس کی لائنیں بچھائی گئی ہیں اور کہا گیا کہ اس میں گیس آئے گی، نئی لائنوں میں بھی گیس نہیں ہے۔ اب وہ بے چارے پچیس ہزار یا پینتیس ہزار روپے تنخواہ میں کیا cylinder خریدنے کے لیے جائیں گے اور وہ بھی کسی بھی دن order آجائے کہ آپ فلاں جگہ کام کرتے تھے تو آپ کو نوکری سے نکالا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین ! میری رانا ثناءاللہ صاحب کے توسط سے وفاقی حکومت سے یہ گزارش ہے کہ کراچی کے لوگوں کا گیس کا جو مسئلہ ہے اس کو حل کیا جائے تاکہ عوام کچھ سکون کا سانس لے کیونکہ سردی بھی بہت ہے، ضرورت بھی بہت زیادہ ہے کہ ہمیں گیس فراہم کی جائے۔

اس کے بعد میری دوسری بات یہ ہے کہ صوبوں کے درمیان گندم کی آمدورفت کا کچھ dispute ہوا تھا، میرے خیال میں رانا صاحب اس کو بہتر طور پر بتائیں گے، جب آپ نے deregulate کر دیا تو تمام صوبوں میں آئین کے آرٹیکل 151A کے تحت اس بات کی اجازت ہے کہ آزادی کے ساتھ ہم تجارت کر سکتے ہیں لیکن گندم پنجاب سے دوسرے صوبوں میں نہیں جارہی، سندھ اور خیبر پختونخوا میں نہیں جا رہی ہے، بلوچستان کے لوگ پریشان ہیں اور نہ صرف یہ بلکہ گندم کے ساتھ ساتھ Federal Seed Authority نے بیجوں پر بھی اتنی پابندی اور سختیاں لگا دی ہیں کہ جہاں ربیع میں گندم کی بوائی کا season ہے، ویسے ہی سیلاب کی وجہ سے بہت نقصان ہو چکا ہے اور اگر ان کو صحیح طریقے سے اور صحیح وقت پر ہم گندم کا بیج فراہم نہیں کر سکیں گے تو پھر ہمیں اور زیادہ پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ میری گزارش ہے کہ ذرا اس طرف توجہ دیں تاکہ ہم لوگوں کو بھی کچھ دے سکیں۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر سید مسرور احسن صاحب آپ نے بہت اہم سوالات اٹھائے ہیں۔ پہلی بات جو آپ نے گندم کے حوالے سے کی ہے چونکہ آپ Standing Committee for Food کے خود چیئرمین ہیں اور میرے خیال میں آپ وہاں اسے خود بہتر طریقے سے adjust کر سکتے ہیں۔ باقی رہ گیا گیس کا مسئلہ، چونکہ آپ اس صوبے سے ہیں جو گیس پیدا کرتا ہے لیکن میں Secretariat سے کہوں گا کہ سینیٹر سید مسرور احسن صاحب کے جو reservations ہیں انہیں آپ آگے پہنچا دیں تاکہ اسے address کیا جائے۔ سینیٹر رانا محمودالحسن صاحب۔

Points of Public Importance raised by Senator Rana Mahmood ul Hassan complimenting the Senate Secretariat on conducting ISC and target killing of a person in DHA-9

سینیٹر رانا محمودالحسن: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین ! سینیٹر شہادت اعوان صاحب، ماشاءاللہ آج آپ تشریف فرما ہیں اور ایوان کی صدارت کر رہے ہیں، ہمیں بڑی خوشی ہے کہ آپ اس ایوان کو Chair کر رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مہربانی رانا صاحب۔

سینیٹر رانا محمود الحسن: میں دو باتیں کرنا چاہوں گا۔ ایک تو پاکستان میں Speakers Conference ہوئی ہے، سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی صاحب نے بڑا initiative لیا ہے اور کوئی دنیا کے 45 ممالک سے لوگ پاکستان میں آئے ہیں، میں انہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اس سے پاکستان کا ایک soft image پوری دنیا میں گیا ہے۔ میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ سینیٹ کے لوگوں اور دیگر لوگوں جنہوں نے اس میں participate کیا انہیں ایک اعزازیہ ضرور دیا جانا چاہیے۔

جناب چیئرمین! میری دوسری درخواست یہ ہے کہ کالجز کا بہت بڑا گروپ Central Group of Colleges Pakistan کے عادل رشید صاحب کے ایک ہی صاحبزادے احمد جاوید تھے، جن کو سو سے زائد گولیاں مار کر DHA-9 میں قتل کر دیا گیا، ان وہاں پر بہیمانہ قتل ہوا ہے۔ اس پر ایک FIR No.31/76/25 بھی درج ہوئی ہے۔ میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ اس معاملے کو Standing Committee on Human Rights کو refer کر دیا جائے۔ ہم already Chairman Standing Committee کو لکھ چکے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: رانا صاحب، میرے خیال میں ہم اس کی report call کر لیتے ہیں، جو مقدمہ آپ نے refer کیا ہے، ہم Secretariat سے کہتے ہیں کہ اس کی report call کر لیں، اس کے بعد یہ Interior میں چلا جائے گا تاکہ اس کا follow-up ہو سکے۔

سینیٹر رانا محمود الحسن: جناب اس پر ہم چھ سینیٹرز نے دستخط کرکے Standing Committee on Human Rights کو بھیجا ہے تو میں چاہتا تھا کہ آپ بھی اسے یہاں سے refer کر دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے رانا صاحب۔ جناب سینیٹر ندیم احمد بھٹو صاحب۔

<u>Point of Public Importance raised by Senator Nadeem Ahmed Bhutto regarding gas load-shedding in Karachi</u>

سینیٹر ندیم احمد بھٹو: شکریہ، جناب چیئرمین! میں بھی گیس کے حوالے سے ہی گزارش کروں گا۔ میرے معزز سینیٹر نے یہاں پر گیس کے مسئلے کا حوالہ دیا۔ میں آپ کی تھوڑی سی توجہ چاہوں گا جناب، اصل میں گزشتہ سال رمضان میں یہ issue میں نے raise کیا تھا، نہ صرف

صوبہ سندھ، بلکہ صوبے کا سب سے بڑا شہر کراچی گیس کے بحران کا شدید شکار رہا ہے اور ابھی تک کراچی کے مختلف علاقوں میں گیس کی لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین! سوئی کے گیس کا ذخیرہ تقریباً ختم ہونے کے قریب ہے۔ اس وقت سب سے زیادہ گیس produce کرنے والا صوبہ میرا صوبہ سندھ ہے، اس کے باوجود بھی سندھ کے مختلف اضلاع خصوصاً کراچی شہر میں گیس کا بہت شدید بحران ہے۔ رات دس بجے کے بعد گیس available نہیں ہوتی۔۔۔آگے جاری۔۔۔(T-24)

T24-13Nov2025 FAZAL/ED: Shakeel 03:30 pm

سینیٹر ندیم احمد بھٹو: (جاری ہے۔۔۔۔) خصوصاً کراچی شہر میں گیس کا بڑا شدید بحران ہے۔ گیس کی لوڈشیڈنگ proper رات 10 بجے کے بعد گیس available نہیں ہوتی۔ صبح میرے خیال میں کوئی رات 10 بجے سے صبح 6 بجے تک کراچی شہر میں گیس available نہیں ہے۔ یہ matter اس وقت بھی جو اسٹینڈنگ کمیٹی برائے پیٹرولیم منسٹری میں refer کیا گیا۔ چار دفعہ اسٹینڈنگ کمیٹی میں یہ matter آیا ہے لیکن defer کر دیا گیا ہے۔ تو مجھے انتظار ہے، مطلب یہ اتنا پرانا matter ابھی تک اس کو take up نہیں کیا گیا ہے۔ تو آپ سے یہی گزارش ہے کہ آپ اسٹینڈنگ کمیٹی برائے پیٹرولیم کو دوبارہ reminder بھیجیں کہ خدارا کراچی اس ملک کا سب سے بڑا شہر ہے۔ میرا صوبہ سب سے زیادہ ریونیو اس ملک کو دیتا ہے۔ تو اس صوبے کے ساتھ اور اس شہر کے ساتھ یہ حال ہے کہ لوگ سلنڈر استعمال کرنے پر مجبور ہیں، حالانکہ ہم سب سے زیادہ گیس produce کر رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر بھٹو صاحب! بالکل آپ نے بجا طور پر کہا کہ اس issue کو سیکرٹریٹ والے اسٹینڈنگ کمیٹی کو remind کروائیے گا تاکہ اس کو فوری طور پر address کیا جائے۔ ندیم بھٹو صاحب! next meeting میں سیکرٹریٹ request کرے گا کہ اس کو ایجنڈا پر رکھ لیا جائے۔ سینیٹر وقار مہدی صاحب۔ آخری اسپیکر ہیں سندھو صاحب! آپ نے کچھ کہنا ہے تو کہہ لیں آج موقع ہے۔

<u>Senator Syed Waqar Mehdi</u>

سینیٹر سید وقار مہدی: بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں مسرور احسن صاحب نے جو بات کی گیس کے حوالے سے، اسی کو میں تھوڑا آگے بڑھاتا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ کراچی شہر میں نئے گیس کے کنکشن کے حوالے سے اس کی پائپ لائنز ڈالی گئیں اور وہ مختلف

ٹاؤنز میں ڈالی گئیں، لیکن وہ کام ابھی تک سوئی گیس کا جو ادارہ ہے، اس نے مکمل نہیں کیا اور بعض جگہ پر انہوں نے چیمبرز جو بنانے تھے، وہ چیمبرز بھی مکمل نہیں کیے جس کی وجہ سے سڑکوں کی جو renovation ہے یا اس کی پیچ ورکنگ ہے یا اس کی بحالی ہے، وہ ہم مکمل شروع نہیں کر سکے۔ تو سوئی گیس کا جو ادارہ ہے، اس کو چاہیے کہ جو کنٹریکٹر کام کر رہا ہے، کہ اس کی completion فوری کرائے، completion certificate دے تاکہ ٹاؤنز یا کے ایم سی کا ادارہ جو ہے، وہ اس کو کارپٹ کر کے روڈ کو بحال کر سکے۔ اس کی وجہ سے کافی issue ہے جو کہ بار بار آتا ہے، سڑکیں ٹوٹی ہوئیں۔ تو کراچی شہر کے اندر تقریبا 95 ایریاز کے اندر سوئی گیس نے اپنے جو پرانے پائپ تھے، اس کو تبدیل کر کے نئے ڈالے ہیں تو اس کی وجہ سے پورا انہوں نے وہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین! دوسرا میں عرض کروں کہ عمران خان صاحب کے دور میں 22-2021 میں گیس کے نیو کنکشن پر پابندی لگا دی گئی تھی اور domestic پر خاص طور پر انہوں نے پابندی لگا دی تھی۔ وہ پابندی جا کر اب ختم ہوئی ہے۔ موجودہ حکومت نے ختم کی لیکن اس کا ہوا یہ کہ انہوں نے کہا کہ ہم جو نئے کنکشن دیں گے وہ RLNG کا کنکشن دیں گے۔ وہ جو گیس ہے، وہ قدرتی گیس سے 400 time مہنگی ہے۔ ہمیں پہلے یہ بتایا گیا کہ وہ صرف سوسائٹیز کو دی جائے گی لیکن اب یہ کہا جا رہا ہے کہ domestic بھی انہوں نے شروع کر دیا ہے۔ سوسائٹیز سے مراد ایک سوسائٹی میں ہزار گز ہیں، 500 گز ہیں یا 400 گز ہیں ان کو دی جائے گی۔ تو domestic والے بےچارے غریب لوگ ہیں۔ اب وہ بل ان کا آتا ہے یا آئے گا چار سے چھ ہزار روپے کا۔ یہ بل آتا تھا 1200 روپے کا، 1300 روپے کا۔ تو وہ بھی ایک issue ہے، اس کو بھی دیکھنا چاہیے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات میں عرض کروں کہ پورے صوبے سندھ کے اندر، چاہے گرمی ہو یا سردی ہو، 18 سے 20 گھنٹے کی لوڈشیڈنگ آج بھی جاری ہے۔ موسم کافی حد تک سندھ کے کئی علاقوں میں ٹھنڈا ہو گیا، لیکن لوڈشیڈنگ کی صورت حال وہی ہے۔ جبکہ تھر کول سے نیشنل ٹرانسمیشن لائن میں 3500 میگاواٹ بجلی transmit کی جاتی ہے۔ وہ سندھ کے تھر کول سے کی جاتی ہے لیکن سندھ کو اس حساب سے بجلی کی فراہمی نہیں ہوتی ہے، چاہے وہ سکھر ریجن ہو، لاڑکانہ ریجن ہو، میرپورخاص ریجن ہو، نوابشاہ ریجن ہو، حیدرآباد ریجن ہو کیونکہ یہ سب واپڈا کے تحت چلتے ہیں، میں اس لیے ان کے نام لے رہا ہوں وہاں پر بھی یہ صورت حال ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کراچی کے اندر، K-Electric کی صورت حال یہ ہے کہ وہ ادھر بدمعاش بنا ہوا ہے۔ ادھر صورت حال یہ ہے کہ non-billing کے نام پر اگر وہاں پر 20 گھروں نے بجلی کے بل نہیں دیے اور 80 گھروں نے دیے تو وہ PMT اتار کر

لے جاتے ہیں۔ بجلی بند ہو جاتی ہے، علاقہ اندھیرے میں ڈوب جاتا ہے۔ جہاں بل 100 پرسنٹ ہے وہاں بھی لوڈشیڈنگ، کبھی maintenance کے نام پر 12، 12 گھنٹے بجلی بند ہو جاتی ہے، کبھی کچھ ہو جاتا ہے، تو اس کو کوئی دیکھنے والا نہیں ہے۔ جب اس کو پرائیویٹائز کیا گیا تو میرے خیال میں 51 اور 49 کے share سے اس کو کیا گیا۔ میرا خیال ہے شاید یہی ہوگا۔ تو کم از کم حکومت پاکستان کو K-Electric کو جواب دہ بنانا چاہیے اور اس سے پوچھنا چاہیے کہ بھئی آپ کو جو دیا تھا کہ آپ عوام کو سہولت فراہم کریں۔ مگر آج بھی وہ کہتا ہے جی ہم سوئی گیس پر بجلی بناتے ہیں۔ سوئی گیس ہمارے پاس ہے نہیں۔ اب وہ فرنس آئل استعمال کرتے ہیں۔ وہ دوسرا کرتے ہیں۔ انہوں نے اب تک کوئی نئی production نہیں دی۔ ابھی تک انہوں نے کوئی بھی ایسی اضافی بجلی پیدا کرنے کے اختیارات کو شروع نہیں کیا۔ تو میں کہہ رہا ہوں اس کو بالکل دیکھنا چاہیے تاکہ اس کے جو لوڈشیڈنگ کے عذاب سے سندھ کے لوگوں کو بالخصوص کراچی شہر کے لوگوں کو ہو رہا ہے، اس سے نجات دلائی جائے اور اس کو دیکھا جائے۔ سنجیدہ دیکھا جائے۔

جناب چیئرمین! جو گیس کی میں نے بات کی ہے۔ یہ جو new connection کی اور وہاں جو انہوں نے گیس کی لائنیں ڈالی ہیں۔ اس کی completion کی بات کی ہے۔ اس کو فوری طور پر complete کرایا جائے تاکہ وہاں پر renovation کا اور سڑکوں کی بحالی کا کام شروع ہو سکے۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ سینیٹر وقار مہدی صاحب! اس سے پہلے چونکہ سب دوستوں نے گیس کی بات کی ہے تو ہم نے کمیٹی کو کہا کہ اس کو take up کرے۔ اگر آپ بھی کمیٹی میں جانا چاہیں تو next meeting میں آپ تشریف لے جائیں۔ اب میرے خیال میں تمام دوستوں نے بات کر لی۔ ایک ایڈووکیٹ ہمارے دوست بچ گئے ہیں جو کہ میرے خیال میں ان کو بھی کچھ کہنا ہے۔ آپ کو کچھ کہنا ہے؟ رانا صاحب نے تو بہت کچھ کہہ دیا۔

The proceedings of the House stands adjourned to meet again on Friday, the 14th of November, 2025 at 10:30 am.

[The House was then adjourned to meet again on Friday, 14th November, 2025 at 10:30 am]